BROWN AND DRENCHED BOOK

UNIVERSAL LIBRARY
OU_222699
UNIVERSAL LIBRARY

OUP—880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵ d ۳۲۱ ر آ

Accession No. U 1681

Author آگاہ، محمد باقر ایلوری

Title ریاض الجنان

This book should be returned on or before the date last marked below.

نتیجۂ عنایات ایزد سبحان تالیف مولوی مولانا

وحید زمان آگاہ دل محمد باقر آگاہ مرحوم سے ہے

Checked 1978

ریاض الجنان

باہتمام بندہ عصیان مرتبت سید شہاب الدین سقاف

مطبع رحمانی واقع حیدرآباد دکن طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و نعت کے کہتا ہے محمد باقر آگاہ شافعی قادری بیجاپوری ویلوری توفیق دیوے اوسے
اللہ تعالیٰ کہ مناقب اہلبیت کرام کی علی جدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام بیشمار ہیں اکثر علمای حدیث و اثر نے
اون مناقب اطہر میں علیحدہ کتابیں تصنیف کی ہیں اور داد اپنی عقیدت اور وداد کے دی ہے مثل ذخائر العقبیٰ
فی المناقب ذوی القربیٰ تصنیف حافظ علامہ محب الدین طبری شافعی کے اور فصول المہمہ فی معرفت الائمہ
تصنیف شیخ علامہ ابو الحسن شافعی کے اور نظم درر السمطین اور معراج الوصول دونوں تصنیف حافظ
علامہ جمال الدین زرندی مدنی شافعی کے اور منہل العذب المروی فی مناقب اہل البیت النبوی
تصنیف حافظ علامہ شمس الدین سخاوی شافعی کے اور احیاء المیت بذکر فضائل اہل البیت اور شعار آل البیت
اور الثغور الباسمہ فی مناقب السیدۃ الفاطمہ اور تاریخ الخلفا چاروں تصنیف خاتمۃ الحفاظ
جلال الدین سیوطی شافعی کے اور جواہر العقدین اور وفاء الوفا دونوں تصنیف حافظ علامہ
سید نور الدین سمہودی شافعی کے اور مرآۃ الجنان تصنیف امام عارف شیخ عبد اللہ شافعی کے
اور تاریخ کبیر تصنیف حافظ علامہ عماد الدین ابن کثیر شافعی کے اور صواعق محرقہ اور شرح
قصیدہ ہمزیہ دونوں تصنیف حافظ علامہ شہاب الدین ابن حجر مکی شافعی کے اور عمدۃ الطالب
فی نسب بنی طالب تصنیف سید شہاب الدین حسینی شافعی کے اور معالم العترۃ النبویہ تصنیف حافظ

عبد العزیز حنبلی قدس اللہ اسرارہم وغیرہ کہ اسبابمین بے نہایت ہین یہہ سب کتابین عربی اور
بہت معتبر ہین کسیکو طاقت نہین کہ اونکی کوئی روایت پر اعتراض کر سکے بعونہ تعالی اکثر اون
کتابون سے اس عاصی کے مطالعہ مین آئی ہین بعضے علمائے اوس مناقب اشرف کو فارسی کتابون مین
بیشتر کے درج کیا ہی لیکن کوئی کتاب مستقل اس بابمین اب تک دیکھنے مین نہین آئی بس تصنیف
ہونا اسکا ہندی زبان مین معلوم مگر یہہ کہ وکی ویلوری و شیدائی حیدرآبادی نے دکھنی زبان
مین دو نسخہ منظوم لکھے ہین نام دنکا روضۃ الشہدا اور روضۃ الاطہار مناقب عترت
اخیار کے اون دونومین بہت کم ہین بلکہ نہین ہین وفیات و شہادت کی کچھہ تفصیل کی
اور اکثر بیان اون دونونکا غلط و بی اصل ہے جیسا انتقام جابنا عکاشہ کا حضرت صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اس تقریب سے بروایت مہر نبوت مشرف ہونا یہہ روایت موضوع ہی آپکا بہائی عکاشہ
بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ سابقان مہاجرین سے ہے اور ہمیشہ جلیس و انیس اوس جناب اقدس کا ہے
ایسا صحابی خاص مدت تک یسین سمین مہر نبوت کو نہین دیکھا ہونا اور خواہش اوسکی دیکھنے کی
اس بے ادبی کر نا از روی قیاس ظاہر کے بھی غلط ہے اسیطرح اور مواضع مین بھی بہت بی اصل
باتین لکھی ہین اور کسی محل مین اپنے مذہب پر عمل کیا ہے سکونت سرور عالم کے صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم بیماری وفات مین اتفاق ہے سب اہل سیر و تواریخ کے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا
کے گہر مین تھے یہہ بات مع دیگر روایات بالکل نہین لکھی اگر وہ تمام باتونکی تفصیل کرونگا تو یہہ دیباچہ
دراز ہو گا سب علماء اعلام و تمام حفاظ کرام موافق اس حدیث شریف کے من کذب
علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار کہ ثقات اوسکی متواتر ہے اجماع کی کہ پڑہنا

اور پڑہانا اور سننا اور سنانا حدیث موضوع کا اشد حرام ہی بلکہ غلطی اوسکی بیان کرنا ولوازم اسلام
سے ہی اسواسطے اون جالان میادین نے احادیث موضوع کی بابمین بہت کتب لکہی ہین جزاھم اللہ تعالی
عن المومنین خیر الجزاء اسلئے اس عاصی نے آگے سیر و شمایل مین سید عالم کے صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ایک رسالے لکہا اور نام اوسکا ہشت بہشت رکہا خلاصہ احادیث کا ایمین ذکر کیا بعد
اوسکے حضرت سید اولیا رضی اللہ عنہ کی مناقب مین کتاب لطیف الاسلوب لکہا نام اسکا
محبوب القلوب رکہا اب اس رسالہ برکات کو کہ ریاض الجنان نام رکہتا ہی لکہتا ہون
اور مناقب آل اطہار کے بابئین ہی اوسمین بیان کرتا ہون تا وہ لوگ جو عربی و فارسی پڑہہ
نہین سکتے ہین اس نسخہ سے بہرہ پاوین اور فائدہ اٹھاوین ای بہائی وہ تواریخ کہ
ضبط وتحقیق سے دور ہین اور منصف اونکی آدہی مینڈک آدہے بٹیر ہین اس رسالہ کی بالکل سند نہین
ہین ای بہائی یہہ بات مشہور ہے کہ تواریخ کو اعتبار نہین ہے بعضی اس امر مین افراط اور بعضی تفریط
کرتے ہین یہہ دونون امر بیجا ہین تحقیق یہہ ہی کہ تاریخ بالکل غیر معتبر و نامعقول نہین ہے کیا
واسطے کہ حکم ناسخ و منسوخ کا اور دوسرے احکام عبادات و معاملات دینی کی تاریخ پر مبنی ہینگے
اور سیر سید المرسلین کے اور مناقب خلفای راشدین و ایمہ ماجدین کے صلے اللہ علیہ وعلیہم وسلم
بہی فن تاریخ سے ہین اگر تاریخ بالکل منظور نہووے تو ثبوت ان چیزون کا کہان سے ہوگا
پس تحقیق اس مقام مین یہہ ہے کہ اکثر اہل فن نے تساہل و سہل انگاری کتین شیوہ اپنا کر کر
تواریخ کے لکہنے مین ضبط و تدقیق نہین کیا بلکہ رطب و یابس جو پایا سو لکہہ لیا اس جہت
سے اونکی کتابون مین غلط باتین اور بی اصل روایتین بہت پاجاتے ہین جیسا حبیب السیر

ور روضۃ الصفا و روضۃ الشہدا بخلاف حفاظ حدیث کے کہ تصانیف اونکی غایت تحقیق سے
مقرون و نہایت تدقیق سے مشحون ہین یہہ بحث طویل الذیل ہے اسواسطے ذکر اوسکا موقوف کر کر
اب فہرست اپنی کتاب کی لکھتا ہون ای بہائی اس رسالہ مین ایک مقدمہ اور بارہ روضے اور اکثر
روضونمین کتنے ایک خیابان ہین یعنی بجای باب روضہ اور بجای فصل خیابان اور بجای فائدہ گلدستہ
یا نغمہ مقرر کیا ہی اور اسکے بنانے مین داد تہذیب و تحقیق کی دی ہی مقدمہ تحقیق لفظ آ
و اہلبیت مین ہے اول روضہ بیچ بیان اون آیتون کے ہے جو اہلبیت کرام کی تعریف و ثنا مین
نازل ہوے ہین دوسرا روضہ بیچ بیان دعا حضرت کے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ حقسبحانہ تعالی
فاطمہ زہرہ و علی مرتضی کے نسل مین برکت دیوے اور اون سے بہت اولاد پاک نکالی رضوان اللہ
علیہا تیسرا روضہ بیچ بیان وصیت کرنے حضرت کی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ بعد رحلت
اپنے کلام اللہ پر اور اپنے عترت پر تمسک کرین اس روضہ مین پانچ گلدستہ ہین چوتہا روضہ
بیچ اس بیان کے ہے کہ اہلبیت عظام علی جدہم علیہم الصلوۃ والسلام مانند تارون کے اور مانند کشتی نوح
علیہ السلام کے سبب نجات و امان ہین پانچوان روضہ بیچ اس بیان کے ہے کہ قرابت حضرت کی دنیا
و آخرت مین نافع ہے و اولاد علی مرتضی و زہرا بتول اولاد حضرت رسول ہین صلے اللہ علیہ
و علیہا وسلم اس روضہ مین چہار گلدستہ ہین چہٹا روضہ بیچ اس بیان کے ہے کہ حقسبحانہ تعالی نے
حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ وعدہ کیا ہی کہ کسیکو اہلبیت اطہار سے اوسکے عذاب نکری بلکہ
لی بہا بعفاف جنت مین لیجاوے ساتوان روضہ بیچ اس بیان کے ہے کہ محبت اہلبیت کرام
کی سب پر واجب ہے اس روضہ مین تین خیابان ہین خیابان اول بیچ ذکر احادیث کے کہ وجوب محبت

پر اون کے دلالت کرتی ہین خیابان دویم (۸۹) بیچ بیان محبت اصحاب کرام کے ساتھ اہلبیت عظام کے
رضی اللہ عنہم اجمعین خیابان سوم (۹۱) بیچ بیان محبت تابعین اور تبع تابعین و مجتہدین وغیرہ اکابر
دین کے اٹھوان روضہ (۹۵) بیچ اوس بیان کے ہے کہ بعض آل کرام اشد حرام ہے اس روضہ مین دو خیابان
ہین خیابان اوّل (۹۵) مین احادیث ہین خیابان دویم (۹۲) حکایتین ہین نوان روضہ (۹۹) بیچ اوس بیان
کے ہے کہ حسن سلوک ہمراہ عامۂ سادات ان حضرات کی واجب ہے اس روضہ مین بھی دو خیابان ہین
خیابان اوّل (۱۰۰) مین روایات ہین خیابان دویم (۱۰۳) مین حکایات دسوان روضہ (۱۱۲) بیچ بیان ان چیزون کے کہ
سادات پر واجب ہین اور بیان علامات شیعہ کے اس روضہ مین تین خیابان ہین خیابان اوّل (۱۱۲) بیچ بیان
اون چیزون کے کہ سادات پر واجب ہین خیابان دویم (۱۲۰) بیچ بیان علامات شیعہ حقیقی کے خیابان سوم (۱۲۱)
بیچ رد اون لوگون کے کہ تولا بی تبرا درست نہین جانتے ہین گیارہوان روضہ (۱۳۴) مصائب
اہلبیت کے بیان مین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مفصل اون کی خبر دی ہے اس روضہ مین پانچ
خیابان ہین خیابان اوّل (۱۳۴) بیچ بیان اون حدیثون کے کہ عموماً اہلبیت سے علاقہ رکھتے ہین
خیابان دوم (۱۴۱) بیچ بیان صعوبت و کربت حضرت زہرہ و جناب مرتضی کے اور بیچ ذکر وفات ان
دونون جناب والا کے رضوان اللہ وتحیاتہ علیہما خیابان سوم (۱۴۴) بیچ بیان شہادت امام حسن
کے علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام خیابان چہارم (۱۴۶) بیچ بیان شہادت امام حسین کے علی
جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام خیابان پنجم (۱۶۲) بیچ بیان حسن انجام ان لوگون کا کہ جناب امام مین
عقیدت و محبت رکھکر آداب و احترام بجا لائے ہین اور آداب مرثیہ کہنے کے بارہوان روضہ (۱۶۴)
بیچ اس بیان کے کہ حقسبحانہ تعالی نے حضرت امام کے دشمنون سے جون جلد انتقام لیا اور

اور آثار اپنی قہر عظیم کے آسمان و زمین پر ظاہر کیا اس روضہ مین پانچ خیابان ہین خیابان اول
انتقام دشمنان کے بیان مین ہے خیابان دویم بیچ بیان آداب عشرہ محرم کے بطور اہل سنت و جماعت خیابان سوم
بیچ رد کرنے اون بدعتون کے کہ شیعہ کے طرف سے ظاہر ہوتے ہین اس خیابان مین یک نغمہ دلکشا ہے خیابان چہارم
بیچ روان بدعتون کے کہ بعضے سنی جاہل جیسا در ہوتے ہین خیابان پنجم بیچ بیان جواز لعنت کے یزید پلید
اوپر اور اسکے سب مددگار اپر خاتمہ بیچ بیان ختم کتاب کے اور عرض مناجات بیچ درگاہ قاضی الحاجات
کے جل جلالہ و عم نوالہ ای بھائی یہہ رسالہ ہندی کے سرسری بنجان کیا واسطے کہ اون کتب مذکورہ کا خلاصہ
اسمین لایا ہون اور اسکے سوا بہت عمدہ کتابون سے بھی کچھہ لیا ہے جیسا فتوحات عالیشان او سلوتیق عربی الانام
وغیرہما ای بھائی اس کتاب کو دو سبب سے مختصر کیا اول ضعف طبیعت و نادرستی مزاج کے تین برس سے
مسلسل پوری کیفیت اوسکی خدا ہی پر ظاہر ہے دوسرا یہہ کہ سستین اس زمانے مین قاصر ہین اس مختصر
کو مطول جانتے ہین اور تصحیح و تحریر مین اس مختصر کے کمی کرتے ہین ای بھائی اگر اس رسالے سے کسی امر
مین تجھے تردد ہووے تو انکار مین جلدی نکر بلکہ اون کتابون کی طرف کہ اسکے ماخذ ہین رجوع کر ای
بھائی جیسا اسوقت رفض کا بہت ہو رہا ہے ویسا کبھی بعضی جاہلون مین تعصب کا غلو ہے چنانچہ بعضے
نے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ کو رفض کی طرف منسوب کیا تھا اور ایسے ہی متعصبون نے
ابو عبدالرحمن نسائی کو رضی اللہ عنہ مار ڈالا تھا یعنی جب وہ بزرگ دمشق مین آئے حضرت امیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ کے شان مین ایک کتاب لکھی ہے نام اسکا خصائص لکھا کہ حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کے مناقب
مین بھی کتاب لکھتا تھا ہنوز نہ لکھنے پایا تھا کہ اس ملک کے متعصبین کرم اللہ وجہہ کے جناب سے منحرف بہت تھے
حضرت شیخین رضی اللہ عنہما جناب کے کوئی منحرف نہین اس لیے ہمین جناب کے فضائل مین کتاب لکھتا ہون باوجود

اوسکے بھی وہ خارجی منبر ہون گے اونکو بہت آزار پہنچایا ای بہایی یہان بھی بعض مردم اس طور کے ہین اگر
مناقب حضرات خلفائی ثلاثہ کے رضی اللہ عنہم اونسے کہیے تو ولولہ طرب اونمین پایا جاتا ہے اور اگر مناقب حضرت امیر
رضی اللہ عنہ کے کہیے تو چندان خوشی و جوش نہین کرتے ہین بلکہ کسی بہانہ سے اور صحابہ کرام کے ذکر طرف آتے ہین یہہ طور
خروج اور رفض کے خارستانی یکشاخ ہین سنی پاک منبر کا طریقہ یون ہے اگر ذکر حضرت صدیق اکبر کا آوے تو
ایسا مشتاق ہو کر سنے کہ گویا صدیقی اور حضرت عمر کے ذکر مین فاروقی ہووے اور حضرت عثمان کے ذکر مین
عثمانی ہووے اور حضرت علی کے ذکر مین علوی ہووے رضی اللہ عنہم یہ دستور حضرت امام حسن کے ذکر مین حسنی
ہووے اور امام حسین کے ذکر مین حسینی ہووے علی جدہما وعلیہما الصلوٰۃ والسلام اور بلوجی بھائی کہ یہہ عاصی
پندرہوین سال سے شعر کے ساتھ الفت وارتباط رکھتا ہے اگرچہ شعر کم کہتا تہا اسی واسطے تخلص
اپنا مدت تک مقرر نہین کیا تھا جب سنہ ۱۱۸۴ اور سنہ ۱۱۸۵ ہجری مین بعضے رسایل ہشت بہشت کے منظوم کیا لفظ
باقر کہ جزء نام ہے بجائی تخلص رکہا مین بعد بیچ سنہ یکہزار یکسو اور نود اور چہار کے وقت نظم کرنے دیوان
عربی کے تخلص اپنا آگاہ مقرر کیا اس تخلص کو اشعار عربی اور فارسی مین لایا اکثر اوقات اور ریختون
مین بھی اوسی تخلص کو اختیار کیا اور تتمہ رسایل ہشت بہشت مین بھی بیچ سنہ ۱۲۰۶ کے منظوم ہوا اور اوس
بیچ کتاب محبوب القلوب کہ بیچ سنہ ۱۲۰۲ ہجری کے منظوم ہوا اور اس رسالہ مین کہ ریاض الجنان نام رکہا ہے تخلص اپنا وہی
لفظ باقر رکہا ہے اس واسطے کہ رسایل اول کے جابجا مشہور ہوے تھے اگر بعد ہوے رسالون مین تخلص آگاہ لاتا
تو دو تخلص ہوتے اس واسطے وہی تخلص بحال رکہا تا ثنویت نہو ہندی مین یک تخلص ہے خداوند بقصد حبیب تو
وآل حبیب تو و اصحاب حبیب تو و محبوب حبیب تو صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم ہر عمل مین حسن نیت واخلاص عنایت
کر اور عافیت ظاہر و باطن مرحمت کر اور خاتمہ ایمان پر کر برحمتک یا ارحم الراحمین وبکرمک یا اکرم الاکرمین

بحسن عنایات ایزد سبحان تالیف مولانا مولوی

وحید زمان آگاہ دل محمد باقر آگاہ مرحوم مسمی بہ

ریاض الجنان

باہتمام بندہ عصیاں مطاف سید شہاب الدین سقاف

بمطبع رحمانی واقع حیدرآباد دکن طبع شد

اللّٰہم صلّ علیٰ محمدٍ وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسلّم

در حمد حضرت قیوم قدیر جلّ عن الشبہ والنظیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہین تری بندگی مین کل موجود — کیا ملک کیا رسول سر بسجود

دیکھہ تیری قدر کا سر عظیم — کیا سر انبیا نے بھی تسلیم

ہے موکل تری ولا پہ بلا — ہے ترا درد اہل دل کی دوا

غم ترا عین شادمانی ہے — مایۂ عیش جاودانی ہے

عشق مین تیری ہر کدورت و رنج — صفوتِ انبساط کا ہے گنج

جسنے رہ مین تری دہرا ہی قدم — اسکو حاصل ہے منزل ماتم

جتنے ہین تیری اولیا یارب — روز و شب کھنچتے ہین رنج و تعب

جب تلک اس جہان مین جیتے ہین — درد صہبائی غم کو پیتے ہین

الغرض جو ترے پیاری ہین — خنجر درد و غم کی ماری ہین

در نعت سید عالم وسند بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم

خاص ہیں شاہ انبیا و رسل — جنکے ہیں نور سے عیان جز و کل
جو وہ ہے جسکی تر ہے باغ وجود — جس سے ہے روشن ہوا ہی شمع شہود
رشحہ جسکی کرم کا ملک و ملک — سایہ جسکے قدم کا ارض و فلک
ہان وہ ام الکتاب ہی قدسی — کرسی آیہ ہے بیگمان جسکی
لوح محفوظ جسکا ہے فذلک — عرش جسکا ہے عشر یک بیشک
جسکی اجزا ہین انفس و آفاق — جسکی ہین ہفت آسمان اوراق
جسکی ہین جزم و مد زمین و زمان — جسکے نقطے ہین انجم رخشان
ہین حدود و مقام ظاہر و غیب — جسکی آیات وقف بیشک و ریب
بطن جسکا بطون ہی الحق :: — ظہر جسکا ظہور ہے مطلق ::
حاصل ایسا امام کن فیکون — تا وفات اس جہان مین تہا محزون
در سفر در حضر بسر و جہار — وایم الحزن تہا بلا تکرار
یہان تلک تہا الم کو اوسکے جوش — کہ دل اوسکا تہا بحر سا بخروش

در منقبت اہلبیت عظام علی جدہم وعلیہم الصلوٰت والسلام

یونہی اوسکے سب اہلبیت کرام :: — باوجود علو جاہ و مقام

گرچه سروعلن مین تهی اقطاب
لیک اندوه و درد سے بیتاب

گرچه تهی مہر اصطفا کی بنور
لیک تهے لجۂ بلا کے پور

گرچه تهے برج مکرمت کی شرف
لیک تهے ناوک ستم کی ہدف

گرچه تهے گلشن قدس کی بہار
خاطر انکا تها خار غم سے فگار

گرچه تهی آبیار باغ وجود
تهی مژه اونکی البشار و ورود

گرچه گذری تهی اپنه ماه وسال
غم سے سینه بنا تها جون غربال

مقتدا تهے ره محبت کے
پر نشانه تهے تیر محنت کے

گرچه تهے شمع مجلس قربت
لیک سوزان با آتش کلفت

اوج همت کی تهی اگرچه ہما
لیک چغدون سے کهینچتے تهی جفا

تهے ہوای شرف کے رب شہباز
لیک زاغون سے تهی لبوز وگداز

راه دین کی تهی گرچه پیش آہنگ
دام اور دد سے تهی بہت دلتنگ

گرچه تهے آفتاب عالمتاب
لیک تهی شپرکون سے رو بحجاب

دیکهه اون کی مقام فاخر کو
دیکهه اونکی کمال نادر کو

چشم قدوسیون کی خیره ہے
چشمۂ آفتاب تیره ہے

در په اونکے ہے آسمان وزمین
خاک پر انکی عرش کی ہے جبین

در منقبت اصحاب ماجدین وخلفای راشدین رضوان الله علیهم اجمعین

یونہی اوسکے اکابر اصحاب — جن سے ہی دین و داد شاداب

گرچہ تھے مقتدا بسر و علن — لیک معمور تھے بکرب و محن

گرچہ ہے چرخ اتقیا کی نجوم — لیک کربت سی روز و شب مہموم

گرچہ تھے ربط و انس حق سے ندیم — تھا جگر اونکا قبض و غم سے دو نیم

گرچہ عیسی کے امین تھے سب ڈھنگ — پر خرون کے جفا سے تھی دلتنگ

چشمۂ آب زندگانی سے — زندگانی کے ہاتھہ دہو بیٹھے

خاص صدیق قدوۂ اصحاب — جو تھا ثانی نبی کا در ہر باب

دین مین یہہ کچھہ سہا وہ حق آگاہ — نہین اسکا جزا ہے جز اللہ

دوسرا قطب دوسرا فاروق — دین ہے جس سے بلند جیون عیوق

داد اور دین کی اسنے دی وہ داد — کہ زمانیکو حشر تک ہو یاد

تیسرا فخر اولیا عثمان — شرم سے جسکے ہین ملک پنہان

اس سوا کنسے پائی بے تکرار — درج خاتم سے دو در شہوار

جو تھا نفس رسول حیدر ہے — شہر اسرار و علم کا در ہے

ہے وہ سب اصفیا کا اصل نسب — بوتراب اونکا اس لئے ہی لقب

اور دیگر مہاجر و انصار — سب مین فضل و کرم کے آئینہ دار

یونہی سب تابعین قدس شعار — اور اتباع تابعین لیے یار

اور سب اولیاء عالی شان — پلی یہہ پلی اونکے روز و شب تہی دوا

در منقبت حضرت غوث الثقلین و امام الفریقین علی جده علیه الصلوٰة والسلام

خاص محبوب حضرت سبحان
وارث مصطفے البسر و عیان

قرة العین مرتضیٰ و رسول
ہیکل جان و نور چشم بتول

روح ریحانتین کا گلزار
سلک سبطین کا در شہوار

مجمع سیرت حسین و حسن
غوث ارض و سما امام زمن

سید اصفیا و شیخ الکل
ہادی انس و جان دلیل سبل

پیر پیران و میر میران ہے
اولیا ہین جسم وہ جان ہے

زیر پا اوسکی کمثل قدسی
مثل کرسی کے گردن اپنی رکھی

دوست اوسکا خدا رسول کا دوست
مرتضیٰ مجتبیٰ بتول کا دوست

دشمن اوسکا بتول کا دشمن
بھی ہے وہ دشمن حسین و حسن

ہو و حق سے صلوٰة اور سلام
اسکے جد اوپر اور اوسپہ مدام

در بیان سبب تصنیف این رسالهٔ شریف که ریاض الجنان نام دارد

سُن تو یہہ بات ای رفیق شفیق
دیوی مولا مجھے تجھے توفیق

کہ محبت نبی کی ہے جون فرض
الفت اوسکی ہے آل کی یون فرض

ہے دلیل اوسکی نص قرآنے
اور بہت سی حدیث ایسجانے

اہل سنت کا او سب ہے اجماع / اس سخن مین نہین ہے کچھہ بھی نزاع

الفت اونکی دلیل ایمان ہے / معرفت اونکی عین ایقان ہے

ہے محبت اونہونکی محض نجات / ہے مودت انہون کی عین حیات

الفت انکی ہے اصل مایۂ سود / الفت اونکی ہے اصل ہر بہبود

اس ولا سے ہی جسم وجان کو صفا / اس ولا سے ہی چشم دل کو جلا

اس ولا مین کمال جانی ہے / نعمت وعیش جاودانی ہے

اس ولا سے جو دل نہین معمور / اوسکے ایمان مین ہے ہزار قصور

اس ولا سے نہین ہے جسکو وفاق / بی تردد عیان ہے اوسکا نفاق

اس ولا سے نہووے جو مسعود / دو جہان مین ہی خاسر و مردود

اس ولا سے نہووی جو مقبول / ہے وہ دونون جہان مین مخذول

خوبی دو جہان کی چاہے جو / ہووے الفت مین اونکے اپنے کو

دونون انکھون سی اشک جاری کر / صدق سے در پہ حق کے زاری کر

تا کرے اوس سے بہرہ مند تجھے / دونون عالم مین سر بلند تجھے

لیک ہونیکو یہہ ولا اکمل / معرفت اونکی شرط ہے اول

جان اول انہونکا فضل وکمال / کہ دیا حق انہون کو کیا اجلال

رمز باطن کا اور ظاہر کا / حق نے اونکو عطا کیا کیا کیا

ساری اوصاف اون کی بالتفصیل / عربی فارسی مین ہین بی قیل

امیان اور عورتین اکثر	نہین ان دو زبان سی رکہتے خبر
لکہے ہندی مین ہین بہت ابیات	نہین اسمین مناقب حضرات
ہے شہادتکا اوسمین ذکر فقط	اور ہے اکثر بیان اوسکا غلط
اس لئے مین بنایا یہہ منظوم	تا بآسانی سبکو ہو مفہوم
اسمین لکہتا ہون کچہہ مناقب آل	لیک با اختصار و با اجمال
اس بیانین سند بہت ہین کتاب	کہ ہین تحقیق مین وہ لُبّ لباب
جو یہہ نسخہ مین ذکر ہے یک یک	ترجمہ ہے حدیث کا بیشک
اسلئے صاف لکہا ہے مینے	فہم مین تاکہ سب کے آجاوے
مضمون اسمین کئی کتب سی لیا	اور حال اپنی دوستی کا لکہا
ہے ریاض الجنان اسکا نام	اوس سی اگہ دلون کو ہی آرام
جانے خوب نسخہ یہہ کیا ہے	اہل بیت نبی کا باڑا ہے
کر تو الفت سی آل کی لبریز	اس رسالیکو اپنا دست آویز
ہر گہڑی اوسکو ورد اپنا کر	پڑہ اوسے شوق سے بشام و سحر
یا الٰہی بحق جاہ رسول	وز طفیل بتول و آل بتول
دی یہہ نسخہ کو خوب طرح نظام	اور بخش اوسکو جلد حسن ختام
اور کرم سے کر اپنے اسکو قبول	اور اوسی اہل دلکا کر مقبول
کر مری تن کو عافیت سی نہال	دور کر دلکی میرے رنج و ملال

رکھیو مجھے اپنی دین پر قایم ۔ رکھیو مجھے اپنی یاد مین دایم
اہل دنیا سے مت ملا مجھکو ۔ اونکی در تک بھی مت لیجا مجھکو
خاتمہ کر مرا تو ایمان پر ۔ از طفیل حبیب خیر بشر

مقدمہ در تحقیق لفظ آل و اہلبیت و عترت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم

جان ای بھای اہل علم و کمال ۔ ہین وجہون سے لکھے معنئے آل
اہلبیت یکونت اے اجمل ۔ ہون گے از واج احمد مرسل
گھر مین سرور کی جب تھے ساکن سب ۔ گھر کے لوگ اس لیئے ہی اکا لقب
ہے اگرچیکہ عزت و تمکین ۔ لیک احکام آل اونکو نہین
وجہ دیگر ہے یہہ کہ آل کرام ۔ ہین وہ جن پر ہوی زکات حرام
مال کفار کا اونہین نہ روا ۔ عوض اوسکی ہے سہم ذی القربی
معنئے سہم حصہ ہے ای یار ۔ ہین ذوی القربی آل بے تکرار
یعنے کفار سے ملی جو مال ۔ چار سہم اسکے لیوین اہل قتال
جو رہا ایک حصہ باقی وہان ۔ اوسکے کرنا ہے پانچ حصے جان
ایک حصہ بھی پانچہ سے ای یار ۔ ہوگا از بہر آل بے تکرار
احمد اور شافعی یہہ ہر دو امام ۔ بولی وہ اہلبیت فخر کرام
ہوگے اولاد مطلب ہاشم ۔ ہین وہ دو بھائی جانئے لازم

مالک و بوحنیفہ جو ہین امام ؛ یون کہے ہین کہ اہلبیت عظام

ہو گئے اولاد چار عمدۂ ناس ؛ حیدر و جعفر و عقیل عباس

تیسرا یہہ کہ ہین وہ آل عبا ؛ اور سب آل حضرت زہرا

ہین انکے کمال کو غایات ؛ بعد ازاون کے ہین خصوصیات

جو مقامات اونکو بخشا حق ؛ نہین بخشا کسو کو بھی مطلق

ہین سب آل نبی کے وہ سرتاج ؛ علم و عرفان کا انکے ہے سرتاج

اون کے شاگرد ہین اکابر دین ؛ خوشہ چین اونکی ہین بعلم و یقین

ہین جہان تک سب اہل کشف و شہود ؛ فیض سے اونکے پای مایۂ سود

جوشش شوق سے بوجد و طرب ؛ سن تو اون کی فضیلتین [illegible] اب

روضۂ اول در ذکر آیات بینات کہ در شان این حضرات عالیات نازل شدہ آیت اول

انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا

[illegible] اطہر کی فضل مین ای یار ؛ ہونگی قرآن مین آیتین بسیار

آیت او[illegible] آل کی خجستہ خصال ؛ جو ہے سرچشمۂ مناقب آل

ہے [illegible] آیت تطہیر ؛ سن اوسے گوش دل سے بالتفسیر

ہے روایت کہ شاہ عرش سریر ؛ یون کہا ہے کہ آیت تطہیر

شان مین میری پای ہونگی نزول ؛ اور اون چار بیچ کر تو قبول

علیؑ و فاطمہؑ حسینؑ و حسن
اور کہا بوسعید آگہ دل
عائشہؓ سے یون روایت سن
پاس سرور کی تھی گلیم سیاہ
حسن اوسکے پاس آگیا اوسدم
بعد اوسکے حسین آیا ہے
بعد ازان آئے ہین جناب بتول
بعد اوس حال کے علی آیا
بعدہ انما یرید اللہ
ام سلمہ کہا کہ میرے گھر
بولتی ہے کہ سید ابرار
اور بولا کہ بیٹھ در اوپر
یک بیک اوس گھڑی بتول آئی
نا اوسے باز مین رکھون زیدر
مین ہون کیا چیز اور مین کیا ہون
بعد گھر مین حسین سے آیا
بعد آیا علی شیر خدا

جو ہین امن زمان امان زمن
ہوی ان پانچون مین یہ وہ نازل
آئے باہر تھے ایکدن شہ دین
لیئے اوڑھا ہوا تھا اوسکو شاہ
اوسکو کنبل مین لے لیا خاتم
وہ بھی کنبل مین جا سمایا ہے
لیا کنبل مین اوسکو بھی ہے رسول
اوسکو بھی شہ گلیم مین لایا
یہی آیتہ پڑہی وہ شہنشاہ
ہوی نازل یہہ آیت النور
آیا منزل مین میرے ہے ایکبار
مت کسی کو تو چھوڑ گھر اندر
قدرت منع مین نہین پائی
بعد آیا حسن نبی کا جگر
کہ اوسے اوسکی جد سے باز رکھون
نھین اسکو بھی منع مینے کیا
منع کرنا اوسے نہ مجھسے ہوا

جبکہ گھر مین ہوی یہہ سب باہم
اور کہا یہہ ہین میری خاص آل
جیسا مجھسے کیا پلیدی دور
اور بھی انکو اپنے دی برکات
اوتری اوسوقت آیت تطہیر
مجھکو بھی اس کلیم مین لے تو
مجھکو بولا کہ تو ہے خیر اوپر
اور وہ کہتی ہے ایکدن زہرا
سات اوسکے تھی جب حسین و حسن
کہا سرور کہان ہے مرد ترا
جا بلا لا اوسے تو میرے پاس
کہانا کہانیکے بعد ملکر سب
اور کی واسطے انہون کے دعا
جو کریگا انہون سے جنگ و وغا
جو رکھیگا انہون سے صلح دوام
جو عداوت رکھیگا اون کے سات
ام سلمہ سے اس بیان اندر

کمبل اون پر اوڑا دیا خاتم
ای خداوند کار ذوالافضال
ویسا کر اون سے دور رجس و فجور
اور بھیج اونپہ جاودان صلوات
مینے کی عرض ای سراجِ منیر
یہہ فخار و شرف مجھے دی تو
اور تو ہے زوجۂ شفیع بشر
کچھہ پکا لایا پھر خیرہ وری
لا کر کہا اوسکو نزدِ شاہِ زمن
کہا گھر مین ہے اوسنے پھر یہہ کہا
لایا اوسنے علی کو بولے و سواس
کمبل اپنی اوڑائی اونکو جب
اور کہا اون وہ شاہِ ہر دوسرا
مین کرونگا جدال اوس سے سدا
مین بھی اوس سے کرونگا صلح مدام
دشمن اوسکا رہونگا مین دن رات
اور دگر صحبت سے بہت ہین خبر

کی روایت ہی یون ابو الحمرا ؕ
کہ وہ بعد از نزول این آیت
جب گذرتا بتول کے گھر پر
ای میری اہلبیت تم پہ سلام
کہہ کے یون الصلوٰۃ کہتا جب
بعد ازان انما یرید اللہ
اور ای بھائی میرے یہہ قصہ
لی ترو دہوا عیان کے بات
ام سلمہ کے ایکدن گھر مین
اوکی جائی مین ہوا واقع
کہے ارباب کشف و اہل علوم
پنجتن مین ہوی ہے یہہ نازل
حشر تک آل سب مین اوس سے مراد
کہے یون اہل علم اے آگاہ
تحمل اہلبیت کو قادر
غیر تحمل سے جو کیا ہے گناہ
یا وہ توبہ کی دیوے گا توفیق

اور انس اور معقل والا ؕ
جا و دان از عنایت و شفقت
بولتا یون کھڑی ہو جب در پر
اور برکات و رحمت علام
یعنے آؤ نماز کو تم سب ؕ
پڑہتا تھا وہ جناب عالیجاہ
اہل دل جو ہے اسکا ہے حصہ
علما نے لکھا ہے کر تکرار ؕ
اور زہرا کی بیت اطہر مین
اب تو معنی سن اوسکی ای سامع
ہان اس آیت سے ہی مراد عموم
پر ہے سب اہل بیت کو شامل
لیک ہر یک بقدر استعداد
رجس سے ہے مراد شک و گناہ
اس پلیدی سے کر دیا طاہر
عفو شاید کرے اونہونکو اگر
تا نہون ورطۂ گنہ مین غریق

یا شفاعت کریگا اون کو رسول — یا چھوڑا ونگے اون کو آپ بتول
اسمین وارد بہت سی ہین اخبار — آگے مذکور ہوونگے انکی بار
لیکن اہل شہود وکشف وعیان — طرح دیگر سے یہان کئے بیان
جب قطب الوجود شیخ کبیر — یون فتوحات مین ہے کی تفسیر
معنی انما یرید الله — یون ہے نزدیک عارف آگاہ
کہ خدا راز لوث رجس وفساد — ہے تطہیر اہلبیت مراد
جب پلیدی ہی بدترین عصیان — پاکی اونکی نہین ہے جز غفران
پس تمام اہلبیت ہین مغفور — ہین عقوبات آخرت سی دور
کمل اونکی گنہ سے ہین محفوظ — قرب حق سے ہمیشہ ہین محظوظ
غیر کمل کرے اگر عصیان — اوس گنہ کو نہین ہے جز غفران
یعنی نا ہوئیگا عذاب اوسپر — کچھہ نہ دیکھیگا وہ عقاب وخطر
وہ گنہ اوسکی ہے بظاہر حال — نہین باطن مین اسپہ رنج وملال
گرچہ ظاہر گنہ کی صورت ہے — لیکن اوسپر نہین عقوبت ہے
گرچہ بے توبہ جاویگا وہ مر — نہین تعذیب کا کچھہ اوسکو خطر
جیسے اصحاب بدر والاشان — سب ہین معفو بغیر شک وگمان
ہین احادیث مصطفے سی معاف — اس سخن مین نہین ہے کچھہ بھی خلاف
گر اونہون سے ہو کچھہ خطا صادر — وہ گنہ ہے بصورت ظاہر

آخرت میں بھی ہے اپنے عذاب | اس بیان میں نہیں ہے غیر صواب
نص قرآن سے ہیں آل معاف | کرتا مل تو اوسمیں از انصاف
یہہ سخن جو کہا ہے شیخ جلیل | ہیں بہت سے حدیث اپنے دلیل

آیت دویم فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین

جو نصاری تھے ارض نجران میں | پاؤں سے سر تلک تھے طغیان میں
بحر دین پر دل اپنا دھرتے تھے | بحث سرور سے آکے کرتے تھے
بہت کرتی تھے سرکشی وجدال | دل پاک اوسکا اون سے تھا بملال
حقتعالی نے بھیجی یہہ آیت | اپنے محبوب کو ہے دی قوت
یعنے کہہ اونکو ای پیمبر رب | آؤ تم جمع ہو میرے پاس اب
تا بلاوین ہم اپنی فرزندان | تم بھی اپنے بلاؤ دلبندان
اور بلادین زنان کو اپنی ہم | تم بھی اپنے کرو زنان کو بہم
اور بلاوین ہم اپنے ذاتون کو | تم بھی مردون کو اپنے بلوالو
بعد اوسکے ہم اور تم سے فی الفور | چاہین حق سے بخشم تم بطور
کہ کری لعنت اپنی جہوٹون پر | تا ہو رسوا جو ہے ضلال اندر
جبکہ آیت یہہ پائی عز نزول | اٹھہ کہڑے خود مباہلے کو رسول

لے لیا ہے حسین کو بغل ر | ہات پکڑا حسن کا وہ سالار
پیچھے اپنے لیا بتول کو شاہ | اور علی پیچھے اوس کے تھا ہمراہ
اور کہا مین دعا کرونگا جب | تم شتابی سے کہنا آمین سب
جب گیا اسطرح نصاری پاس | ولیک اون کے بہت ہوا ہیراس
اسقف اونکا کہ پادری تھا بڑا | بالاخانہ پہ اپنے بیٹھا تھا
جب دریچہ سے شاہ کو دیکھا | قوم کو اپنے یہہ بلا کے کہا
دیکھتا ہون مین انکی صورت کو | کہ دعا اونکی لبس ہے خلقت کو
کہ کرینگے یہہ بد دعا تم پر | ہووینگے تم ہلاک اب یکسر
خوب ہے چہوڑ دو تم اپنا لجاج | ورنہ ہووینگے جلد تم تاراج
صلح اوس سے کرو رہو منقاد | سب سنے اوسکی بات ہو منقاد
صلح کر پیشکش قبولے جب | ہے مفصل لکہا سیر مین سب
کہا یارون سے وہ مبارک ذات | گروہ کرتے مباہلہ مجہہ سات
سب وہ ہوتے ہلاک وجنگل جہور | مرتے سب گہوسلونمین اونکے طیور
کہا علما کوئی دلیل اقوے | ہین اس سے بفضل آل عبا

ایت سیوم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا
صلوا علیہ وسلموا تسلیما ترجمہ بدرستیکہ اللہ تعالی اور فرشتے اوسکی درود بھیجتے ہین

نبی کے اوپر ای وہ لوگ جو ایمان لائے ہین درود بہیجو تم اوپر نبی کے اور سلام بہیجو اوپر

کعب نے فرمایا جب یہہ آیت پاک ہوئی ہے نازل الصاحب لولاک

کہے ہم سب کہ یا رسول اللہ ہمنے اس بات سے ہوی آگاہ

کہین تجہہ پر سلام ہم کیون کر بہیجنگے جب درود تجہے پر ؛

کہا تم سب کہو کہ ای داور بہیج صلوات تو محمد پر

اور بہیج اوسکی آل پر صلوات ہوئی ثابت حدیثون سے یہہ بات

اسمین زاید حدیث مین وارد سب ہین صلوات آل پہ شاہد

سن تو آیت کا سر تفسیر اب کہہ گئے اس طرح سے علما سب

نہین آیت مین گرچہ ذکر آل پر کئے جب صحابہ نے سوال

دیا اون کا جواب اس آئین جسمین ہے ذکر خیر آل گزین

ہوگیا یہہ صریح سب پہ ظہور کہ درود اونپہ حق سے ہی مامور

سب یہہ تعلیم سے ہوی آگاہ کہ صلات اون پہ ہے مراد اللہ

اکثر امت کو اوسپہ ہے اجماع نہین کسکو یہان خلاف و نزاع

سارے علما کے پاس ہے صلوات آل اوپر صلوات مین سن بات

پر تحیات آخرین اندر ؛ ہوگا سنت کہے ہین یون اکثر

پر بقول امام مطلبی فرض ہوگا درود آل سے بہی

بیہقی اور دیگر اوس کے صحاب مائل اس قول پر ہوی دریاب

یون ہے ابن معتمد کا قول گر — کہ ہے سنت درود آل اوپر
لیکن ابعاض مین ہے یہہ سنت — ترک کرنا کوئی نہین رخصت
گر کیا کوئی ترک اوسے ای یار — سجدۂ سہو ہے بلا تکرار
اور ہوگا قنوت مین مسنون — سہو سے اوسکی سجدہ ہی مقرون

آیت چہارم وسلام علی الیاسین

ابن عباس نے کہا معنا — آل یاسین یہ ہے سلام خدا
ہوگیا یاسین نام خیر انام — سب تفاسیر مین لکہا یہہ کلام
اور کلبی مفسرون کا امیر — بہی اس آیتہ کی کی ہے یون تفسیر
فخر رازی مختار اہل کمال — کہا تحقیق ہین نبی کے آل
پانچ شی مین برابر اوسکے سات — پہلے صلوات مین سمجہہ یہہ بات
اور[2] اوسکے شریک ہین بسلام — کی اس آیتہ سے ہی سند یہہ امام
اور[3] تطہیر مین ہین اوسکے عدیل — اوسکو طہ کہا خدا نے جلیل
معنی طاہر ہے اوسکی ای کامل — انما اون کے حقمین ہے نازل
اور[4] درحرمت زکات ای یار — اور[5] محبت مین انکی بے تکرار
کہے اکثر ہین اہل علم وخبر — اہلبیت عظام خیر بشر
ہین بہت چیزون مین شریک رسول — آگے آویگا یہہ بیان مت بہول

آیت پنجم وقفوهم انهم مسئولون

یعنی موقف مین اونکو روکو اب — ہون گے مسئول یکسان وہ سب
یون کہا ابو سعید خدری یہان — وہ صحابی خاص عالیشان
پوچھے جاوینگے سب لوجہ جلے — از وداد علی و آل علی
یعنی الفت رکھے انہون سے سدا — کی وصیت تھی جیسے شاہ ہدا
یا کہ پروانہ کی ہے الفت کی — نہین دی داد اس محبت کی

آیت ششم واعتصموا بحبل الله جمیعا ولا تفرقوا

یعنی سب مل کرو تمسک تم — رسن اوپر خدا کی ای مردم
اس رسن سے جدا نہووی تم — ورنہ چاہ بلا مین ہونگے گم
جعفر صادق امام رشاد — سبکو اس طور سے کیا ارشاد
ہم بلاریب ہین وہ حبل اللہ — جسمین ہونگے وہ آیت دلخواہ

آیت ہفتم ام یحسدون الناس علی ما اتٰهم الله من فضله

یعنی رکھتے ہین لوگ بغض وحسد — مردم خاص سے بغیر سند
اس سبب سے کہ فضل کر مولا — کی ہی نعمت انہون کو اپنی عطا
مقتدای جہان امام بشر — سید اصفیا ابو جعفر

بولا ہمسے ہین وہ مرد امجد | جن سے رکہتے ہین لوگ بغض وحسد

آیت ہشتم وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم

ناکریگا عذاب اون کو خدا | یعنی امت کو تیری ای والا
جب تلک تو ہی اون سبہو مین مقیم | برطرف اونسے ہے عذاب الیم
بعد سرور کے اوسکی آلِ کرام | ہین بغیر گمان ملاذ انام
خود اشارہ کیا ہے وہ سرور | بصراحت یہہ ماجرا اوپر
اسی مضمون مین ہین بہت اخبار | آگے آوینگے یاد رکہہ ای یار

آیت نہم ولسوف یعطیک ربک فترضی

ہے یہہ نزدیک دیوے تجکو خدا | ای میری دوست جون ہے تیری رضا
ابن عباس نے یہہ دی ہی خبر | اسطرح ہے رضای پیغمبر
آل سے اس جناب اطہر کے | نہ جہنم مین کوئی جاوے کبہی
اور احادیث مین بہت ہے یہان | آگے لکہونگا ان سبہو نکا بیان
جب ہی سب مومنون کو اسے رجا | بیگمان اہلبیت مین اوسے

آیت دہم ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ

بدرستیکہ لائے ہین ایمان
کئے اعمال نیک سر و عیان
خیر مردم ہین بیگمان وہ سب
ای برادر سُن اُونکی تفصیل اب
ابن عباس نے کہا جدم
آئی یہہ آیت ستودہ شیم
بولا حیدر کو شاہ عرش جناب
ہین وہ مردم تو اور تری احباب
آوینگا حشر مین تو ای مری جان
اور آوینگے سب تیری یاران
راضی و مرضی خدا ہو کر
اور تیرے دشمنان جو ہین یکسر
آوین مغضوب ہو کے در محشر
باندہی جاتا ہیہ اون کے پشت اوپر

آیت یازدہم قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی

کہہ نہین مانگتا ہون مین تم سے
اس رسالت پہ کوئی اجر ملے
مگر الفت میری سب آل کے سات
ہوینگی اس ولا سے تمکو نجات
اسطرح سے کہا امام حسن
معدنِ ختمیت کا دُرِّ عدن
جو مجھے جانتا ہے سو جانے
جو نجانے مجھے سو پہچانے
مین حسن ہون پسر محمدؐ کا
ہے عیان رتبہ اوس ممجد کا
مین ہون ابن بشیر و ابن نذیر
جو رسل اور انبیا کا ہے میر
مین ہون اوس اہلبیت سے ہی مین
کہ محبت ہے اونکی فرض عین
حق تعالی کلامِ خاص اندر
فرض اوسکو کیا ہے سب اوپر

اسنے آیة ہے بعد زان یہہ پڑہی | اور ساروںکو ہے ہدایت کی
اس بیان مین حدیث ہین بسیار | آگے آوینگی ای خجستہ شعار

آیت دوازدہم ان الذین امنوا و عملوا الصالحات سیجعل لہم الرحمن ودا

بدرستی جو لائی ہین اسلام ؤ | اور نیکی کے سب کئے ہین کام
ہے قریب اونکی واسطے رحمان | دوستی عجب کریگا عیان
خلف مرتضی بعز و فخار | حنفیہ ہے جسکی مان ای یار
یون اس آیة کی شرح ہے سنے کی | نہین دنیا مین کوئی مومن بھی
لیک ہو جسکے دل مین حب علی | اور ہو حب اہل بیت ولی
ایسے آیات ہین بہت ای یار | وصف مین آل کے بلا تکرار
اب سُن اون کے فضایل دیگر | از احادیث خاص خیر بشر

روضۂ دویم در بیان دعا آنجناب والا بہ برکت و کثرت در نسل بتول زہرا و علی مرتضی صلوٰت اللہ وسلامہ علیہ و علیہما و علیہم اما اینکہ نسل ایشان را معادن رحمت و مفاتیح حکمت گرداندہ

اصل این دو دعا با برکات | نسبت مرتضی ہے فاطمہ بات
قصہ اس بیاہ کا مفصل تر | لکہا ہون تحفۃ النسا اندر
بولتا ہون یہان بوجد و طرب | مصطفی کے دعا کا مضمون اب

جب گیا شاہ دین بوجے الہ
اور زوجین کو روانہ کیا
اور علی کو کہا ہے جب سرور
بعد یک لحظہ سیّد کونین
ام ایمن کے ساتھہ فرمایا
اُسنے کی عرض یون کہ ای سرور
شاہ بولا ہے بھای میرا ان
اور خاتون سے جب کہا سرور
لا تو مجھہ پاس ایک کاسۂ آب
پانی وہ سب چھڑک دیا سرور
یون دعا کی ہے بعد ای داور
تیری حفظ و پناہ مین دیتا ہون
پھر علی کو بھی آپ فرمایا
سر پہ اور اوسکے دونون شانون پر
اور بولا بنام برکت رب
بعد اون دونون کو گلے سے لگا
ہین انہون ہیون یہہ میرے سینے مین

ساتھہ حیدر کے فاطمہ کا بیاہ
ام ایمن کو ساتھہ اونکے دیا
میری انکا انتظار تو کر
گھر کو اون آئے کیا بزینت و زین
بھائی میرا ہے اس جگہہ آیا
بھائی کہتا ہے اوسکو وہ دختر
گھر مین بعد آیا جون بدمغین جان
ای مری نور چشم لخت جگر
لایا اوسنے تو ڈال اسمین لعاب
اوسکے سر پر بھی اور سینہ پر
اوسکو اور اوسکے آل کو یکسر
شر سے شیطان کے جو ہے ملعون
اُسنے بھی کاسۂ آب کا لایا
ڈال اوسکو وہی کہا سرور
اہلیہ پاس اپنے جا تو اب
یون کہا ہے بجوش لطف و عطا
یارب اون کے عمل سے راضی مین

جسطرح تو لیا ہے مجکو طہور
پھر وہ دولون کو کر خطاب کہا
اور کرے بخت کو تمہاری سعید
اور تمکو مہیمن داور ۞
ہین احادیث بیشمار یہان
بیاہ مین فاطمہ کے ای دمساز
یون روایت مین اُسنے دی ہے خبر
آخر خطبہ اسنے کی یہہ دعا
دیوی دونون مین الفت اور تپاک
اور کرے اونکی نسل کو بہی حق
اور دی اونکو فضل و منت کی
اور کرے اونکے لطف سے رحمان
کہتا ہے بیگمان یون داور
کہ وہ سب معدن ہین حکمت کی
یا الٰہی تو سُن بسمع رضا
بیگمان مستجاب ہے وہ دعا
کلِّ امت کا اوسپہ ہے اجماع

یون پلیدی سے کر تو اون کو دور
دیوی الفت تمہاری مین مولا
اور برکات کو تمہارے مزید
دیوے اولاد پاک اور اکثر
مین خلاصہ کیا ہون اونکا بیان
ہے روایت انس سے ایک دران
بیاہ کا خطبہ جب پڑہا سرور
جمع دونون کو حق رکہے بصفا
اور کرے نسل کو بہی اونکے پاک
معدن علم و حکمت مطلق ۞
کیا یان رحمت و ہدایت کی
جملہ امت کی حق مین امن و امان
لایا با براو ہو لسنسے پاک اکثر
اور وہ کیا یان ہین رحمت کی
کہ جو مانگے دعا رسول خدا
ہرگز اوسمین نکر تو شک اصلا
غیر کافر نہین کسی کو نزاع

یکطرف یہہ دلیل کرتو نظر ۔ تب عیان کو ہے احتیاج خبر
اونکے خاطر جو کی دعا سرور ۔ نکلی یون اون سے طیب و اکثر
اون سے ایسے ایمہ نکلے سعید ۔ واداور دین کے گویا صبح امید
اونسے افراد ایسے پای ظہور ۔ جن سے ہے ظاہر و نہان پرنور
اونسے ایسے ہوی ہین قطب عیان ۔ جنسے قایم ہین سب زمین و زمان
اونسے ایسی ہوی ہین غوث انام ۔ سبکا مشکل کشا ہے جنکا نام
اونسے کوی نامور ہوا ایسا ۔ سر پہ سب فرد کے قدم ہے رکہا
اون سے اسطرح کی ہوی اوتاد ۔ جنسے سب پای خلق راہ رشاد
اونسی اسطرح کی ہوی ابدال ۔ جن سے پائی ہین سب مقام کمال
اونسی اسطرح کی ہوی علما ۔ پای عالم نے جنسے راہ ہدا
اور ہونگے اون سے ایسے کرام ۔ کہ نہ مثل اونکے کوی ہو بہ انام
خاص مہدی ہادی موعود ۔ جس سے ہے دین کو کمال صعود
ہے بلاریب وہ امام ہمام ۔ اولیای محمدی کا ختام
ہین مقامات اوسکے یون برتر ۔ کہ نہین کوی ولی مین اسکا اثر
دین یون اوس سے پاویگا تائید ۔ کہ نئے سر سے ہویگا وہ جدید
شرع کو ہونیکا ظہور اس طور ۔ گویا تازہ ہوا نبی کا دور
حال سے اسکے ہوے دل کو جلا ۔ مین کیا ہون بیان بخشف عطا ۔

فارسی ہے وہ نسخۂ منثور / پڑھ اوسے گر تجھے ہی شوق وفور

الغرض ایسے کمل سادات / ہی تردد میں پاک وہ بالذات

نہیں اسجای میں ہے جنکو نزول / وہ بھی ہیں پاک ازبرای رسول

جب پلیدی ہے یکجان عصیان / نہیں تطہیر اسکی جز غفران

ان احادیث و نص قران سے / سب عذابون سے پاک وہ ہونگے

اور احادیث ایسے ہیں لی قیل / یکسر اونکی نجات پر ہیں دلیل

آگے ان سب کو میں مفصل تر / بولونگا با فواید دیگر

روضۂ سیوم در بیان وصیت آنجناب بتمسک بکتاب بجز نظام و اہلبیت کرام علیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام

کرکے حج وداع جبکہ رسول / آگیا سب [illegible] میں نزول

ہے مدینہ سے متصل وہ مکان / یعنی حجفہ کے پاس ہو کا جان

اوسمین کچھ کچھ تھے کئی اشجار / اوس محل میں آوتر بڑا سالار

پس کیا حکم تا خس و خاشاک / جھاڑکر سب کریں وہ جاگہہ پاک

ایک لحظے میں جائی سب جھاڑی / اون درختونمین آپ آاوتری

ڈالکر دو درخت پر چادر / سائبان اپنے کیا سرور

بعد فرمایا الصلوٰۃ اوس آن / یعنی آؤ نماز کو سب یہان

سب ہوے جمع جب ان یہہ سنکی ندا / کی ہے اسجا نماز ظہر ادا

پس کہا سب سے اسطرح اس شہ نے ہے قریب یہہ کہ مین بلایا جاؤن
یعنے مین اس جہان سے جاؤن گا قرب خاص اپنے ربکا پاؤن گا
کوئی مرسل نہین رہا ہی یہان مین بھی یہان نا رہونگا ای یاران
مین ہون مسئول حق سے بالتحقیق تم بھی مسئول ہونگے میرے طریق
روز محشر مین آپ ای مردم ؛ دیوینگے کیا جواب کہئے تم ؛
سبنے کی عرض ای رسول خدا تو نے کی ہے رسالت اپنی ادا
حقتعالی کے سر بسر احکام ہمکو پہنچا دئے ہین تمنے تمام
سنکے یہہ مصطفے کہا سہ بار تو گواہ اسپہ ہو مری داور
اور کئے ہین بہت وصایا آپ بعد ازان اونکو یون سنایا آپ
ایہا الناس چھوڑتا ہون مین تم مین دو چیز جو کہ بہاری مین
جب تک اونپر کرین تمسک تم راہ کو نا کرینگے ھرگز گم
چیز اول وہ ہے کتاب اللہ وصف مین جسکے ہے زبان کوتاہ
ہے بھرا اوسمین سب ہدایت و نور حکمت و خیر سے سدا معمور
ہے تمہاری لئے وہ حبل نجات یکطرف اوسکا ہے خدا کی ہات
اور طرف دوسرا تمہاری پاس کرو دایم تم اس کتاب کی پاس
اور تمسک کرو تم اوس اوپر تا کہ دارین مین رہین خوشتر
اوس کتاب مجید کو دن رات اپنے احوال کا کرو مرآت

حاصل اس بابمین حضرت کا حبیب ۔ دی ہے اصحابکو بہت ترغیب
دوسری چیز میری عترت ہے ۔ جسکو حق کی طرفسے صفوت ہے
آل کی بابمین میری بسیار ۔ مین ڈراتا ہون تمکو از دادار
باب مین اونکی مت قصور کرو ۔ دلکو الفت سے اون کے پُر کرو
جو میرا قبلہ راست جانا ہے ۔ اور دعوت کو میری مانا ہے
وہ کرے میری اہلبیت کی سات ۔ خیر و خوبی دینکو ئی دن رات
مین کیا ہون سوال از مولا ۔ اُسنے کی یہہ میری قبول دعا
کہ یہہ ہر دو بحشر بے وسواس ۔ حوض کوثر پہ آوین میری پاس
مثل ان انگلیون کی سو ہمدم ۔ یعنے یہہ ہر دو ہو قرین و بہم
ناصر اونکا میری سے دل جوڑا ۔ اونکو چھوڑا سو وہ مجھے چھوڑا
دوست اونکا سو دوست ہی میرا ۔ خصم اونکا سو خصم ہے ایسا
کہا پھر مؤمنین کو سرور نے ۔ جان ہے مین تمہاری ہون بہتر
سب کہے ہان تو بیشک ای مولیٰ ۔ جان و دل سے ہماری ہی اولیٰ
جب کہا اون مین جسکا ہون مولےٰ ۔ اوسکا مولا ہے حیدر والا
دوست رکھہ اوسکو یارب از احسان ۔ جو کہ رکھتا ہے دوست اوسکو بجان
اور اوسکا ہوا ہے جو دشمن ۔ دشمنی رکھہ تو اوس سے ای ذوالمنن
سن تو اب گوش ہوش سے ای یار ۔ اس روایت کی ہین طرق بسیار

یک طریق اسکی ہے بلفظ قلیل دوسری کی ہے لفظ مین طویل
یونہی مضمون اسکا زاید و کم ؛ ہر طرق سب مین مدعا یہ ہم
راویان اسکے ہین بہت اخیار از گروہ مہاجر و انصار
عدد اونکے قریب تیس کے جان اور وہ وارد ہوئی بچند مکان
حج مین اور جنگ مین بھی طایف کی اور حدیبیہ و غدیر مین بھی
ہے روایت کہ حیدر کرار صحن مسجد مین کوفے کے یکبار
یہہ روایت ہے کی بنفس نفیس بعد ازان یون کہا وہ دینکا رئیس
جسنے کہ یہہ حدیث شریف از زبان رسول رب لطیف
وہ شہادت کری اداب یہان سنتے ہی اس بیان کو اوس آن
ستر اصحاب اوٹھہ کہڑے بشتاب جن مین بارہ تہے بدری اصحاب
سب کہی ہوکے متفق اوسدم ہم سنے اس حدیث کو باہم
ان سبھون سے کہا وہ عالیشان راست بولے تم اے صفاکیشان
مین ہی اس مدعا پہ ہون شاہد ہین اسمین زرا کم و زاید
ہے روایت کہ جب رسول خدا شاہ مرتضی کے ہے یہہ کہا
ہوکے فاروق خورم و دلشاد کہنے لاگے ہے خود مبارکباد
فضل حق سے ہوئے معلّے تم مومن و مومنہ کے مولا تم ؛
اور اصحاب سید ابرار از فریق مہاجر و انصار

اسکو کہتے تھے سارے مولانا
یون احادیث مین ہے ای دانا

اپنی آبا سے حضرت جعفر
یون کیا ہے بیان کہ جب سرور

شان حیدر مین وہ کیا ارشاد
وہ سخن مشتہر ہوا بہ بلاد

سنکے یہہ بات حارث نعمان
آیا نزدیک سید اکوان

اونٹ اپنا بٹھاکے ابطح پاس
آیا در خدمت امام الناس

پس کہا اول ای محمد تو
حکم اسطرح سے کیا ہمکو

کہ کہین کلمۂ شہادت ہم
ہمنے اِس امر کو قبولا ہم

تجکو پیغمبر خدا جانا
تیرے اِس قول کو یقین مانا

بعد ازاوسکے کیا تو حکم صلات
ہم نے تیری قبولی ہے یہہ بات

پیچہے اوسکے کیا تو امر صیام
ہمنے اوسکو بھی ہے قبولا تمام

بعد اوسکے قبولی حج و زکات
جسطرح اونکو تو کیا اثبات

پس نہین ہے کیا تجکو وہ احکام
جنکو ہم پر کیا ہے تو الزام

اور پکڑ اپنی بہائی کی بازو
ہم پہ برتر کیا ہے اوسکو تو

یعنے فرمایا جسکا مین مولے
اسکا مولا ہے حیدر والا

آیا تیرے طرف سے یہہ کلام
یا خدا کے طرف سے خیر انام

یون جواب اوسکو ہے دیا وہ شاہ
ہے قسم اوسکی جو ہے سبکا الہ

نہین غیر اوسکے کوی سبکا خدا
اِنَّ هٰذَا مِنَ اللہ اَبَدًا

اوسنے کہا اسن یہہ حارث نعمان
اپنے اشتر طرف ہوا ہے روان

اور وہ کہتا تھا اسطرح احمق
گر ہے یارب سخن نبی کا حق

برسا پتھر کا مجھپہ مینہہ یارب
یا عذاب الیم کو لا اب

ابھی وہ اونٹ تک نہین آیا
حقنے اسپر ہے سنگ برسایا

آلگا سر پہ اوسکے یک پتھر
اور نکلا دُبر سے ہے باہر

قتل اوسکو کیا ہے وہ پتھر
آئی اوسوقت مین یہہ آیتہ اُتر

ہے اوس آیتہ کا اسطرح حاصل
حقسے مانگا عذاب یک سایل

حق مین کفار کی ہے وہ واقع
کون ہوا اس عذابکا دافع

اور ہے زید سے روایت یون
کہ کہا سرور رسالت یون

چاہے جو اپنی عمر کو بسیار
اور نعمت سے ہو نبی برخوردار

میری پیچھے وہ میری آل کے سات
چاہئے نیکوی کری دن رات

جو کہ یون نا کریگا مہر و وفا
ابتر اوسکی کریگا عمر خدا

آوینگا مجہ طرف وہ در محشر
لی تردد سیاہ رو ہو کر

اور روایت یہہ کیا ہے ابن عمر
آخر ارشاد جو کیا سرور

وہ ہے یہہ جان اوسکو لی وسواس
بعد میری ہو میری آل کی پاس

عبد رحمان وہ سنتو وہ سیر
اسطرح سے کہا کہ خیر بشر

یہہ وصیت مین کرتا ہون سبکو
آل کے بابمین یقین سمجھو

میری عترت سے تم سلوک کرو ۔ اون کے خوبی پہ دل ہمیشہ دہر و
جو کہ موعد ہے حوض کوثر کا ۔ آملوگے میرے سے تم اوس جا
اور کہا بوسعید خدری سن ۔ ہمکو ارشاد یون کیا شہ کن
حقتعالی کے تین ہین حرمات ۔ یعنی وہ تین شئی ہین بادرجات
جو رکھیگا ادب کو اون کے نگاہ ۔ ہوئیگا حافظ اوسکا فضل الہ
دین و دنیا مین اوسکو حق سچون ۔ سب بلا سے رکھیگا وہ مصئون
نا رکھے اونکے پاس کو جو نگاہ ۔ دین و دنیا کری حق اوسکی تباہ
کہا راوی نے پوچھا مین اوسدم ۔ کیا مین وہ تین چیز ای خاتم
شہ نے فرمایا حرمت اسلام ۔ اور حرمت میری بوجہ تمام
تیسری میری آل کی حرمت ۔ اور خبر ہے کہ یون کہا حضرت
میری عترت کی حق مین ای مردم ۔ خیر و خوبی کرو ہمیشہ تم
ورنہ مین خصم ہون تمہارا کل ۔ جسکا مین خصم ہون وہ ہو بیکل
جاویگا بی گمان وہ نار اندر ۔ اور وارد ہے یون حدیث دگر
جو رکھیگا میری ادب کو نگاہ ۔ میری عترت کے باب مین دلخواہ
نان بتحقیق وہ لیا ایمان ۔ حقتعالی سے بہر امن وامان
اور لکھا شہ نے یک صحیفۂ نور ۔ جسمین یون مندرج تہا اور سطور
یہہ وصیت ہے از رسول خدا ۔ امت اور آل کو براہ ہدا

آل کو یون کہا پیمبر رب
جتنی ہین اونکے دوستان بکثیر
میری وہ عترت ذوی الاجلال
اور باہر نہ لاوے تمکو سدا
اور بولا ہے یون وہ ہادی ناس
کردیا وہ ز رحمت و منت
اور کہا میری بقیۂ اسرار
اور میری عیال مین انصار
ہین جو اون دو مین نیک ای ہر دم
اور اونمین نہین جو نیک اطوار
اور فرمایا در حدیث دگر
ہو وینگے تم اگر انہون پر بیش
اور تم اونکو سکا وت کوی ذم
اور فرمایا یک روایت مین
ہین مری آل سے عدو ل ثقات
دفع کرتی ہین مبطلونکا فساد
وہ تمہاری ہین پیشوا و امام

کہ کمر بند اپنا پکڑین سب
پکڑین دامن کو اون کی تا محشر
نہین لیجائین تمکو کچھ بضلال
لی ترو دکبھی زباب ہدا
ہے خدا کو ہمیشہ حمد و سپاس
ہم سبھی اہل بیت مین حکمت
ہین میری اہلبیت بی تکرار
یعنے ہین میری محرم اسرار
بیگمان اوسکو ہے قبولو تم
عفو اوس سے کرو بلا تکرار
تم نہ سابق ہو میری آل او پر
ہو وینگی سب ہلاک بی کم و بیش
ہین بلا شبہہ تم سے وہ اعلم
ہر زمان یار و میری امت مین
دور کرتے ہین دین سے آفات
دور کرتی ہین شرع سے الحاد
روز محشر مین نزد رب انام

اب مین لکھتا ہون فایدی کتنے
دلین یاد اپنے اونکو تو رکہہ لے

گلدستۂ اول

پہلے یہہ ہے کہ اندرین اخبار
ایک حدیث اسطرح سنی ای یار

چیز اول کتاب وسنت ہے
دوسری چیز میری عترت ہے

یاروا باتکو بھی حق سمجھو
ذکر سنت نہ جن حدیثو نمین ہو

وہان بھی ہے سنت شریف مراد
متفق اوسپہ ہین سب اہل رشاد

فی الحقیقت کتاب وسنت شاہ
ایک ہین بی تردد ای آگاہ

گلدستۂ دویم

دوسرا یہہ کہ آل خیر البشر
جنکو کرنا سند ہے لازم تر

ہین جو علما کتاب وسنت کے
پیشوا ہین وہ ساری امت کے

جامعیت کی اوج کے ہین سور
ظاہر و باطن اون سے ہے معمور

ہین شریعت مین رہنما سبکے
ہین حقیقت مین مقتدا سبکے

ہین حقیقت مین منبع ارشاد
معرفت مین ہین سبکے وہ استاد

تھے جہان تک اکابر علما
اونکے شاگرد تھے بعلم وہدا

اور جتنے تھی اولیای کبار
اونکے تھی خوشہ چین بلا تکرار

ہے دراز اس بیانکی تفصیل
ذکر اوسکا کتب مین ہی بی قیل

ایسے اعلام اہلبیت کبار
ہونگے ترانکے قرین ای یار

تا جدا ہوونگے نہ یہ دو گہر ۔۔۔ آوینگی جب تلک وہ حوض پر

گلدستۂ سیوم

تیسرا یہہ کہ ایسے آل عظام ۔۔۔ ہونگے موجود تا بروز قیام
گرچہ یہہ صاحبان فضل و حکم ۔۔۔ ہین کبھی زاید اور کبھی ہین کم
ہین زمین و زمان کے وہ والی ۔۔۔ اون سے ہرگز جہان نہین خالی
بلکہ فرمائے ہین بہت اخیار ۔۔۔ ہر زمان مین ہین اونسی قطب مدار
اس پہ آئین بہت سی ہین اخبار ۔۔۔ بعضے اون سے لکہے گئے ای یار

گلدستۂ چہارم

چوتھا یہہ ہے کہ سید ابرار ۔۔۔ آل کی باب مین کہا بسیار
یعنی تاکید اوسنے کی ہے اکید ۔۔۔ متصور نہین ہے اوسپہ مزید
تا سب امت کرین سلوک اوس سات ۔۔۔ خوبی چاہین انہونکی دن اور رات
سمجہین اوصاف باشرف اونکے ۔۔۔ دیکہین تعظیم سے طرف اونکے
خود مقدم نہووین اون اوپر ۔۔۔ اور انہین سمجہین آپسے برتر

گلدستۂ پنجم

پانچوان یہہ کہ در حدیث غدیر ۔۔۔ نہ خلافت کو کچھ بھی دخل ای میر
اس سخن پر دلیل ہین اکثر ۔۔۔ سب عقاید مین ہین مفصل تر
مختصر کچھ مین کہتا ہون اس آن ۔۔۔ سنیو انصاف سے اوسی یاران

ہونگے مولی کی معنیان رکہہ یاد | ناصر و دوست بندۂ آزاد
اور بہی ہین معانی موالے | پر خلیفہ نہین کسی نے کہا
جب معانی ہین مشترک ہو لغت | ساقط اوس سے ہی سمجہا حجت
اور سالار انبیا و رسل | تہا بلاغت مین بہی امام الکل
اسپہ تہا فرض شرح راہ رشاد | لفظ موہم سے کیون کیا ارشاد
خاص کیون ہو امامت ابدالدار | نزد شیعہ جو ہے نبوت وار
داعئی اوسمین سب کے ہین اکثر | صاف ارشاد یہان لازم تہا
اور تقیہ کا کچہہ نہین تہا محل | نہ وہ کفار سے ڈرا اول
اور علی ولی پس از حضرت | لائی کب اس حدیث کو حجت
اور اپنی خلافت اندر امیر | اس خبر سے ہوا نہ حجت گر
بلکہ اندر فضائل بیحد | انسنے کی اس خبر کو اپنی سند
کر صحابہ کئی ہین حق سے کذر | معتقد فیہ تہی اونہون کے کدہر
جیسے عمار و بوذر و سلمان | اور عباس و دوسری اعیان
کوئی کہتا ہے اون سے اس عنوان | یہہ سب اصحاب کیون ہوئے انجان
اس خبر سے علی کو خیر بشر | کر دیا ہے خلیفہ سب اوبر
کوئی ہرگز کہی نہ اون سے یہہ بات | اوسکا بی ریب ہے محال اثبات
جا بوجہ اس بیان کو ای یار | شیعہ کرتے ہین کسطرح تکرار

کوئی امام حسن سے آ پوچھا — کہ مثنیٰ لقب ہے حسن شہ کا
کہا فرمائے لفظ فرمایا — جد ترا یون ہین جسکا ہون مولا
اوسکا مولا ہے بیگمان علی — یعنے ہے یہان خلافت اسکی جلی
کہا اسکو حسن بوجہ حسن — نہین واللہ ترا سچا یہہ سخن
اس خبر سے اگر رسول اللہ — چاہتا کر خلافت آن شاہ
ہی کہتے کہ حیدر صفدر — بعد میرے خلیفہ ہین تمپر
سلطنت اسکی تم قبول کرو — حکم کو اُسکے مت عدول کرو
واسطے یہہ کہ وہ امام ہُدا — تھا فصاحت مین سید فصحا
چاہتا اُسکے کر خلافت کو — لفظ مبہم نہ لب پہ لاتا کبھو
ہے قسم حقکی کر خدا و رسول — کرتے اس کام پر علی کو قبول
اور وہ اس کام سے اٹھاتا ہات — اور نہ کرتا طلب اوسی بذات
اعظم الناس تھا زروی خطا — لیکن اوسکو کیا ہے پاک خدا
نہین اسپر ہے یہہ گمان جائز — بلکہ وہ بات کچھ نہتی ہرگز
شاہزادیکا یہہ سخن ای یار — ہے بتحقیق راست بے تکرار

روضہ چہارم در بیان آنکہ این حضرات عالیات علی جدہم وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات مانند سفینۂ نوح علیہ السلام ونجوم سبب نجات اند

ہے روایت ز حیدر کرار — کہا اسطرح سید ابرار

ہین ستارے بغیر ریب و گمان
ساکنان سما کی امن و امان

ہو وینگی ناپدید جب تارے
جاوینگے اہل آسمان سارے

اور ہین میری اہلبیت کہ جن
سب امن جملہ اہل زمین

جب اٹھینگے زمین سے میری آل
ہونگے اہل ارض سب پامال

کہا سلمہ نبی سے مینے سنا
ہین ستارے امان اہل سما

اور سب میری عترت اطہر
میری امت کی ہین امان بخیر

ابن عباس اور بہت اصحاب
اس روایت کی راوی ہین در باب

یون ابوذر نے کہہ گیا ای یار
سنا مینے ز سرور اخیار

میری سب اہل بیت اہل فتوح
ہین تمہارے مین جون سفینۂ نوح

جسنے اسپر چڑھا وہ پاوے نجات
جو رہا پیچھے اسنے پاوی گہات

اور میری اہلبیت ہین بے قیل
باب حطہ بآل اسرائیل

اور سلمہ کہا کہ مینے سنا
اسطرح سید رسل نے کہا

ہین میری آل مثل کشتی نوح
جو چڑھے اوسمین پاوے خیر و فتوح

کہا ابن زبیر نے ایسا
سب سے فرماتے تھے شہ دوسرا

کشتئ نوح آل ہے میری
جو چڑھے اسمین اسکو ہی بستی

یعنے بیشک بچا وہ باتوفیق
جو نہ آیا وہان ہوا ہے غریق

اور کہا بوسعید نے ایسا
یہہ سخن مصطفے سے مینے سنا

کہتا تھا میری عترت دلبند — ہونگے کشتئ نوح کی مانند
جو چڑھا وہان نجات سی ہی رفیق — جو نہ اوسمین چڑھا ہوا ہی غریق
اور میری اہلبیت ہین بی قیل — باب حطہ بآل اسرائیل
جسنے اس باب مین ہوا داخل — مغفرت حق کی اسنے کی حاصل
ابن عباس نے یہہ دی ہے خبر — مصطفےٰ نے ہمین یہہ کی ہے خبر
جون ہے قوس قزح امان زمین — آل میری جہان کو ہے امین
ایسے اخبار آئی ہین بسیار — اب مین کرتا ہون شرح کچھہ ای یار
سن یہہ تمثیل آل اہل فتوح — بالنجوم والقوس و کشتی نوح
ہونگے سب اہلبیت پر شامل — یا ہے خاص ان پہ جو کہ مین کامل
یون کیا سید سند نے بیان — دو لزون توجیہہ محتمل ہین یہان
وجہ اول ہے خاص یہہ تمثیل — حمل اہلبیت پر ہے قیل
یعنے وہ برگزیدگان خدا — سبب امن ہین بہر دوسرا
ملحدون کے ہے پناہ ملت ہین — آفتون سے ملاذ امت ہین
دین و دنیا کو اونکی ہے شادی — ملک و ملت مین اونسے آبادی
اونکی ہے فیض سے جہان گلشن — اونکے ہین نور سی دلان روشن
اونسے ہین دشمنان دین مقہور — اونسے ہی مومنونکو عیش و سرور
اونکی دعوت سے دور ہون آفات — اونکی برکت سے ہین رواحاجات

اور یہہ تمثیل ہے بوجہ دگر
عام سب اہلبیت خاص اوپر

یعنے جتنی ہین آل پاک رسول
تا بحشر اونپہ ہے یہہ حکم شمول

ہے وہ سالار قطب کل وجود
اوس لئے خلق سب ہوی موجود

اور آل اوسکی اوسکے ہین اجزا
اس سخن مین نہین ہے شبہہ ذرا

واسطے اسکے دو جہانکا دہنی
انا منہم کہا و ہم منی

اور زہرا کو سید عالم
بضعہ اپنا کہا بلطف و کرم

ہین وہ بضعہ کی سب یہہ بضعۂ جان
اس جہت سی بہی اوسکے جزو ہین جان

اور کئی جزو ہین وہ آل جلیل
ہونگے بی شبہہ مصطفے کی عدیل

جیسا اندر سلام و در صلوات
ہین شریک اوسکے سب وہ پاک صفات

ایسے وے جیون عترت اطہر
جزو ہین بلکہ عین پیغمبر

ہین وہ جزو نبی سب جب اوسکی مثال
اس صفت مین بہی ہین سب اوسکے مثال

تھا وہ جب تا امن زمین و زمان
یہہ بہی ہین اوسکے بعد اونکی امان

جب تلک اہلبیت ہین بزمین
تب تلک اوس سی ہی امان قرین

جب اوٹھنگے جہان سے یہہ اطہار
آوینگے حشر کی بڑے آثار

جیون کہا ہے وہ سید والا
بولے ہین اسطرح بہت علما

یہہ سخن ہے قبول ہر آگاہ
نہین اس حرف مین فتور کو راہ

اور کشتی سے اونکی وجہ مثال
یون ہی سنکر اوسی تو ہو خوشحال

نوح کی قوم مین جو تھے مسلم ؛
اوسیہ چڑہ غرق سے ہوی سالم

یونہی جو آل سے رکھیگا وداد
اور کریگا سلوک اون سے زیاد

اور کریگا تمسک اون اوپر
یعنے ہوویگا اون کا فرمان بر

دین و دنیا مین پاویگا وہ نجات
کچہہ نہ دیکھیگا حشر کی آفات

اور مثال انکی باب حطہ سات
اسطرح جیسے ہے یا درکہہ یہہ بات

قوم موسی کو حضرت نے یون
یون کہا تیہ سے نکال برون

داخل اس قریہ مین ہو کے سب
یعنے در بیت مقدس آؤ اب

اس سے جو چاہتے ہو تم کھاؤ
اور جون چاہتے ہو اسمین رہو

اور ساجد ہو آؤ در اندر ؛
یعنے برشکل راکعان ہو کر ؛

اور کہو حطہ یعنے یا اللہ
ہم سے ساقط تو کر ہماری گنہ

تا تمہارے گناہ بخشی سب
سن تو ای یار وجہ تمثیل اب

آنا یون در مین اور یون کہنا
ابتدا اون کے تہا یہہ بخشش کا

یونہی آل نبی کا حب ای یار
مغفرت کا سبب ہے بی تکرار

ہین بہت یہان نکات جان افزا
مختصر لیکن انکو مینے کہا ۔

روضۂ پنجم دربیان آنکہ قرابت آنحضرت در دنیا و آخرت نافع و موصول است
و اولاد مرتضی و بتول و ابنای سیدہ بنی رسول صلی اللہ علیہ و علیہم وسلم

کہا یون بوسعید نے مین نے سنا
کہتے ممبر پہ تھے رسول خدا

اسکا ہے کیا سبب کہ لوگ اکثر — کہتے ہین اسطرح بیکسد یگر
کہ قرابت نبی کی روز جزا — اسکے خویشون کو ہو نہ نفع رسا
خویشی میری قسم ہی بر رحمان — نفع دیوینگے اونکو یہان اور وہان
ابن عباس نے کہا ایسا — ایک صفیہ کا مر گیا بیٹا
لگی رونے بہت وہ دل محزون — جب کہا اوسکو شاہ کن فیکون
کس لئے ای پہوپی تو روتی ہے — اجر کو اپنے کیون تو کہوتی ہے
جس مسلمان کا بچہ مرتا ہے — اور وہ اسپہ صبر کرتا ہے
اوسکو ملتا ہے خلد مین یک گہر — اوسمین رہتا ہے وہ بشام و سحر
اُٹھہ چلی وہان سے جب وہ اہل صفا — راہ مین اوسکو ایک شخص ملا
کہی وہ بے ادب نی اوس سے یہ بات — کہ قرابت نبی کی تیرے سات
کچھہ نہ دیوینگے نفع روز جزا — وہ لگی رونے سن سخن اوسکا
اور روایت ہے وہ ستودہ سیر — راہ مین گذری یک جماعت پر
وہ جماعت قریش کی تہی سب — فخر کرتی تہی وہ بطور عرب
وہ کہی ہم سے ہے رسول اللہ — جو ہے سب انبیا رسل کا شاہ
وہ کہی سب کہ کاہ خوب شجر — اوگتا ہے زمین شور اندر
وہ پہری روتے روتے جانب شاہ — متامل ہوا رسول اللہ ؛
دوست رکہتا تہا اوسکو خیر انام — کرتا تہا اوسکی خود بہت اکرام

کہا اوسکو کہ ای پہوپی میرے — کہہ یہہ کسواسطے ہی تور وتے
مینے تو تجکو دی بہت تسکین — کہی ای فخر آسمان و زمین
نہین مجکو رولایا دہ غم اب — گذرا قصہ جو اوسپہ بولے سب
اوٹھہ کہڑا شاہ انبیا بغضب — اور فرمایا ہے بلال کو جب
کرتا بی سے تو ندای نماز — ظہر کا وقت تہا وہ ای ممتاز
سب ہوی اوسکے پاس جمع جب آ — شاہ دین نے کہا ہے حمد خدا
اور کہا کیا ہوا کہ بعضے رجال — زعم کرتے ہین اسطرح بخیال
کہ قرابت سی میری روز جزا — نہین خویشونکو میری نفع ذرا
ہر نسب اور سبب بروز قیام — ہوئیگا منقطع بوجہ تمام
اور خویشی میری بفضل خدا — ہونگی نافع بدنیا و عقبی ا
بعد اوسکے کہا کہ ای مردم — کون ہو مین کہو میرے سے تم
کہا سبنے تو ہے رسول اللہ — کہا میرا نسب کہو دلخواہ
سب نے کی عرض تب بدرگہ شاہ — تو محمد ہے ابن عبد اللہ
اور لیا اوسکے جد کا اسم ہمام — کیا ارشاد جب سراج انام
کیا ہوا لوگون کو کہ یون اکثر — ہین میری اہل کی امانت پر
ہے قسم حق کی اون سے ہون اکمل — جد ہو آبا کی رو سی ہی افضل
جب سُنا ہے یہہ ماجرا انصار — کہا آپس مین لیجے سب ہتیار

بیگمان شاہ آدم و عالم — آگیا جھٹ سے غصے مین اسدم
پس مسلح ہوے سب انصار — آئی نزدیک سرور ابرار
لئے گھر اسطرح وہ سبکو شتاب — کہ ہوی تنگ مسجد و ابواب
پیچھی آرو برو کھڑی شہ کے — اور کی عرض اسطرح اوس سے
جسکے حق مین کری تو امر اسدم — اوسکو فی الفور مار ڈالین ہم
جب گروہ قریش نے دیکھا — معذرت کی ہے شہ کے آگے آ
کہا سرور نے جب بلا تکرار — لطف سی لوگ ہونگے میری دثار
اور ہونگے میری شعار انصار — اور تعریف انکی کی بسیار
جامہ باہر کا ہے دثار یہان — جامۂ اندرون شعار ہی جان
یعنی انصار میری محرم ہین — رنج و محنت میں میری ہمدم ہین
کہا جابر نے اسطرح ای نیک — آل سالار کی تھی خادمہ ایک
تھا بریرہ وہ خادمہ کا نام — کرتے تھے روز و شب وہ انکی کام
اوس سے یک شخص نے کہا یہ مقال — ای بریرہ تو ڈھانپ اپنی بال
کہ محمد تیری سے روز جزا — بر طرف نا کرینگا رنج و بلا
اوسنے سرور کو آکہی یہ خبر — وہ اٹھا کھینچتا ہوا چادر
ہوگئے اوسکے سرخ تھے رخسار — راوی کہتا ہے ہم سبھی انصار
بسبب جتنے تھی غضب کو اوس شہ کے — بیگمان دونون ان علامت سے

پس تمام اپنی لیکے ہم ہتھیار — آئی اوس پاس سب صغار وکبار
اور کی عرض یا رسول اللہ — حکم کر ہمکو اپنی خاطر خواہ
ہے قسم اوسکی جسنے تجھے بھیجا — تجکو دیکر نبوت ای مولا
ہم بجا لاوین جو تو فرماوے — یا نبی حق مین اپنے مادنگے
یا تو فرماویگا اگر ہمسے — حق مین اولاد اور آبا کے
ہم ترا حکم لاوینگی وہ بجا — نا کرینگے اونہون کی کچھ پروا
بعدہ چڑھ گئے جلد ممبر پر — حمد حق کا ادا کیا سرور
پیچھے اوس کے کہا کہ ای مردم — کون مین ہون کہو یہہ مجھسے تم
کہی بے شک ہے تو رسول رب — کہا سچ ہے یہہ پر کہو تم سب ؛
کون ہو مین کہی وہ جب ای شاہ — تو محمد ہے ابن عبد اللہ
کہا اوس شاہ کا نسب یار — تا بعبد مناف بے تکرار ؛
شہ نے ارشاد یون کیا اہدم — مین ہون سر دفتر بنی آدم
نہین فخر اسمین سبکے مین اول — آونگا حشر مین زمین سے نکل
نہین فخر اسمین اور یوم عسیر — ہو مین صاحب لوای حمد شہیر
نہین فخر اسمین اور بروز قیام — ظل رحمان مین مرا ہے مقام
اس سخن مین نہ فخر کو ہے مجال — بلکہ بولا ہون مین حقیقت حال
ہر دمون کو نہین ہی کچھ ہی سمجھہ — نہ عم کرتے ہین یون بجا طرحہ

کہ قرابت میری نہ نفع کرے
اور آفات کو نہ دفع کرے

بلکہ خویشی مری بروز قیام
یہان تلک نفع دیویگی تمام

کہ بلاشبہہ اسکا فیض رسا
پہنچیگا تا بقوم جا و صدا

مین شفاعت کرونگا نزد خدا
ہے وہ مقبول اوسکے پاس سدا

اور مین جسکا شفیع ہوؤن گا
ہوویگا وہ شفیع دوسرون کا

یہہ شفاعت مری جو ہے بعموم
روز محشر مچاوینگے یون دہوم

کہ عزازیل ہوویگا طامع ؛
تا ہون اسکا مین نزد حق شافع

اور فاروق نے یہہ دی ہی خبر
سنا مین نے ز شافع محشر

یہی فرمایا منقطع ہون گا ؛
ہر نسب ہر سبب بروز جزا

کام آویگا وہان نسب میرا
نفع دیویگا وہان سبب میرا

جتنے آدم کے ہین یہان اولاد
اونکو ہے باپ وجد طرف اسناد

مگر اولاد فاطمہ رض بحر
کہ بہ تحقیق ہین ہون اونکا پدر

یہہ روایت عمر سے ہی تکرار
آئے وجہون سے ہی بہت آثار

اس خبر کو ہے اشتہار تمام
راوی اسکے بہت ہین آل کرام

بحساب اسکے ہین طرق جاشا
سن میرے لیے خلاصہ ان سبکا

ابن فاروق اور زین عبا
اور حسن بن حسن امام ہدا

اور شریک اور عقبۂ عامر
اور کئی راویان کہ ہین فاخر

یہی کہتے ہین سر بسر کہ عمر
اسکے دختر کو بیاہنے چاہا ::
تہی وہ بیٹی جناب زہرا کی
کہا ای بوالحسن کرم سے تو
یعنے کر اوسکا تو میرے سے نکاح
حیدر اوس سے کیا ہی عذر صغر
نہین اس بیاہ سے مرا مطلب
لیک مینے سنا زخیر انام
منقطع ہوئیگا بلا تکرار ::
جس پدر کی یہان ہین ذریات
غیر اولاد فاطمہ خاتون
اور کہو اوس سے یون کہا حیدر
جب دیا یون جواب اوسکو عمر
ہووے مشتاق اوسکا جون ہوین اب
کاہ سات اوسکے یون کہا سخن
بس کہا یون وہ باشبیر و شبر
یہہ نہین چاہا اسکو دونین جواب

آیا کئی بار جانب حیدر
ام کلثوم نام تھا جسکا ::
نص قرآن سے جسکو ہی پاکی
ام کلثوم کو مجھے دی تو
مجکو اس بیاہ سے ہی سود و صلاح
یون دیا جب جواب اوسکو عمر
جس لئے بیاہ کرتے ہونگے سب
ہر نسب اور سبب بروز قیام
جز نسب اور سبب میرے ای یار
سب وہ منسوب ہونگے وادی سات
مین بلا شبہہ باپ اونکا ہون
ابن جعفر لئے ہے یہہ دختر
نہین روی زمین مین کوئی سر
اور کہی یہہ خبر بھی اسنے جب
پوچھتا ہون مین از حسین و حسن
مانگتا ہی بہن تمہاری عمر
بے تمہاری صلاح کے بشتاب

سنکے یہہ چپ رہا حسن بہ حسین　　یون کہا بعد محمد حق ہے یہین
ای پدر کون ہے مثال عمر　　کہ مصاحب ہو یون بہ پیغمبر
اور کیا جب وفات شاہ جہان　　اوس سے راضی کیا بسر و عیان
اور ہوا جب خلیفہ وہ اکمل　　عدل و انصاف مین ہوا بی مثل
کہا حیدر نے اوسکو حق یہہ کہا　　لیک ہرگز مین یہہ نہین چاہا
کہ کرون بے تمہاری مین یہہ کام　　پس دیا بیاہ کر اوسے وہ ہمام
کی روایت ہی ایسی جابر نے　　صفحۂ دل پہ نقش کیجیے اوسے
جب کیا وہ خلیفۂ آگاہ　　ام کلثوم ساتھہ اپنا بیاہ
ساری لوگون کو یون کیا ارشاد　　دیجیئے تم مجھے مبارکباد
سنا مین نے ز سید ابرار　　کی ہے پھر اس حدیث کی تکرار
اور روایت یہہ کی ہے عبد اللہ　　ابن فاروق نے سن ای آگاہ
چڑہ کے ممبر پہ یون عمر نے کہا　　سنو ای مردمان قسم بخدا
نہین درکار تھا مجھے الحاج　　ساتھہ کرار کے درامر نکاح
مگر اس واسطے کہ مینے زشاہ　　یون سنی ہے حدیث یک دلخواہ
ہر نسب اور سبب بروز جزا　　منقطع ہویگا بغیر مرا
ہے نسب اور سبب میرا نافع　　اپنے صاحب کا ہوویگا شافع
مینے چاہا کہ اوسکی صحبت سے　　ہو قرابت مجھے بزرگی سے

اور بھی وہ امام اہل یقین ایک کی ہے روایت اس آئین
مجکو اس جسد مین تہا یہہ مامول کہ ہو مجہ پاس ایک عضو رسول
بو حنیفہ سراج اہل علوم یک روایت یہہ کی ہے کہ معلوم
جب مدینہ سے مین شرف پایا در جناب امام حق آیا
یعنی سر چشمۂ ہدا باقر جس سے روشن ہی باطن و ظاہر
کہا مجہسے کہ ای مقیم عراق بیٹھ مت میری پاس تو بوفاق
منع تمکو کئے ہین جب احکام بیٹھنے سی ہماری پاس مدام
پر مین خدمت مین اسکے بیٹہا ہو اور یون اوس معتقد اسی پوچہا ہو
کیا تو کہتا ہے ای امام ہدا شان شیخین مین مجہسے فرما
بولا رضوان و رحمت مولا ہو وی بو بکر اور عمر پہ سدا
کہا مینے امام پاک صفات کہتے ہین سب عراق مین یہی بات
کہ تمہین ادن سے خوش ای مولا تو بلکہ کرتا ہے حد تبرا تو
اسنے سنکر کہا معاذ اللہ بخدا جہوٹ جو کہے گمراہ
آیا یہہ جانتا نہین تو بات کہ علی ولی عمر کی سات
ام کلثوم کو دیا کر بیاہ دختر دختر رسول اللہ
خاتم الانبیا ہے جسکا جد جسکے جاہ و جلال کو نہین حد
نانی اوسکی خدیجہ با عظمت سیدہ سب نسا کی در جنت

بھائیان جسکے ہین شبیر و شبر
وہ جوانان خلد کی سرور

باپ جسکا علی اعلیٰ ہے
اشرف و فخر جسکا والا ہے

گرچہ لایق نہین تہا اسکے عمر
اوس سے کرتا نہ بیاہ اوسی حیدر

بوحنیفہ نے یون کہا ہے جب
کاشکے انکو تو یہہ لکھتا سب

کہا وہ نا سنیگے میری بات
دیکھہ اپنا معاملہ مجھہ سات

منع تجکو جلوس مینے کیا
تو نے میرا سخن نہین مانا

میری فرمابنری وہ مردم سب
کیون کرینگے خطوط سے کہہ اب

الغرض اس زواج برای یار
متفق ہین سب اہلبیت خیار

ام کلثوم سے عمر کو ای یار
یک پسر ہے سن اس خبر کو ای یار

اوس مبارک پسر کا زید ہی نام
مرگیا ہے جوان ہو وہ ہمام

جب تواتر سے ہی ثبوت یہہ کار
شیعہ اسکا نکر سکے انکار

گرچہ انکار کی نہ پائی مجال
پر عجب کچھہ کیئے ہین قال و مقال

بل کلینی جو انکا ہے مقبول
مرجع اونکا ہے در فروع و اصول

ہے کتاب اوسکی اونکی مجمع مین
لی تردد اصول اربع مین

اس زواج شریف مین ای یار
کہا یک حرف الیا در اذکار

جسکے سننے سے دل مین بھڑکا ہی
سینے مین اس الم سے دھڑکا ہی

ترشپے ہے دل خیال سے جسکے
لاوین کسطرح زبان پہ اوسے

بیگمان عترت رسول اللہ
کرکے ایسے بیان سی استغفار
کہتا تھا پہر علی صفدر یون
تو مرا بہای ہے پہر دوسرا
اور کریگا قتال تو دن رات
اور کہتی ہے فاطمہ صغرےٰ
کہی وہ یون کہا امام جہان
سب ہین منسوب وہ بجد و پدر
مین ہون بنی اشتباہ اونکا پدر
اور اسامہ نے یون کہا ای یار
ای علی سچہ ہے تو مرا داماد
مین ہون تیرے لیے تو ہی میرے لیے
بہت اصحاب یون کہا درباب
کوئی ہے تم مین ایسا با درجات
تو سب اولاد کا ہے میری پدر
اور جابر نے یون سبہون سے کہا
ہرہ پیمبر کی آل کو داور

پاک اس قول سے ہین حق آگاہ
اب مین لکہتا ہون دوسری اخبار
کہا میرے لیے ہے پیمبر یون
اور اولاد کا میرے بابا شو
میری سنت پہ ہان مخالف سات
اپنی دادی سے فاطمہ کبرےٰ
جتنے مادر جنی ہین فرزندان
مگر اولاد فاطمہ یکسر
ہین وہ منسوب مجہ طرف یکسر
مرتضی کو کہا ہے یون سالار
اور بہی ہے مرا ابو الاولاد
اس خبر مین بہت طرق ہین کہے
کہا حیدر نے مجمع اصحاب
کہی جسکو ہے مصطفے نے یہہ بات
اور مین اولاد کا ہون تیری پدر
اسطرح سے کہا رسول خدا
صلب اندر دیا ہے اوسکے مقر

مگر اولاد کو میرے علام ۞ صلب اندر رکہا علی کے تمام
ابن عباس نے یہہ دی ہی خبر مین اور عباس یعنے میرا پدر
بیٹھے تہے نزد سید ابرار آیا اوسوقت حیدر کرار
اور سلام اُنکو کیا وہ ہمام دیا شہ نے اوسے جواب سلام
اور آپ اُٹھہ گئے اوسکو لایا ہی اور گلے سے اوسے لگایا ہی
اور ماتہے پہ اوسکے بوسہ دیا سید بے بازو سے اپنے بٹہلایا
بولا عباس ای رسول خدا اوسکو یون چاہنے کی وجہ ہی کیا
اوسکو شہ نے دیا جواب ای عم ہے قسم حق کی خالق عالم
اوسکو رکہتا ہے دوست مجہسے زیادہ پہر اوسے شہ نے یون کیا ارشاد
ہر ہمیشہ کی آل کو مولا پشت مین دی چکا ہے اسکے جا
مگر اولاد کو میرے وہ کریم صلب اندر کیا علی کے مقیم
ہے روایت کہ زوجۂ عباس آ کہا سید انام کے پاس
دیکہا یون خواب مینے گہر مین مرے ہیگا ایک عضو جسم سے تیرے
کہا اوسکو کہ ہے یہہ خواب اچھا بیٹی میری جنینگی ایک لڑکا
تو پلاوینگی اوسکو شیر قسم ہے وہ فرزند اسکا ای اکرم
فاطمہ نے حسن کو جبکہ جنا اسنے دودہ اپنا اوسکو پلوایا
اب مین لکہتا ہون فایدے کتنے شرح مین دیکہہ ان حدیثون کے

گلدستہ اول

ہے یہہ اول بتول کے اولاد ۔ ہونگے بیشک رسول کی اولاد
اوسکا تہا یہہ خصیصۂ اشرف ۔ پہنچین اولاد بنت اوسکے طرف
مینے لکہا مفصل اسکا بیان ۔ اور کتاب خصایص ای یاران
جان بے ریب حضرت حسنین ۔ سید انبیا کی ہین ابنین
اور دونون کے جتنی ہین اولاد ۔ ہین وہ اولاد سید امجاد
ہونگے اس باب مین بہت اخبار ۔ اور ہین اسمین بیشمار آثار
آئی ہے یون خبر کہ در صفین ۔ نام یک جای ہے وہ بی تخمین
مرتضی اوسمین اہل شام کے ساتہ ۔ جنگین کی ہے بہت سی دن اور رات
دیکہا حسنین کو علی جسدم ۔ رکہتے ہین معرکمین پیش قدم
بولا تاکید سے کہ ای مردم ۔ لڑنے جانے اونہونکو دو مت تم
اونکے مرنے سے ہی مجہے یہہ ڈر ۔ منقطع ہووی نسل پیغمبر
اور کہتے تہے سر بسر اصحاب ۔ اونکو ابنین مصطفی در باب
اور دونون کی نسل مین ای یار ۔ بعد اصحاب جو ہوی اظہار
کہتے ہین تابعین اور اتباع ۔ انکو ابنای شاہ بالاجماع
یونہی سادات کو سبھی علما ۔ بولتے تہے رسول کے ابنا
نہین اسمین کسیکو کچہہ ہی خلاف ۔ غیر یک زمرۂ فجور و گزاف

یعنی جمیع بنی امیہ شوم — جو ہین اطوار اون کی سب مذموم
یہہ خلاف اونکا سرہی غلط — کام انکے ہین ساری پوچ نمط
انمین ندرت سے کوی باتمیز — جون عمر ہووی ابن عبدعزیز
اونکے تھا اس خلاف سے وہ دور — اور تھا حب اہلبیت سی پور
اور عباسیون کو سب خلفا — غیر سفاح جو تھے اہل وفا
یونہی اس امر مین تہا وہ انکار — اونکا انکار بھی ہے دور از کار
اون سے اکثر ہوا ہے ظلم وستم — ہے یہہ انکار بھی اوسی سے ضم
ہے روایت کہ ایکدن ہارون — جو جفا سے تھا بسر مشحون
یون کہا ہے امام کاظم سے — آپ ذریت نبی کیسے
تم تو اولاد ہین علی کے سب — بولو مجھسے وجہ اسکی اب
یون دیا جب جواب امام اسکو — نہ پڑا آیت مباہلہ تو
جای ابناشہ زمین وزمن — ساتھہ اپنے لیا حسین وحسن
اور کہا اسنے یون امام کی ساتھہ — ہین قریب ہم شہ انام کی ساتھہ
ہم ہین اولاد عم سرور کی — تم ہین اولاد اوسکے دختر کی
جب اوسے اسطرح کہا سرور — مانگی تجھسے اگر تیری دختر
تو کریگا قبول یہہ نسبت — کہا جانونگا اسکو مین عزت
اوسکو جب یون کہا کہ خیر انام — مجھسے نا کرسکیگا یہہ پیغام

یعنے یکسر مری بنین و بنات
محرم اوس شاہ کی ہے سن یہہ بات

جان تجہسے قریب تر ہین ہم
اس سخن مین نہین ہی بیش و کم

اور برادر رشید کا ہادی
جس سے نالان تہی شہر اور وادی

روضۂ مصطفیٰ کو جب آیا
فخر سے یون سبہون کو سنوایا

ہے تری پر سلام ای ابن عم
تہا وہان یہہ امام اہل کرم

بولا کرکے خطاب یا سرور
السلام ای پدر تری اوپر

ہادی یہہ بات سن ہوا ہی خجل
اور رکہا بغض امام سے در دل

گلدستۂ دوم

اسطرح عایشہ نے دی ہی خبر
سرور انبیا صفا اوپر

یون کہا فاطمہ صفیہ سا تہہ
نہ تصرف قضا کا ہے مری ہاتہہ

یعنے مین نابچاؤن کا از رب
بے عمل آئے کرو عمل تم سب

ای بنی مطلب سنو یکسر
نہین کہنے مین میری نفع و ضرر

یعنے حق سے نہ مین بچاؤنگا
نکرین نیک تم عمل اپنا

مانگو جو چاہتے ہو میرا مال
تا اوسی تمکو دی کردن خوشحال

کہا تو بان سے خلق کا حاکم
یون کہا سنیو ای بنی ہاشم

یون نہو وی کہ لوگ در محشر
لاوین اعمال خیر کو یکسر

اور مجہہ پاس لاوین تم دنیا
نہ بچاونگا تمکو مین ز خدا

ہین احادیث ایسے بھی بسیار — بس ہین یہہ دو حدیث یہان ای یار
مدعا یہہ کہ ہین یہہ اخبار اب — اگلے اخبار کی مخالف سب
فی الحقیقت نہین خلاف بہم — دونون اخبار مین سن ای ہمدم
علما جو کہے ہین بالتفصیل — بولتا ہون مین مختصر لی قیل
کہا اس طرح سبکو سرور نے — نہین نفع و ضرر ہے ہاتہہ مرے
یعنے مین خود نہ اون کا مالک ہون — بلکہ راہ ادب کا سالک ہون
بندگی مین ہون اوسکے مین قایم — اسکے مرضی پہ راضی ہون دایم
اسکی چاہت نظر مین دہرتا ہون — اپنے خواہش کو دور کرتا ہون
لیک نفع تمام اقارب و آل — مجہکو بخشا ہے قادر متعال
بلکہ نفع تمام امت کو — مجکو بخشا سمجھہ یہہ رحمت تو
اور دی مجکو وہ شفاعت عام — جسکے محتاج سب ہین روز قیام
فتح باب اوسکا مین کرون اول — اس لئے سب سے مین ہوا افضل
اور اوس شاہ دینکا وہ ارشاد — ہوگا ترغیب کے لئے رکھہ یاد ش
یعنے اوسکی کرم پہ تکیہ کر — نا کرین ترک وہ عمل یکسر
گرچہ پاوینگے اس سے سارے نجات — پر عمل کے ہین اور ہی درجات
اسلئے سب ائمہ اطہار — روز و شب تہے عمل مین بی تکرار
اور حسن بن حسن امام زمن — بولا شیعہ سے آپنے یہہ سخن

یعنے یارون کو یون کیا آگاہ | دوست ہمکو رکھو تمہین للہ
کہ اطاعت کرین خدا کی ہم | دوستی ہمسے رکھیو تم ہمدم
کہ خدا کی کرینگی ہم عصیان | بغض رکھنا ہمارے سی اس آن
کوئی اوسکو کہا جب ای سرور | تم مین اولاد خاص پیغمبر
فرض ہم پر جناب کی ہے ولا | اسکو شہزادے نے کہا ایسا
واللہ یہہ خوف مجکو ہے ہمراہ | جو ہمارے لیے ہے کرے گا گناہ
اوسکو ہوگا عذاب دوبالا | اور ہی یہہ امید مجکو سدا
کہ ہمارے لیے ہے جو نیکو کار | پاوے دو اجر رب سے بے تکرار

روایت

ہی روایت امام یازدہم | نام جسکا حسن ہے سمجھو تم
کودکی مین کھڑا تھا با صبیان | کھیلتے وہ تھے اور یہہ گریان
آکے بہلول وہان ہوا حاضر | جسکا دانا لقب ہے ای ناظر
سمجھا اسپاس کوئی کھیل کی شئے | نہین ہے اس سبب سے روتا ہے
نزد او رفتہ گفت این بہلول | لون مین تجھہ واسطے کھلونا مول
کہا ای بیخبر ہمین مولا | کھیل خاطر نہین کیا پیدا
وہ کہا کس لیئے ہین ہم پیدا | بولا از بہر طاعت مولا
وہ کہا بارک اللہ ای لڑکے | تو لیا ہے کہان سے بول ایسے

یہی فرمایا وہ بقول خدا
آیا نہ سمجھے ہو تم سب اس دستور
تم ہمارے طرف نہ آوین گے
بولا بہلول نے ای طفل صغیر
مجکو کر وعظ مختصر ارشاد
بعد اوسکے پڑہے دو بیت دگر
اوسکا بہلول سر رکہا بکنار
ہوش مین اپنے جب وہ آیا ہی
تجہہ کیا چیز اب کری ہی نزول
نہین تکلیف شرع تیری پر
بولا خاموش ہو تو ای بہلول
ہمنے مادر کو اپنے ہے دیکہا
مجکو اس بات کا ہے خوف سدا
نار دوزخ کو طفلکون سے خدا
بولا بہلول نے حکیم کبیر
اوسنے اسکو سنایا اور اشعار
سنکے بیخود ہوا اوسے بہلول

بی تردد ہے مینے اسکو لیا
کہ عبث تمکو ہم لئے ہین ظہور
یعنے اپنا جزا نہ پاوین گے
تجکو پاتا ہون مین حکیم کبیر
وہ کئے بیت تب کیا ارشاد
ہوگیا بیخودی سے وہ ہمسر
اور جہٹکا ہے اوسکے منہ سی غبار
اسکو بہلول یون سنایا ہی
اور تو کیون یون ہوا حزین و ملول
یعنے بالغ نہین تو ای اطہر
مجکو معذور رکہہ یہہ بات نہ بول
جمع کر تنکے چولہ سلگایا
کہ مبادا بروز عدل و جزا
کری روشن کہی وہ بی بردا
پہر مجہے وعظ فرمایے یا خبیر
وعظ و ارشاد مین بلا تکرار
جب کیا وہان سے وہ دُر بے مول

جب فاقے کے بیچ آیا وہ / اسپ اس طفل کو نہ پایا وہ

پوچھا لڑکون سے کون تھا یہہ امام / وے کہے اسکا تو نہ سمجھا نام

ہے حسن بن علی امام انام / جنکی تطہیر مین ہے حق کا کلام

کہا اسنے کہ ایسا پھل اوتار / ایسے شجرہ سی ہو وے بے تکرار

ہے یہہ لازم کہ سیدان کبیر / یہہ حکایت پڑہین بشام وسحر

گلدستہ سیوم

ہے روایت کہ عاص بن وائل / جو تھا دشمن نبی کا وہ جاہل

بولتا تھا رسولؐ کو ابتر / یعنی ہے لاولد وہ فخر بشر

خاطر اشرف جناب رسول / اوسکی اس بات سے ہوا ہی ملول

دینے اپنے حبیب کو تسکین / وحی نازل کیا خدا اوس حین

یعنی روح الامین بعجلت تر / لائے اوسوقت سورۂ کوثر

بولتا ہے خدا بہ پیغمبر / تجکو تحقیق ہم دئے کوثر

یعنی سب نعمتین بسر و عیان / ہمنے بخشین تمہین بکثرت جان

ہین ازانجملہ تیری آل کبار / نہین کثرت کو جنکے حد و شمار

پس کر اوس شکر مین نماز ادا / اور قربانی از برائے خدا

بدرستیکہ تیرا خصم اشر / ہے تر دو ہے خاسر و ابتر

غور سے کر نظر تو ای دمساز / مصحف اور مصطفی کا جو اعجاز

عاص ملعون اور ملاعین حسد — کہ تھے شرکت مین اسکے ساری ہند
حق یہانتک انہین کیا ابتر — نز بانسل کا انہون سے اثر
آل سالار سے ہے عالم پور — ظاہر و باطن اون سے ہی معمور
پڑھنا درات سورۂ کوثر — اثر اور فایدے رکہے اکثر
خاص کر اکثر اہل حال و مقام — اوسمین رکہتے ہین اہتمام تمام

گلدستہ چہارم

اور سن یہہ بیان نواب ای یار — کہ احادیث آئی ہین بسیار
جو کرے غیر باب سی نسبت — حق تعالی کی اوسپہ ہی لعنت
خاص کر وہ لعین زشت خصال — کہ نہ سید ہو در حقیقت حال
بولتا سید اپنکو با این — ہے بلاشک وہ دوجہان مین لعین
بیگمان وہ خدا کا ملعون ہے — اور سب انبیا کا ملعون ہے
بلکہ سب اہل آسمان و زمین — اوسپہ کرتے ہین لعنت و نفرین
آہ اس عصر مین یہہ دعوی شوم — شایع اکثر ہے برطریق عموم
اکثر اجلاف خاص لیتے وار — بغلط سید ان ہوی بسیار
چھوڑ خوف و حیا کو سب وہ دنی قوم — ہو گئے ہین حسینی و حسنی
کل تھا باپ اونکا تیلی مان ایلی — آج بیٹے ہین سید سندی
کل تھا باپ اونکا جینا مان جینی — بیٹے کہلاتے آنکے ہین حسنی

کل تھے ما نباپ اوسکے لو مسلم / بیٹے اونکے ہین اب بنی ہاشم

سیو گنگا مین کل تہے جو کلر / آج سید ہوی ہین اونکی پسر

جو تھے کیلی کری مین کل کبنی / بیٹے اونکے ہین آج آل نبی

جو ر مندل مین جو تھے برگ فروش / اب وہ سید ہوی بجوش و خروش

کل تھے اور ایٹن مین جن تبنی / یہان ہوی آج سیّد عزلی

سو کہی مجہلی کا بیحبنا چہوڑی / مرتضی کے تمام آل نبی

من ندانم کہ باولی و نبی / این چہ گستاخی است و بی ادبی

سب امیران عصر پر ہے ضرور / کہ کرین ان خسونکی آفت دور

لیوین عہد اون سے تا وہ بار دگر / نہ کرین لاف یہہ بشام و سحر

دل سے کر توبہ اوس سے باز آوین / اور سید کبہی نہ کہلاوین

روضہ ششم در بیان آنکہ حضرت حق سبحانہ جلشانہ با حضرت ختمیت مرتبت وعدہ کردہ کہ تعذیب احدی از اہلبیت او نکند بلکہ ایشانرا غفران بجنت در آرد صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم

ہونگے اب بائین بہت اعتبار سے / آگے کچھ النبی مینے لکھا ای یار

بولتا ہون اب اوس سے اکثر یہان / ان سبھونکو تو سن بگوش جان

کرتا ہے اسطرح روایت انس / کہتے ہین شاہ عالم اقدس

میری عترت کی باب مین مولی / میرے سے وعدہ یون کیا ہے عطا

کہ عذاب اونکو نا کرے فردا / اور عمران بن حصین نے کہا

سرور سرور دو کون نے یہہ کہا | مین کیا ہون سوال از مولیٰ
کہ میری آل سے وہ کوئی بشر | نہ لجاوے کبھی جحیم اندر
حق میرے اس سوال کو مقبول | کرکے بخشا ہے مجکو یہہ مامول
مرتضیٰ سے ہے کی روایت یون | مین سنا از شہ رسالت یون
بولتا تھا برحمت ای دادار | میری عترت مین جتنے ہین بدکار
اون کے اعمال کو نہ دیکہہ کبہو | دیکہہ مت ہرگز اون کے عملون کو
واسطے میرے آل کو میرے | بخش جو کچھہ ہین نعمتین تیرے
بعد اوس کے کہا کہ عالم غیب | یون کیا اور کرینگا یون ہی ریب
بولتا ہے علی کہ مین پوچھا | کیا کیا تب میرے سے یون بولا
بخشتا تم سب کو جو کہ حاضر ہین | بخشیگا اون کو جو کہ آخر ہین
اور وہ کہتا ہے ایکدن خاتم | بولا ای زمرۂ بنی ہاشم
قسم اوس ذوالجلال کی ہی مجہے | جسنے بھیجا مجھے رسالت دے
حلقۂ باب خلد کو پکڑون | تو تمہارے تئین سے ابتدا مین کرون
یعنے جب خلد کو مین آؤنگا | سب سے اول تمہین لجاؤنگا
اور وہ کہتا ہے یون کہ مین یکبار | سنا کہتا تھا اسطرح سالار
پہلے جو آوین میری حوض اوپر | سو مین وہ میری عترت اطہر
اور جو مجکو دل سے دوست رکہا | میری امت ستی بغیر مری

کہا یون مومنون کے مولی نے ‌ ‌ سرور انبیا کہا مجھ سے
آیا سمجھا تو ای بلند مقام ‌ ‌ فاطمہ کا ہوا ہے کیون یہہ نام
بیٹے کی عرض ای رسول خدا ‌ ‌ کس لئے نام یہہ ہوا اوسکا
کہا سرور نے لطف سے داور ‌ ‌ اوسکو اور اوس کے آل کو یکسر
رکھا دوزخ کے آگ سے ہی دور ‌ ‌ اور سن اس خبر کو ہو مسرور
ابن عباس نے یہہ دی ہی خبر ‌ ‌ کہ کہا ایک روز یون سرور
فاطمہ میری دختر پرنور ‌ ‌ آدمیت کی شیح ہون گے حور
نہین اوسکو ہوا ہی عذر زنان ‌ ‌ اور نفاس اوسکا ایکدم تہا جا
اس لئے فاطمہ ہی اوسکا نام ‌ ‌ کہ عنایت سی اپنے رب انام
اوسکو اور اوسکے دوستونکو تمام ‌ ‌ کردیا آتش سقر ہے حرام
اور وہ کہتا ہے سید ابرار ‌ ‌ فاطمہ سے کہا ہے یون یکبار
کہ تری آل سے کسیکو خدا ‌ ‌ نا کریگا کبھی عذاب ذرا
ابن مسعود نے یہہ دی ہی خبر ‌ ‌ کہ کہا اسطرح امام بشر
رکھا محفوظ اپنے کو زہرا ‌ ‌ اوسکے اولاد کو کرم سے خدا
کی ہے دوزخ کی آگ اپنے حرام ‌ ‌ اور حذیفہ نے یون کہا ہی کلام
اور ابن عمر نے یون بولا ‌ ‌ مجھ سے خیر البشر نے ایسا کہا
جو مری مقصد رشفاعت ہین ‌ ‌ پہلی امت سی مری عترت ہین

بعد نزدیک اون سے ہین یہ تبار — پیچہے اون کے قریش اور انصار
پیچہے لایا ہے مجہہ پہ جو ایمان — ازیمن بعدہ عرب پیچہان
پیچہے اونکے ہین ساری اہل عجم — جنکا شافع ہون پہلے ہین اکرم
کی انس نے ہی اور روایت لون — کہتے ہین خاتم رسالت یون
ہم ہی مطلب ہین سب خوشنودات — اہل جنت کی سربسر سادات
یعنے مین اور حمزہ اور کرار — اور جعفر جسے کہین طیار
اور حسین و مہدی اطہر — اور کرتا ہے یون بیان حیدر
مین کیا عرض یا حبیب صمد — مجہسے رکہتے بہت ہین لوگ حسد
کیا ارشاد مجکو سرور نے — آیا راضی نہین ہے تو اس سے
پہلے جو آوین خلد مین بے مین — ہین وہ مین اور تو دگر حسنین
ہوونگے سیدہے اور ڈالوین طرف — عورتین سب ہماری ای اشرف
اور جتنے ہماری ہین اولاد — ہوونگے پیچہے اونکے رکہہ تو یاد
اور عبد اللہ نے کہا ایسا — بولا حیدر کو یون رسول خدا
آیا راضی نہین ہے تو اس پر — کہ مری ساتہہ ہووی خلد اندر
اور حسین و حسن ہون میرے ساتھ — پیچہے ہوین ہماری ذریات
اور آوین تب اونکے پشت اوپر — عورتین جو ہماری ہین یکسر
اور آوین جو دوستان ہین سب — سیدہی ڈالوین طرف ہماری جب

ایسی ہی یک خبر کا ابو رافع
کی روایت ہے ایسی حیدر نے
محض لطف و کرم سے اپنی خدا
اور سب تیری اہل و یاروں کو
اور دوسری حدیث مین شہنے
ہوئیگا روز حشر جب برپا
ہوونگی راکب ابلق اپنا پر
پھر خدا تم تمام کو اس آن
لوگ سب دیکھتے رہینگے جب
حشر مین انکو ہو خوشی اکمل
پوچھا ہین کون وہ کہا سرور
زید ابن علی کیا ہے بیان
کہ تمام اوسکے اہلبیت سدا
سنا ای بھای ان حدیثونکو
اور جو گذری ہین آیت و اخبار
مینے جو کچھہ کہ شرح کی ہے دہان
سبکو توگوش ہوش سے سنکر

راوی ہے مصطفی سے اپنا سمع
مجھہ سے فرمایا ہے پیمبر نے
تجکو اور تیرے آل کو بخشا
اور سب اون کی دوستدارونکو
اسطرحسے کہا ہے حیدر سے
تو اور اولاد تیری ای والا
پہنکر لعل و دُر کی تاج بسر
جنت الخلد مین کرینگا روان
اور اُسنے کہا کہ شاہ عرب
گئے جو ظل عرش مین اوّل
آل و احباب ہین تری یکسان
ہے رضامندی نبی یون جان
ہووین داخل بجنت المادی
جان اب خوب اونکے مضمونکو
انکو بھی کر تو جون سبق تکرار
اور کرونگا جو اوسکے بعد بیان
کر تامل بغور فکر و نظر

تا عیاں ہووی تیری پر جوں سور — یہہ کہ سب اہلبیت ہیں مغفور
اور سب شیعہ سنکے یہہ اخبار — نرکہیں دل میں اپنی یہہ پندار
کہ ہیں آل نبی کے وہ احباب — یہہ گمان اونکا دور ہے ز صواب
آل اطہر کے دوستونکا بیان — اور اونکے علامتونکا بیان
آگے تفصیل سے کروں میں بیان — تاکہ ہو جاوی صاف سب پہ عیان

روضہ ہفتم در بیان ترغیب بر محبت این حضرات عالیشان و بیان آنکہ حب آل شان ایمان و بغض آل شان علامت نفاق و کفر است و درین روضہ نہ خیابان است

خیابان اول در ترغیب بر محبت این حضرات علی جدہم و علیہم الصلوات

ہیں احادیث بیشمار یہاں — اونکا کرتا ہوں مختصر میں بیان
ہے روایت ز حیدر کرار — کہ شہنشاہ انبیا یکبار
ہاتھ حسنین کا پکڑکے کہا — جو رکہیگا وداد مجہسے سدا
اور ان دوسے جو کہ رکہے وداد — اور ماں باپ سے انہونکے وداد
ہوئیگا حشر میں مرا وہ رفیق — اور درجے میں ہمسر بالتحقیق
اور وہ عین ذات پیغمبر — یوں کہا در روایت دیگر
میں جو کچہہ کہ نبی سے مانگتا تھا — گئے وہ سب انہوں نے مجکو عطا
اور اگر میں کبھی نہ مانگتا تھا — آپ کرتا تہا ابتدا بعطا
ہاتھ حسنین کا پکڑ ایک روز — یوں کہا وہ جناب جان افروز

جو رکھے ان دوانو عین کو دوست — اور رکھے انکے والدین کو دوست
اور مری میری پیروی پر وہ — ساتھہ میرے ہو جنت اندر وہ
پھر روایت یہہ آئی ہے اس سے — کہ کہا سرور رسالت نے
آوینگی حوض پر میری عترت — اور رکھے ہین آدمی جو الفت
مثل ان انگلیون کے کرکی قران — یعنی سبابہ اور مسبحہ جان
اور کہتا ہے سید شہدا — اسطرح سے کہا رسول خدا
تم کرو لازم اپنی ذات اوپر — حب میری اہلبیت کا یکسر
آویگا جو بحضرت مولا — اپنے دلمین رکھے ہماری ولا
وہ شفاعت سے ہان ہمارے جان — جاویگا خلد مین بغیر گمان
اور سوگند ہے مجھے بخدا — جسکی ہے ساتھہ میری ذات سدا
کوئی بندہ کو بھی عمل اوسکا — نفع نا دیویگا بروز جزا
لیک وہ جب رکھے شناسائی — میری عترت کی ساتھہ ای بہائی
کی روایت ہی ایسی سلمان نے — کہا اس طور شاہ اکوان نے
مجھپہ ایمان نہین کوی لایا — آل کو میرے تا نہین جانا
حب سے میری رکھے انہونسی ولا — تب عمر بولا ای رسول خدا
جو تری آل کی محبت ہے — اوسکی فرما تو کیا علامت ہے
شہنے اسکو دیا جواب اکبار — وہ علامت ہی اوسکا حب ای یار

پس رکھا ہاتھہ تب علی اوپر — اور آئی ہے یون حدیث دگر
آل احمد کی معرفت ای یار — واسطہ ہے نجات کا از نار
اور ہے حب آل با تکریم — موجب امن از عذاب جحیم
اور ہے حب آل ای محتاط — بیگمان موجب جواز صراط
اور روایت ہی یون بوجہ جلی — کھاتا ہے سب گنہ کو حب علی
کہاتی ہے لکڑیون کو جیسے نار — کہتا ہے یون بلال وہ سالار
آیا ہم پاس خورم و خندان — چہرہ پر نور بدر کے عنوان
عبد رحمان نے اٹھہ کھڑا ہو کر — عرض کی یون کہ ای امام بشر
کیا ہے یہہ نور اوسکو بولا جب — آئی رب سے مجھی بشارت اب
حق مین ہوا داماد و بنت اپنے کے — وہ بشارت ہے اسطرح سننے
اپنے احسان لطف سے اسعد — فاطمہ کا کیا علی سے بیاہ
اور رضوان کو یون کہا مولا — کہ ہلادی درخت طوبے کا
چھٹیان اوسمین جب ہوین پیدا — عدد دوستان اہل عبا
ہر فرشتے کو ایک رقعہ دیا — ہونگے جب خلق جمع روز جزا
یون کرینگے ندا فرشتے جب — جو محبان ہین اہل بیت کی سب
دیوینگے ہم اونہون کو یہہ رقعات — نار دوزخ سے جسمین لکھے نجات
میرا داماد اور میری دختر — سبب امن خلق ہین ز سقر

کہا جابر نے اس طرح آگاہ　　اسطرح سے کہا رسول اللہ

آل کو میرے نار رکھیگا دوست　　جز وہ مومن کہ ہے وہ تقوی دوست

اور انس نے کہا کہ وہ سرور　　بولا اسطرح یاد رکھیو یہ خبر

جو کہ رحمان کو رکھیگا دوست　　اوسنے قرآن کو رکھیگا دوست

جو محبت رکھیگا قرآن سے　　دوست مجکو رکھیگا وہ جان سے

جو مودت رکھے سب سے زیاد　　آل و اصحاب سی رکھے وہ وداد

اور بولا علی نے وہ سالار　　سبکو اسطرح سے دیا اخبار

اپنی اولاد کو بوجہ قویم　　تین چیزونکی تم کرو تعلیم

اول ان سبکی حب پیغمبر　　اونکو سکھلاؤ تم بشام و سحر

حب قران بعد سب بے تکرار　　پس محبت قران کی بے تکرار

کس سبب سے کہ حامل قرآن　　ہونگی سب بسایہ رحمان

انبیا اور اصفیا کے ساتھ　　نقش کر دلین اپنے تو یہ بات

خیابان دویم در بیان تعظیم و واجب محبت با اہلبیت عظیم الشان علیہم جمیعہم التحیۃ والرضوان

عمدۂ سابقان دین صدیق　　کہتا ہے سبکو از رہ تحقیق

پاس اوس شہ کا کیجو ای مردم　　اوسکی عترت کی باب مین سب تم

گر رضا مندی اوسکی چاہتے ہو　　دل سے تم اوسکی آل کو چاہو

اور کہا اسنے یون قسم بخدا　　جسکے ہی ہاتھ ہے میری ذات سدا

ہین مری پاس آئی پیغمبر / دوستر میری آل سے یکسر
اور کہا فاطمہ کو میری پاس / ہوگا تیرا پدر احب الناس
بھیجے اوس شاہ دین نے ہی ثواب / بیگمان سب سی میری پاس احب
اور خبر مین ہے یون کہ وہ اکثر / مونہہ پہ کرتا بہت علی کے نظر
عائشہ نے کہا اسے یکبار / دیکھتا ہے علی کو تو بسیار
بولا پیر اسے اسکا کیا ہی سبب / وہ کہا تب کہ از پیمبر رب
یون سنا مین کہ رویت حیدر / ہے عبادت تو یاد رکھ یہہ خبر
اور وہ اور علی قرین ہوکر / آئی نزدیک روضۂ سردر
کہا حیدر نے اسکو ای آگاہ / تو مقدم ہوا ای خلیفۂ شاہ
یون دیا وہ جواب اوسکو ہم / آگے کیون ہووین ایسے مرد سے ہم
جسکے حق مین کہا ہی ہادی ناس / مرتبہ ہے علی کا میرے پاس
مرتبہ جون مرا ہے نزد خدا / نقش دل کر تو اس خبر کو سدا
اور حسن کو وہ گود مین لیکر / بولا یکبار یون قسم کہا کر
یہہ گرامی گہر بو جہ چلے / ہی شبیہ نبی نہ مثل علی
اور علی ولی کہڑا تھا ہان / تھا تبسم مین اوس سے سن یہہ بیان
اور ہوکر سوار جب ششمین / کوئی رہ پر چلے یا ذالنورین
اور عباس و مرتضی ای یار / ہوتے آن دو سے رہ مین تھی دو چار

جاید اوترے تھے تیئو مرکب سے	اور چلتے پیادہ ساتھ اونکے
کوئی بولا عمر سے یون ای یار	چاہتا ہے علی کو تو بسیار
یون نہ چاہا کسو صحابے کو	کیا سبب اسکا ہے سو کہہ ہمکو
بولا کیون نار کہو نہین اوسکی ولا	بے تردد ہے وہ میرا مولی
اور کہا اسطرح وہ دینگا امام	مانگتا ہون پنہ مین حق سے مدام
زندہ اس قوم مین رہون کیونکر	جسمین نا ہووی حیدر صفدر
اور آئی ہے یک روایت مین	کہ عمر اپنے ہی خلافت مین
پوچھا یاردن سے اسطرح یکبار	نظر آتا نہین مجھے کرار -
جب کہا ہے سبھون نے وہ اشرف	گیا اپنے زمین خاص طرف
بولا رہ اوسکی مجکو بتلاؤ	اوسکے نزدیک مجسکو لیجاؤ
جب ہوا ہے وہان روانہ عمر	دیکھا حیدر کو ہے وہ کام اندر
پہاوڑا اوس سے لے بجد تمام	کہودنیکو لگا زمین وہ ہمام
پس وہ مولای مومنان اوس آن	بولا ای والی مسلمانان
گہہ کلیم خدا کا ابن العم	آوی مجلس مین تیری کر اقدم
کیا کریگا سلوک تو اس سات	سنکے فاروق مرتضی سے یہہ بات
جاور اپنی بچھا زمین اوپر	اسپہ بٹھلایا اوسکو منت کر
ہے روایت کہ ایکبار حسین	گھر کو فاروق کے گیا بے دین

دیکھا ابن عمر کو وہان بردر
عزم رکھتا ہے وہ پھر آنے پر

بولا اذن اوسکو ہو نہ حاصل جب
مجکو بھی اذن دیویگا نہین اب

ہے یہی خوب اب کہ جاؤن گھر
آونہین اوسکے پاس وقت دگر

قصد کر دلین شاہزادہ یون
قصد رجعت کا کرکے نکلا برون

راہ مین دوڑتا کوئی آکر
بولا ای مصطفیؐ کے لخت جگر

اب خلیفہ تجھے بلایا ہے
سنکے یہہ بات وہ پھر آیا ہے

کہا فاروق کیون کیا اکر
وہ کہا دلین جو کیا تہا گذر

بولا ہونگے تم اذن سے اولی
ہے تمہارے سے اوسکو نسبت کیا

سر اوٹھایا ہے آیا عبد اللہ
جز تمہاری طرف سے ای دلخواہ

پس کہا جب تو آوی میرے گھر
بے اجازت مری تو آ اندر

اور خبر ہے کہ آئی نزد عمر
دو عرابی ہو خصم یکدیگر

جب عمر نے کہلے بھید رسے
کہ کری حکم باب مین اونکے

وہ کیا حکم اونکے باب مین جب
کہا ان دونون سے ہی آگاہ عمر

آیا کرتا ہے فیصلہ کرار
حکم اوسکا نہین مجھے درکار

جست او سیر کیا عمر بہ غضب
گردن اوسکی پکڑ کے بولا جب

ہو وی تجکو ہلاکی ای نادان
نہین جانا تو یہہ گرامی شان

لی کم و بیش میرا مولا ہے
اور سب مومنون کا مولا ہے

اوسکو مولا نبی نے جو مومن / بی تردد نھین ہے او مومن
اور وہ ایسے ایک نادان پسر / قہر کر بزم سے کیا باہر
اور اوس پر دعائی بد کر کر / نام اوسکا نکالا از دفتر
اور اوسی طرح بیگمان عثمان / آل ہاشم کو چاہتا تھا بجان
سب سے اوز ود مرتضی کو جان / یونہی حسنین با صفا کو جان
اور ہوتا تھا جب حسن اسوار / وہ حبیب خدا کا تھا دلدار
ابن عباس اور دگر اصحاب / آ پکڑتے تھے اوسکے دونون رکاب
اور وہ چلتے تھے اوسکے کچھ ہمراہ / جانتے اپنی اسمین عزت وجاہ
جب ہوا زین عابدین بیمار / آئی اوس پاس چند صحب خیار
بولی اوسکو فدلتک انفسنا / کیف اصبحت ابن ہادینا
بولا مین عافیت سی ہون دمساز / فضل سے حق کے جو ہی بندہ نواز
صبح کیونکر کئے ہین تم ساری / یعنی کسطرح ہین کہو باری
بولے ہین خیریت سی ساری ہم / ہو کے تیری وداد سے ہمدم
جب امام ہمام نے ہے کہا / ہم سے جب جو مدام رکھیگا
دیویگا حق کرم سے اوسکو جا / اپنی سایہ تلے بروز جزا
ہم سے رکھیگا جو سلوک وصفا / اوسکا جنت سی حق کری بدلا
اور جو کوئی رکہے ولا ہم سے / گرچہ ہو دنیوی غرض کے لئے

دیویگا رزق لطف سے رحمان ۔ اسطرحسے نہیں ہے اوسکو گمان

خیابان سوم در بیان محبت واحترام تابعین وتبع تابعین ودیگر علما وعرفای ماجدین با حضرات اہلبیت طاہرین علی جدہم وعلیہم الصلوۃ والسلام

تابعین اور اون کے تبع تمام ۔ تہی دل وجان سے محو آل کرام
ایا ہو تا حسن کا ای اگاہ ۔ جسکا تہا نام پاک عبداللہ
ایکدن نزد ابن عبدعزیز ۔ تھا امیر مدینہ پر تمیز
ہیتوا جاکے اوسکو لایا وہ ۔ بڑی تعظیم سے بٹہایا وہ
شاہزادہ تہا گرچہ سن مین صغیر ۔ باوجود اسکے اوسنے کی توقیر
جو تہے نسل امیہ حاضر وہان ۔ جل گئے دیکھہ اوسکا یہہ عنوان
اوسکو بولا جب اوسنے پاس ۔ تونے اس طفل کی یہہ کیون کی پاس
بولا مجہسے کہی بہت ثقات ۔ کہ کہی ہے رسول حق نے یہہ بات
فاطمہ میری دختر اطہر ۔ ہی مری نور چشم ولخت جگر
کرے جو چیز اوسکا خاطر خوش ۔ کرے وہ چیز میرا خاطر خوش
اوسکو لاتی ہے جو غضب مین شئی ۔ مجکو وہ شئی غضب مین لاتی ہی
یہہ میرا طور اوسکے ہوتی سات ۔ دلکو اوسکے کرینگا خوش سن بات
کہا بعد از وہ شاہزادی سات ۔ مجکو بولے ہین راویان ثقات
ہو وینگا تم تمام کو فردا ۔ بیگمان مرتبہ شفاعت کا

حشر مین تو میری شفاعت کر — بعدہ بولا اوسکو اونے اطہر
گر پڑیگا تجھے کبھی کوئی کام — رقعہ لکھہ اوس سے مجکو کر اعلام
بہت آتی ہے حق سے شرم مجھے — کہ مین دیکھون مکانین اپنی تجھے
ابن عبد عزیز نام عمر — تابعین مین بڑا ہے نام آور
سلطنت اوسکی جون خلافت تھی — منبع رحمت و کرامت تھی
اور بعد اون کے سب اکابر دین — رکھتے تھے جب آل اس آئین
دوستی اونکی دلین دہرتے تھے — بڑی تعظیم اونکی کرتے تھے
مثل نعمان و مالک و احمد — اور دو سفیان و دوسری امجد
بلکہ یہہ سب کرام صفوت کیش — چلتے کب ہے قریش کے درپیش
جب کیا ہے خروج ابراہیم — در زمان دوانقی بے بیم
ابن ابن حسن نہادہ سالار — ابن عبداللہ بن حسن ای یار
اوس عظیم المقام کا نعمان — تہا ہوا خواہ بہت بسر و عیان
دل زبان زر سے بس اس امجد نے — کی مدد اسکی جیسی چاہیے
دیا بیٹی کو اپنی اوسکے سات — جسکا حماد نام تہا سن بات
وہ ہوا آخر اوسکے ساتھہ شہید — ہے کتابوں مین اس بیان کو مزید
اور جب وہ دوانقی ظلوم — کرنے لوگونکا حال دل معلوم
خفیہ ایک شخص کو کیا ہے روان — جانب مقتدای دین نعمان

کرکے ظاہر وہ جب آل عبا — لایا سا تہہ اپنے ایک استفتا
تھا وہ کاغذ مین اسطرح مضمر — ہے خلافت کے کون لایق تر
یا ہے [illegible] امام کل انام — یا ابوجعفر و دانق نام
لکھا ہے اسپہ جب وہ حق آگاہ — اسطرح الذی نلعنہ اللہ
ہے یہہ بیشک کہ شاہ دین صادق — ہان خلافت کو ہے بہت لایق
اوس بن اسوقت مین قسم ہی بحق — کوئی خلافت لیئے نہین الیق
بعد یہہ فتوی لیگیا سایل — نزد مالک ملیک عالم دل
اسنے لکھا یہہ ہم نے فتوی دیا — بوحنیفہ نے جون دیا فتوی
مسعر ابن کرام اور کرام — سبنے لکھا ہے جون لکھا وہ تمام
جب سے دیکھا نقی نے یہہ لکھا — بغض بیحد انہون نے دل مین رکھا
آخرش کر رہا تھا سے قضا — اُسنے کی اپنہ سے عظیم جفا
ماجرا اس بیان کا ہے دراز — نہ لکھا مینے اسلیئے دمساز
خاص کر اونمین گنج علم نبی — شاہ دین شافعی مطلبی
آل سے یون اوسے تھا حب شدید — متصور نہین ہے جسپہ مزید
یہان تنگ تھا اوسی یہہ مہر تپاک — کہ گئے ہین خوارج ناپاک
بغض کے سمت اوسکو ہے منسوب — اوس سے ابابہین ہین بیتین خوب
ہین وہ ابیات بسکہ اعجازہ — اول و آخر اوسکا ہے اعجاز

ہین سب الفاظ اون کے وجد آمیز
اور معانی ہین اونکی شور انگیز

ہین وہ ابیات باصفا بسیار
سن تو تہوڑون کا ترجمہ ای یار

جبکہ کوی ذکر آل رسول
یعنے سبطین مرتضی و بتول

کرتے ہین بعضے اوسدم اور اوکا
نہین سنتے فضایل اطہار

کرتے ہین اوس بیان سے ہوئی ملول
بحث دیگر مین اونکو مشغول

اور روتے یون وہ کہتے ہین بد ذات
ہونگی ای قوم رفض کی یہہ بات

تم سب اس بات کا بیان چھوڑ دو
اوسکے سننے سے اپنا مونہہ موڑ دو

بولتے ہین جو احمقان جہول
کہ تشیع ہے حب آل بتول

بدل و جان مین انسے ہون بیزار
بخدا اوسمین کچھہ نہین تکرار

رب طرف سے میری صلوۃ و سلام
اہلبیت نبی پہ ہووی مدام

اور لعنت خدا کی شام و سحر
ہووی اون خبایان پہ بیحد شر

وہ امام ہمام نے جو کہا
شوق سے سن تو ترجمہ اسکا

ای سواران کہڑے رہو بمنا
اور کرو وہان کے حاضرونکو ندا

جب اترتی ہین حاج از عرفات
سب محصب مین صبح کی اوقات

رفض ہے گر وداد آل رسول
یا تو لا انجا نداان بتول ؛

از گروہ پری و جن و بشر
جتنے حاضر ہوی ہین یہان یکسر

ہووین شاہد تمام بے تکرار
کہ ہین از غیر رفض ہون بیزار

ایسے ابیات اوس سے ہین بسیار — ہین نئے کچھہ اونسے یہان لکہا ای یار

فی الحقیقت یہہ مقتدای جہان — اہلبیت رسول سے ہی جان

مختصر اسکو مینے لکہا یہان — گرچہ تفصیل چاہا اسکا یہان

جد سیوم نبی کا عبد مناف — چار فرزند تہے اوسی حسن صاف

ہاشم و مطلب سیوم نوفل — چار مین عبد شمس ای کامل

مروی ہے ایکوقت ہاشم سے — ہوا عازم سے سمت طیبہ کے

جب روانہ ہوا وہ عالی جاہ — اوسکے تہا عبد مطلب ہمراہ

مرگیا ہے وہان وہ میر عرب — پسر اوسکا بہت تہا کم سن جب

بنی نجار اسکے ماموؤن نے — اوسکو نزدیک رکہا ہے اپنے

جب ہوا وہان عرب کا وہ سالار — ہوا مکے مین مطلب سردار

ایکدن سفرہ پر وہ بیٹہا تہا — آ کسو نے مدینہ سے یہہ کہا

ہے بہتیجا مدینہ مین تیرا — ماموان پاس اپنے ای والا

ہین نجابت کی اوسمین سب آثار — پر ہے تصدیع مین وہ ای سالار

سنتے ہے مطلب نے اوس سے یہہ بات — چہوڑ سفرہ اٹہا ہے نا دہو ہات

اور کہا یہہ طعام نا کہاؤن — جب تلک یہان اوسی مین نا لاؤن

کہکے تب یہہ وہ اونٹ پر ہو سوار — ہوا طیبہ طرف روان ای یار

جاکے جلد اوسکو اپنی ساتہہ لیا — اور اوسیوقت قصد مکہ کیا ::

راہ مین اوس سے پوچھتا کوئی جب — کون ہی تیری ساتھ کہہ یہہ اب
نبتہا اُس پاس جب لباس اچھا — بولتا تہا کہ ہے غلام مرا
اُسنے مکے مین اوسکو لایا ہے — خوب کپڑا اوسے پنایا ہے
صدر مجلس مین ہے بٹھایا اوسے — ساری عمدون سے ہی ملایا اوسے
اور وصیت وہ کر چکا سالار — ہنے میرے بعد سبکا یہہ سردار
جب سے سُن مجہہ سے ای برادر اب — کہ اوسے عبد مطلب ہی لقب
ورنہ اوس باشرف کا اصلی نام — شیبتہ الحمد ہے بغیر کلام
اوس زمانی سے تا بعہد امام — دونون گھر مین ہے اتحاد تمام
ظلم کفار سے نبی نے ای یار — جب لیا کہہ مین تین سال قرار
مطلب کے سب آل ای آگاہ — جون بنی ہاشم اوسکے تہی ہمراہ
کوئی اون مین ہوا نہ اس سے جدا — جان و دل سے تہی سارا یہہ فدا
لیا حضرت نے جبکہ ہے خیبر — اونکو داخل کیا خمس اندر
آپنے اہلبیت ساتہہ ای یار — حصہ اونکو عطا کیا سالار
نوفل و عبد شمس کے اولاد — نہین حصے سے پائی کچہہ رکہہ یاد
بلکہ عثمان اور جبیر نے جب — جا کئے شاہ سے یہہ حصہ طلب
یون کئے عرض وہ کہ ای سالار — آل ہاشم مین ہمکو کیا تکرار
کیا سبب ہی کہ مطلب کے آل — اس عنایت سے ہو گئے مین نہال

ہے ہماری اور اونکی خویشی ایک
ہنو نہین اور مطلب کی آل
جاہلیت مین اور در اسلام
پس ملایا جناب نبی اُسدم
یعنی مین اور وہ ہین سب یکتا
اور سن ای بہائی اتہا امام
مادر شافعی ہے اُم حسن
سایب و مرتضیٰ بلا تکرار
سایب ابن عبد ای امجد
جد سیوم ہے اوسکا شافع نام
دولون یہہ اور اسکے تین اجداد
ہے روایت کہ آتی ہے سایب
ای میری بہائی آ تو میرے پاس
دیکہہ شافع کو بولتا یہہ بات
اور خلافت کے بیچ اپنی عمرؓ
لے چلو ہمکو نزد سائب اب
ان سوائی صحابۂ اخیار

لون کہا اونکو شاہ دین نے ای نیک
پر ہین یک شئی نہین دوئی کو مجال
دور مجہسے ہین نہین ہوی وہ تمام
انگلیان دولون ہاتہہ کی باہم
جب ہی ہم دولون ہین مگر ایسے
ہاشمیات ہین نہ اسمین کلام
بنت بنت حسن تہی وہ ایمن
ہین خلیر سے برادران ای یار
شافعی کا ہے جان جو تہا جد
نسبت اوسکی طرف رکہی ہی امام
ہین صحابہ رسول کے رکہہ یاد
نزد سرور تو اسکو کہتا جب
پاس اپنے بٹہلاکے کرتا پاس
کیا مشابہ ہے اپنی باپکے سات
بولتا تہا سبہون نے لون اکثر
ہے وہ مطلب قریش و جان عرب
ہونگے از آل مطلب بسیار

اور عبیدہ مقدم اصحاب / برگزیدہ نبی کا در ہر باب
پوچھتا اوسکا رتبہ کیا ای بھائی / شان مین جسکے حق سے آیت آئی
پوترا مطلب کا ہے وہ جان / اسکی عزت کری تھا شاہ زمان
الغرض آل مطلب ای یار / بے تردد ہین زبدۂ ابرار
اونکے ہین بے عدد خصوصیات / ہین مقامات اونکے بے غایات
تھے سب احوال مین وہ باتوفیق / مصطفے اور مرتضی کے رفیق
تاکہ پہنچے امام کی نوبت / تھا شریک آل کا وہ در کربت
جب آل رسول مین وہ کریم / دیکھے مارونسے بلای عظیم
قید مین اوسکے وہ رہا نہی ہت / جور کو اوسکے وہ سہا نہی بہت
ہونگے تفصیل اوسکی دور و دراز / ذکر اول کرون مین اب آغاز
بازری نے کہا ہی در توثیق / وہ ہے اوسکی کتاب باتحقیق
ہے علامات حب سرور سے / دوستی اوسکی آل اطہر سے
دل سے جو ہے محب محمد کا / ہو ویگا دوست آل امجد کا
اوسکی امت مین جو اکابر ہین / مجمع باطن اور ظاہر ہین
جو ہین معمور اوسکی الفت سے / رکھتے ہین یون حب اوسکی عترت سے
پاتے ہین اونکے حب کو در خاطر / دوسرون پر مزیت ظاہر
دیکھتے ہین ادب سے اونکو یون / اپنے آبا کو دیکھتے ہین جون

جانتے ہین کہ ہونگی انکی اصول
اور وہ سب جانتے ہین کو بنتیک
اونسے گر کوئی خطا کا ہو صدر
یعنی دیکھہ اوسکی وہ گناہ وخطا
فعل اوسکا پسند کرتے نہین
شیخ اکبر نے فخر اہل شہود
در فتوحات ایک باب اندر
لکہا اس حد تلک ہی وہ اکرم
اوس جفا وستم کا کچہہ بدلا
بل رہین راضی اوس ضرر اوپر
اور کہا وہ کہ سر بسر ولیان
باوجود اوسکے ای برا ز اخلاص
کہ ہے مخصوص انکو ای بہائی
جانتے ہین مراتب انکے بہت
دوسرے اولیا کو وہ اسرار
ہینے ولیون کو اونسے دیکہا ہے
اس بیان کو وہ قدوہ اکمل

طیب وبرگزیدہ ومقبول ؛
کہ کرین جان ودل سے اونکی کمک
نکرے جوک پر وہ اسکی نظر
اونسے لیتے نہین سلوک اتہا
ذات سے اوسکے بغض دہرتے نہین
منبع ذوق وشوق اہل وجود
اس بیان کو لکہا مطول تر
کرین سادات گر جفا وستم
نکرین اونکے ساتہہ ہم اصلا
رہتے ہین راضی جون قدر اوپر
آل اطہر کی جانتے ہین شان
اولیا سے ہے ایک طایفہ خاص
آل اطہار کی شناسائی ؛
ہین سمجہتے مناقب اونکی بہت
نہین معلوم اسقدر ای یار
اور یہہ بہید دن کو انسے پوچہا ہے
بہت اوس باب مین لکہا اطول

اسطرح وہ ہمام نے ہے لکھا — سن لے جامی سے ترجمہ اسکا
از معاصی بدار شان معصوم — وز ذمایم مساز شان مذموم
انیکی کرجسے ہمیۂ داے — کش نہفتن بشرع نتوانے
بروی احکام شرع اجرا کن — زانچہ مشروع نے تبرا کن
بطبیعت مکن دران مدخل — دین خود را مکن بدان مختل
ور شود مایکی بصحبت ننیے — در مقام جفا و بے ادبے
زان حکایت بلطف منعش کن — باوی بروفق شرع گوی سخن
لب بگفتار ناسزا مکشای — ناسزا آنبا سزا مزداے
بتعصب مگوی دشنامش — جز بحسن ادب مبر نامش
چہ عجب گر زوی آن کلام فضول — در گذارند بہر روح رسول
تو مرا خد شوی بآن ہزیان — کہ ترا یافت بر زبان جریان
عالمان کبار نے ہے کہا — کہ ہو کوئی ز صاحب بطحا
پڑے بدعت کے کام مین دنرات — اور گناہون مین کہووے وہ اوقات
باوجود اسکے چاہنا اوسکو — سب وہ سہنا کرے تعدی جو
کام اوسکا پسند نا کرنا — ذات سے اوسکے بغض نا دہرنا
اس جہت سے کہ وہ گنہگار — ہو نگا ہمسایۂ حبیب اللہ
گرچہ کرتا ہے روز و شب بد کام — پر ہے ہمسایہ شفیع انام

کسو صورت سے اوسکو جرم و قصور　　کر سکتا ہی اس شرف سے دور
جب شفاعت نبی کی ہی مطلق　　اونکو اول امید ہے الحق
ہونگے اس باب مین بہت اخبار　　ہین صحت مین اونکے کچھ تکرار
جب ہی ہمسایگے کی عزت یون　　دیکھہ عترت کی ہونگی عزت کیون
اہلبیت طہور ہین یہہ سب　　بحر صفوت کی لو رہین یہہ سب
بے نہایت ہی اونکا عز و شرف　　جز ادب کے نہ دیکھہ اونکے طرف
سن اب ای بہای گوش ہوش سے تو　　ہین جو کہتا ہون آگے ان سبکو
کرنا لاف محبت حضرات　　سہل ہے کس لئے کہ اب اون سات
کچھہ نہ باقی رہا معاملہ جان　　اس سبب سے کہ سب وہ عالیشان
دار باقی طرف سدہاری ہین　　ساری خلقت کو دل سے بہولی ہین
اونکے اب سب صفات روحانی　　مشتہر ہین جہان مین ای جانی
بشریت اونہون کی ہی مستور　　اونکے روحی کمال کو ہی ظہور
جسطرح اکثر آل اسرائیل　　سنکے شاہ رسل کا ذکر جمیل
رہتے تھے اوسکے ذکر سی ہمدم　　کرتے تھے لاف الفت خاتم
یہان تلک اوس سے دل لگائی ہین　　چہوڑ کر شام یثرب آئی ہین
جسم سے جب وہ شاہ جان آیا　　لاف کا وقت امتحان آیا
بشریت کو دیکھہ کر ظاہر　　اکثر اون سے ہوی ہین جب منکر

یون ہی ذکر ائمہ آسان ہے
اسمین ہر یک کو جو تن بتیان ہے

اون کے الفت کا جو کری دعوی
اوسکی بیشک ہی یہہ دلیل قوی

کہ مین اسوقت اونکی جو اولاد
حب رکہے اون سے اپنی سے ہی زیاد

اونکی جون جائیے کری تکریم
خوش رکہے اونکو اور دور از بیم

اور کرے اون کے حاجتونکو روا
اور کرے اونکے قرض جو ہی ادا

اور کرے اون کے کام مین تن چل
اور کرے اون کے مشکلات کو حل

چہوڑ اپنی ہوائے نفسانی
ہوا ہے اونکا خادم جانئے

اپنے سے اون کو جانئے بہتر
خدمت اونکی کری بشام و سحر

گر تو ساداتسے چلے یہہ چال
ہے بلا شک تجہے محبت آل

روضہ بستم در بیان ورود وعید شدید در ایذای این دودمان رفیع الشان و تحریم علیٰ ظاہر این اذیت و عداوت آنہ موجب کفران نعمت و خسران دنیا و آخرت است و بیان آنکہ بغض اینشان علامت نفاق است و مبغض اینشان ملعون خلق و خلاق است و درین روضہ دو خیابان است خیابان اول در ذکر احادیث متضمن این معنی

ہونگے اس باب مین بہت اخبار
کچہہ مین لکہتا ہون ان سے ہوتے ای یار

ہے روایت علی سے ای ہمدم
کہا حضرت نی اسطرح سے بہم

جو مجہے دیویگا اذیت و غم
میری عترت کی بابتین بستم

ہونگے اوسپر مدام لعنت رب
اور ہی اوس سے دگر جز اس ڈہب

کہا سرور نے دیگا جو آزار ؛
دیا اسنے خدا کو ہے آزار
کہ کہا ہے نبی نے یون اظہر
یا لڑا اوسے یا دئی دشنام
اور کہا اسنے شاہ نے یکبار
بعض پر مجہسے جسکا دل ہے سدا
دی تو اس شخص کو عیان بہت
مال سے اوسکو بس ہے یہہ تب تمام
بس ہے یہہ اوسکو از وفور عیال
ابن مسعود نے کہا ایسا
چوتھی در پر جحیم کے ہوگا
رات دن خوار اوسے رکہیگا مدام
اور کریگا ذلیل اوسکو خدا
یہہ امام حسین سے ہی بیان
دیوی جو میری آل کو دشنام
عائشہ مومنون کی وہ مادر
ہونگے جیسے شخص ایسے زشت سیر

مجکو در باب عترت اطہار
اور یہ بہی کہتا ہے اسطرح کرار
ہوا ظالم جو میرے آل اوپر
اسپہ مولا نے کی بہشت حرام
اسطرح کی دعا کہ ای دادار
اور وہ دشمن ہے میری عترت کا
اور بہی دے تو اوسکو مال بہت
کہ ہو محشر مین اوسکو طول حساب
کہ شیاطین ہوا اوسکے مالامال
یون کہا ہے سرور والا
پہر سے رب نے اسطرح سے لکہا
جو کریگا اہانت اسلام ؛
جو اہانت مین آل کے ہے سدا
کہ یہہ کہتے ہین سید اکو ان
اوس سے بیزار ہو مین اور اسلام
بولتی ہے یہہ کہتے ہین عمر درہ
بیٹے کی لعنت اونکے ہے اوپر

اور خدا نے بہی اوپہ لعنت کی — اور مقبول ہے دعائے نبی
پہلے قران مین جو زیادہ کری — یعنی اونمین جو کچہہ نہو سو کہے
دوسرا جو قدر کا ہے منکر — یعنی تقدیر کا نہین ہے مقر
تیسرا ہے وہ ظالم ابتر — کہ مسلط ہو میری امت پر
کیف سے ہو غرور کے سرشار — اونکو دیتا ہے روز و شب آزار
کیا مولا نے جسکو خوار و ذلیل — اوسکو کرتا ہے وہ عزیز و جلیل
اور خدا نے ہی دیا جسے عزت — اوسکو دیتا ہے وہ شقی ذلت
چوتہا اونمین سے ہی وہ زشت خصال — جانتا ہے حرام کو جو حلال
پانچوان ہے وہ نابکار شریر — جو میری آل کی کرے تحقیر
ظلم کرتا ہے اوپہ وہ بدظن — اور اسے جانتا ہے مستحسن
چہٹا میری سنن کا ہی تارک — نہین میری طریق کا سالک
یون کیا عمر اسلمی نے بیان — جو ہی از اہل بیعتہ الرضوان
مین یمن کو علی کے ساتہہ گیا — وہان دل میرا اس سے خستہ ہوا
جب مدینہ مین آن کر پہنچا — بیٹہنے مسجد مین اسکا شکوہ کیا
پہنچی سرور کو یہہ شکایت سب — گیا مسجد کو دوسرے دن مین جب
دیکہا بیٹہا ہے شاہ عرش جناب — اور تہے اوسکے پاس کے اصحاب
جبکہ اس شاہ پاس مین آیا — غصہ اوسکے نظر سے ہے پایا

بیٹھا جب مین تو شہ نے مجھسے کہا
جھینے کی عرض جب معاذ اللہ
پیچھے ارشاد شاہ نے یہہ کیا
بیشک اُسنی دیا مجھے آزار
جو رکھیگا علی کو دوست بجان
بغض جسنے علی سے رکھا بدل
جسنے آزار مرتضی کو دیا ؛
مجھکو بے شبہہ جسنے دی ایذا
اور گذرا ہے یون بریدہ پر
طرق اوسکے ہین سب کثیر و شہیر
اور راگہہ علی سے یون ہے کیا
سخت تر ہو گیا ہے قہر خدا
اوپر اوس شخص شوم کے ہر دم
یا دیوی اوس نبی کو وہ بدکار
کہا پھر شاہ نے جو جا دی مر
آویگا حشر مین وہ نامرغوب
ہے یہہ مایوس رحمت حق سے

تو نے دی واللہ دی ہے مجھے ایذا
کہ مین بھیجاؤن تجکو رنج امیشام
جسنے حیدر کو میرے دی ایذا
یک روایت مین یون ہے حسن ای بار
وہ میرا دوست ہی بغیر گمان
بغض اپنے نبی سے رکھا بدل
اسنے بیشک ہی مجکو دی ایذا
اسنے آزار ہے خدا کو دیا ؛
اور بریدہ و صحابۂ دیگر
ذکر سبکا کیا ہے ابن کثیر
کہ نبی اللہ نے کہا ایسا
اور غضب سب ملک و رسولون کا
کہ وہ بیٹے نبی کا خون بستم
اوسکی عترت کی بابین آزار
اہلبیت نبی کے بغض اوپر
اسکے پیشانی پر ہو یون مکتوب
دور ہی اوسکے لطف مطلق سے

اور کہا بوسعید نے ای یار | سبکو ارشاد یون کیا سالار
جو رکہے بغض اہلبیت کی سات | وہ منافق ہے یاد رکہہ یہہ بات
اور دیتا ہے وہ خبر خوشذات | کہ نبی نے کہا ہے حیدر سات
ای علی ہووےگا بروز جزا | خلد سے تیری پاس ایک عصا
اوس عصا سے کریگا ای پرنور | حوض سے تو منافقون کو دور
حسن مجتبی نے ای دیندار | بولا ابن خدیج کو یکبار
آیا دیتا ہے تو نکو کچھہ پاس | گالی حیدر کو تو معاویہ پاس
ہو خبردار تو کہ در محشر | آویگا نا تو حوض کوثر پر
اور اجیانا آویگا تو اگر | دیکھیگا مرتضے کو بر کوثر
آستین اپنی چڑہا وہ ہمام | مانگتا ہے منافقون کو تمام
دور کرتا ہے انکو وہ صدیق | حوض سے مصطفے کے بالتحقیق
اسطرحسے حسین نے ہے کہا | جو ہمارے لیسے رکہتا ہووی ولا
بیشک اسنے رکہی نبی سے وداد | اور جو کوی رکہیگا ہم سے عناد
وہ رسول خدا کا ہے دشمن | نہین اس حرف مین کسیکو سخن
بولا حیدر نے ہم ہین سب شرفا | اور ہمارا ہی ضرب ضرب خدا
فیئہ باغیہ کے سب یاران | بے تردد ہین زمرۂ شیطان
جو برابر کریگا جان نہ بات | ہم سبہون کو ہماری دشمن سات

بی تردد نہین ہے وہ ہم سے   رکھہ تو ابات کو لگا دم سے
ہے روایت کہ در حضور عمر   کہا نسست اک نے در حق حیدر
کان اوسکا ڈور وہ اس آن   بولا اسطرح اوسکو ای نادان
تونے اس حرف کو کہا نہ بجا   بے تردد ہے اوسکو دی ایذا
پس اشارہ کیا ہے وہ اکرم   جانب روضۂ شفیع امم
اور جابر سے یون کیا اظہار   ہم نہین جانتے تہے بے تکرار
حال اہل نفاق کو یکسر   مگر از بغض حیدر صفدر
اور کہا طلحہ بن مطرف سے   وقت اشرف مین یونہی کہتے تہے
آل ہاشم کا بغض ہو کا نفاق   متفق اوسپہ ہین سب اہل وفاق
شاہ مردان کو ایک بدخو نے   نامزا کجہہ کہا تہا سعد آگے
بولا چپ رہ وگرنہ ای ابتر   بددعا مین کرونگا تیرے پر
نہین مانا کیے کو اوسنے جب   بددعا آپنے ہے کی بہ غضب
یا الٰہی علی کو کر تجہہ پاس   سابقہ کچہہ ہی کر کر اوسکا پاس
مجکو دکہلا اثر کو اوسکے اب   حق مین اس ناسپاس کے یا رب
اوسنے اسوقت کرتے ہی یہہ دعا   اشتر مست یک ہوا پیدا
اس تبہ کار کو کیا پامال   اسطرحسے کہ ہو گیا بدحال
لوگون نے دیکھتے ہی یہہ حالت   لی ہے ابات سے بہت عبرت

ہے روایت کہ خالد ابن ولید — جو کہ نسل حکم سے ہے وہ پلید
در زمان ولید مروانی — تھا امیر مدینہ ای جانی
جمعہ کا روز تھا اس ابتر نے — ممبر اوپر رسول کے چڑھکے
یوں کہا ہے کہ سرور رسل — دیا تحقیق مرتضی کو عمل
جانتا تھا خیانت اوسکی تمام — دیا بااین اوسے عمل وہ تمام
اس سبب سے کہ دختر سرور — فاطمہ اوسکی ہے سفارش کر
کہا اسنے یہہ جب سخن ناپاک — جامہ اسکا کیا ہے لوگوں نے چاک
چوطرف سے سبھوں نے تارا ہے — زیر ممبر اوسے اوتارا ہے
پس اس اثنا مین ایک نکلا ہات — قبر سرور سے اور کہی یہہ بات
بجوش بولا تو ای عدو اللہ — بجوش بولا ای کافر گمراہ
اسنے اسطور سے کہا کئی بار — سن چکے اس ندا کو سب حضار
ابن عباس بحر علم و حکم — آیا یکبار جانب زمزم
اندنون مین وہ ہوگیا تھا بصر — تھا عصا کش جب اوسکا ابن جبیر
دیکھا بیٹھی ہے یکطرف اوسکے — یک جماعت بنی امیہ سے
دیتی تھی وہ گروہ بد نے تمام — حضرت مرتضی کو بس دشنام
جب اس اشرف نے بیٹے کو ہی کہا — مجھے پاس اس گروہ کے لیجا
بولا اسنے ہے کون تم سے بد — کہتے ہو حق مین جو خدا کے بد

نہین ہمسے کہا وہ ای عالی — جسنے اللہ کو ہے دی گالی
اُسنے بولا ہی کون تم سے خام — جسنے دی ہے رسول کو دشنام
کہا ہم سے ہنین کوی ایسا — کہ وہ سب نبیؐ کیا ہوگا ؛
کہا اُسنے ہے کون تم سے وہ خاک — کہ کیا سب حیدر کرار ؛
کہا آری یہہ بات ای فاخر — بیگمان ہمسے کچہہ ہوی صادر
کہا اُسنے کہ ترجمان قرآن — سُنا مین نے زبیدا کو ان
جسنے حیدر کو ناسزا بولا ؛ — اُسنے سب مین ہماری لب کہولا
اور جسنے کیا ہے میرا سب — اُسنے بلتیک کیا خدا کا سب
دیویگا حق کو گالی جو اسبر — اوسکو اوندہا کریگا وہ بسقر

خیابان دویم در حکایات صحیحہ کہ دلالت صریحہ بر تمیعی دارند

بہائی میرے سُنا تو یہہ اخبار — گرتو اب در دان کو لیل و نہار
دل سے سادات سے تو لا کر — بغض سے ان کے تو تبرا کر
بغض سادات ہے دلیل نفاق — اس سخن پر ہے عالمون کو وفاق
حرمت اس بغض کی ہت ہی اکید — اوسمین وارد ہین کئے وعید شدید
دلکو کر حب سے اونکے مالامال — بغض سے اونکے اپنے کو تو سنبہال
سُن چکا وہ روایتین تو جب — سُن تو دیگر حکایتین کچہہ اب
حافظان حدیث پیغمبر — اونکی تحقیق سے لکہی یکسر

حکایت اوّل

شیخ امجد محمد ابن عمر رضؓ   قرطبی سے ہی جو جہان مین سمر
مصر کا بادشہ ملک کامل   جس مقدس کا تہا مطیع بدل
گھر کو اسکے تھا وہ بہت آتا -   جو وہ فرمائی سو بجا لاتا ؛
جان و دل سے تھا عاشق سادات   آپ کرتا تھا اونکی سب خدمات
تھے مدینہ مین جو کوئی شرفا   چاہتا اونکو تہا وہ اہل صفا
کرتا اکثر تہا اونکا وہ اکرام   تہا مددگار اون کا در ہر کام
ایک سید کے پاس خاطر سے   مصر کو جا کئے ہین کام اوس کے
سبب اسباب تکا ہے یون ای یار   کوئی سادات سے سوا یکبار
نہین اوسنے پڑھی نماز اوپہر   اس جہت سے کہ وہ شریف اکثر
رات اور دن تہا وہ کبوتر باز   تہا وہ اوس بازی مین بہت دمساز
غرض اوس شیخ نے اسی شبکو   خواب مین دیکھا شاہ یثرب کو
ساتھ اوس شاہ دین کے تھی زہرا   لیا منھ پھیر اوس سے وہ والا
بے نہایت جب اوسنے زاری کی   متوجہ اودہر ہوے بی بی
اور اس ارشاد سے کیا ممتاز   میرے بیٹے یہ تو پڑہی نماز
آیا ایسے ہماری جاہ دراز   نہین کافی بیک کبوتر باز

حکایت دویم

اور ابن عنین شرف الدین
پا زیارت کا مصطفےٰ کے ثواب
اون دلون مصر مین جو تہا سرور
ہوی تا ساکن اوسکے پاس ہ آ
رہ مین سادات نے ہے تاخت کیا
اور اوسکو کیا تہا زخمی جب
پادشہ کو قصیدہ ایک لکہا
ذم سادات اوسمین درج کیا
کر چکا جب قصیدہ نظم تمام
اوسنے جالا یا جب بجا آداب
زاری اکثر کر اوسنے ای آگاہ
در جواب اوسکے حضرت خاتون
ہے بنی فاطمہ کو ہے پاکی
لیک بسبب دہر نے کہ پر مکار
یعنے دوران نے مکر سے یکسر
کر گئے کیا ہے تیرے پر بیداد
دی رہا ہے تو سبکو کیون دشنام

شاعرین نہین ہے جسکا قرین
ہوا مکہ طرف روانہ شتاب
طلب اوسکو کیا تہا بہیج کے زر
وہ یہہ مضمون مبالغہ سے لکہا
اوسکا مال و متاع لوٹ لیا
دیکہہ کر یہہ سمایا وہ غضب
تہا فصاحت سے پر وہ سرتاپا
اونکے لڑنے پہ اوسکا سکہلایا
دیکہا خیر النسا کو ہے ہمنام
فاطمہ نے دیا نہ اسکو جواب
اور کی عرض کیا ہے میری گنا
تری یہہ نظم اوسکا یہہ مضمون
از لئیمی و تہور و بے باکی
ہم سبہون پر ہے کی جفا بسیار
میرے اولاد کو کیا مضطر
میری اولاد سے کئے افراد
نہین ان گالیون کا خوب انجام

توبہ کر اس گنہ سے تو بشتاب ۔۔ حشر مین تا نہووی تجکو عذاب
واسطے مصطفیٰ کے تو ہر آن ۔۔ میری اولاد کو گرامی جان
کرکے خواہش منال و مال کی تو ۔۔ مت اہانت کر اوسکی آل کی تو
تجکو جو اوان سے ہے ضرر پہنچا ۔۔ حشر مین لے تو ہمسے اوسکی جزا
بولا ابن عنین نے سب سنیے ۔۔ خواب سے چونک اٹھا مین گھبرا کے
زخم میری ہوی تہے چنگے جب ۔۔ اور مجھے باد یقین وہ بیتین سب
کرکے توبہ بصدق و شوق و تپاک ۔۔ اس قصیدیکو مینے کر دیا چاک
پس کیا نظم شوق دل سے نیک ۔۔ مدح سادات مین قصیدہ ایک
اوسکے دیوان مین ہی وہ موجود ۔۔ ہوئی اوس سے خدا سدا خوشنود
اوسکے دو بیت کا مین مضمون اب ۔۔ بولتا ہون سن اوسکو تو بطرب
ہے قسم حق کی کوئی از سادات ۔۔ لیکے شمشیر تیز ظلم کے ہات
پارہ پارہ مجھے وہ کر دیگا ۔۔ بدنہ لاؤن گا فعل مین اوسکا
بلکہ سمجھونگا مین بغیر گمان ۔۔ لیئے مجہ پر کیا بڑا احسان

حکایت سیوم

لکھتا ہی اسطرح شہاب الدین ۔۔ ابن یونس فقیہ اہل یقین
ایک عالم زخطہ مغرب ۔۔ ہوا عازم بمکہ و یثرب
کوئی دی مال یون کہا اوسکو ۔۔ دہی صحیح النسب شریف کو تو

جب مدینہ مین پہنچی وہ وہ آکے | حال سادات پوچھا اسی سب سے
سب نے اون کا کہا صحیح نسب | پر ہین بی اشتباہ شیعہ وہ سب
بعد ازان یک شریف سے وہ ملا | پوچھا اوس سے ہی تیرا مذہب کیا
وہ کہا شیعی ہون تو اوسنے کہا | ہے میری پاس مال اب اتنا
دیتا مین تجکو اوسنے گر ہوتا | کر کے ظاہر وہ بسکہ فقر اپنا
بولا دیتا تمھین اگر زر سب | باری دی اس سے مجکو کچھ یک اب
اوسنے اوس زر سے یکدرم ندیا | ہوکے نومید وہ شریف گیا
خواب اس شبکو دیکھا عالم نے | کہ ہے آثار سب قیامت کے
لوگ چلتے ہین سب صراط اوپر | وہ بھی چاہا ہے کرنے اوسپہ گذر
منع خاتون نے جب اوسکو کیا | وہ ہو محزون گریہ کرنے لگا
کوئی فریادرس نہین پایا | ایسے مین شاہ انبیا آیا
اوسنے سرور کو دیکھ ہو دلشاد | اوسکے خدمت مین جاکے کی فریاد
کہا اوسنے کہ فاطمہ بالکل | جانے دیتے نہین مجھے از پل
دیکھہ زہرا کے سمت شہ نے کہا | تمنے کیون پل سے اسکو منع کیا
کہا اوسنے کہ یہہ بجور وجفا | رزق میری پسر کا منع کیا
شہ نے بولا وہ بولتی ہے کہ تو | ندیا رزق اپنے بیٹے کو
اسنے کی عرض ای رسول خدا | اس لئے مینے منع اوسکو کیا

کہ وہ کرتے ہین بسر پسر دن رین
اس سے حضرت نے جب سنا ایسا
پھر کے شیخین نے سمت خاتون نے
کیجو میرے پسر کا جرم معاف
بعد خاتون دو جہان نے یہہ بات
لائے کیا چیز حاجی حرمین ٭
کہا اُسنے یہہ خواب جب دیکھا
مینے ساتھہ اپنے لے وہ کیسہ زر
اور وہ کیسہ مینے آگے رکھا
مینے زاری سے کل کہا تجھکو
تو نے کیون لایا آج یہہ زر لو
سنا سید نے جبکہ رونے لگا
اور خدا اور رسول ہونگے گواہ
یعنی شیخین کو رکھونگا دوست
جان ای بہا یجان ہین شیخین
اوسکے اخلاق کے ہین آئینہ دا
مقتضا اس صفت کا ہی یون جان

سب شیخین بے تردد ہین ٭
بولا اس ماجرے کو باز ہرا
کہا مضمون یہہ بھی یاد رہے
وہ کہے ہم کیئے معاف بوصاف
کہی اس عالم گرامی سات
میرے فرزند اور دو شیخ کی ہین
کہا برا ہو بہت سا چونک اُٹھا
گیا جلدی سے اوس شریف کے گہر
متعجب ہو مجھہ سے اوسنے کہا
ندیا تو نے یکدرم مجھکو
وہ کہا قصہ خواب کا سب کہو
اور اوسکو گواہ رکہہ کے کہا
کہ نہو نیگے مجھہ سے پھر وہ گناہ
کہینچونگا اونکے دشمنو کا پوست
مظہر خاص سید کونین
اونمین ظاہر ہے اوسکا سر جہان
کہ کرے عفو سبکو از احسان

ہر بدی سے بہ نیکی پیش آوین — جرم لیکا زبان پہ نالاوین
بالیقین تھے وہ قدوۂ اخیار — اس صفت مین سرآمد ابرار
جب عموماً انہون کا ہی یہہ طور — ہونگی سادات اسا نہہ کیون کر غور
بعض سادات بس جہالت سے — رہین صحبت مین گر نہ اہلون کے
نا سمجھہ اون کا رتبۂ عالی — دیوین دونون جناب کو گالی
اور وہ گالی سے انکی عظمت و شان — کچھہ نہ پاتی ہے یکذرا نقصان
بیگمان یہہ قصور سوء ادب — عفو کر دیوینگے وہ بیشک سب
عفو جب سید سے شیوہ انکا ہی — عفو یہہ بر طریق اولی ہے
جب نبی مین ہوی ہین فانی یون — جرم سادات دیکھنگے وہ کیون
کہا سید نے اسطرح بازین — در کتاب جواہر العقدین
بالیقین سچ ہے یہہ سخن واللہ — اسکو مانیگا دل سے ہر آگاہ
شیخ اکبر نے بھی تو ایسی ہی — کہی ہے جو کہ بات مینے لکھی

حکایت چہارم

شیخ اسلام و فخر اہل سداد — جو کہ علم و عمل مین تہا استاد
وہ جو مشہور از منادی ہے — اسطرح اس سخن کا راوی ہے
کہ میرا شیخ مقتدای کبیر — ہی جہانین طباطبی سے شہیر
حسنی تھا نسب مین وہ بانام — مسجد مصر مین تہا اوسکا مقام

ترکی یک قرقماس نام اوسکا — کر نکچهه پاس و احترام اوسکا
کیا بسیار ظلم اوس اوپر — اور مکان سے کیا اوسی باہر
صبح پاس اوسکے ایک مرد نے آ — کہا ای فخر و زینت عرفا
خواب دیکھا مینے شب اس دستور — کہ تو بیٹھا ہی مصطفی کے حضور
اور سناتا ہے سید اکوان — تجھکو یہہ دونون بیت از احسان

یا بنی الزهرا والنور الذی — ظن موسی انہ نار قبس
لا اوالی الدهر من عاداکم — انہ اخر سطر من عبس

ای بنی فاطمہ ہین تم وہ نور — جسکو سمجھا تہا نار صاحب طور
تا ابد دوست نار کہینگے ہم — خصم کو آپکے کوئی ایکدم
اوسکا ہی یہہ سبب کہ ہی وہ خس — بیگمان سطر آخرین ز عبس

یعنی اولئک ہم الکفرہ — سر بسر کافران ہین وہ فجرہ
لے سر مصرعہ سے بس یک تار — تین دن گر ہین سید الابرار
پادشاہ زمان نے اوسکے قریب — ڈالا ترکی کو قید مین ای حبیب
تین بار اوسکے سر اوپر مارہ — ماری ہین تازیانہ بے تکرار
کہا راوی نے اوسکو تہا یہہ عذاب — از قبیل فصب سوط عذاب
ہین حکایات ایسے حد سی فزون — مطلب دیگر اب ہین لکھتا ہون

رضی اللہ عنہم در بیان ترغیب بر حسن سلوک و مواسات با اہلبیت سید کائنات و ذراریہم

حضرت سید عالم بنفس نفیس خود مکافات این سلوک کنند و بیان آنکه عبادت بنی ہاشم متحتم و زیارت ایشان از مستحبات است صلی اللہ علی جدہم و علیہم وسلم و درین باب روضہ و خیابان است خیابان اول در بیان احادیث و آثار متضمن این امر عالی القدر

یون روایت علی نے سب سے ہی کی ‏ ‏ ‏ کہ کہا شاہ ہر نبی و ولی
چاہیگا جو میرے وسیلے کو ‏ ‏ ‏ یا عنایت کی میرے حیلے کو
تامین اوس فعل سے بروز جزا ‏ ‏ ‏ ہونگا اسکا شفیع نزد خدا
چاہیئے وہ کرے سلوک تمام ‏ ‏ ‏ میری عترت کے ساتھہ صبح و شام
اونکے دل کو مدام خوش رکہے ‏ ‏ ‏ پہر روایت یہہ کی ہے مولا نے
کہ کہی سرور رسل نے یہہ بات ‏ ‏ ‏ جو کرے نیکی میری آل کے سات
اوسکا بدلا کرونگا مین بہ تمام ‏ ‏ ‏ ساتھہ اوس شخص کے بروز قیام
پہر وہ کہتا ہی یون کہ مین ز رسول ‏ ‏ ‏ یون سنا ہون تو اس خبر کو نہ بہول
چار شخصون کو اسنے کہتا تہا ‏ ‏ ‏ کہ شفاعت کرون بروز جزا
جو میرے آل کی کرے عزت ‏ ‏ ‏ اور جو اونکی کرے رواحاجت
اور جو ساعی ہے اونکی حاجت مین ‏ ‏ ‏ انکی جو ہے ہمیشہ الفت مین
یون روایت یہہ کی ہی عثمان نے ‏ ‏ ‏ سنا مینے رسول اکرم سے
آل سے عبد مطلب کے کبہو ‏ ‏ ‏ خوش کسیکو کری کوئی خوشخو
اور وہ بدلہ نکر سکا اوسکا ‏ ‏ ‏ دیونگا مین جزا اوسے فردا

اور روایت یہہ کی ہی بوذر نے ۔ کہا یک روز مجھہ سے سرور نے
جا علی کو تو اب بلا لے آ ۔ اوسکے گھر کیطرف مین جلد گیا
در پہ بیٹھہ اوسکے مینے کی ہی ندا ۔ گھر سے چکی کی جب سنی ہی صدا
کی ہے دریافت مینے خوب وہان ۔ کرتی تھی چکی خود بخود دوران
جب وہ جلدی سے باہر آیا ہے ۔ کہا مینے نبیؐ بلایا ہے
دونون ہم آئے سرور دین پاس ۔ گھورتا تھا مجھے وہ اکرم ناس
مینے بھی اوسکے سمت تکتا تھا ۔ بعد ازان آپنے یہہ مجھہ سے کہا
ہی لو تو کس حال مین ابوذر اب ۔ کہا مینے کہ دیکھا آج عجب
گھر مین حیدر کے چکی ای سرور ۔ خود بخود پھرتی تھی نہین تھا بشر
سنکے فرمائی مجھسے ہی یہہ نکات ۔ ای ابوذر بجا ہی تونے یہہ بات
کہ فرشتے ہین جتنے سب بزمین ۔ ہین سیاحت مین وہ بلا تخمین
ہان وہ مامور اسپہ ہین بیشک ۔ کہ کرین آل مصطفے کی کمک
اور ربیعہ سے کہتا ہی دمساز ۔ یون خذیفہ نبی کا صاحب راز
سن تو یہہ بات خوب میرے سے ۔ اور تو اوسکو سب پہ پہنچا دے
مینے دیکھا رسول کو اس طور ۔ دیکھتا ہے مجھے تو اب جس طور
اور سنا مینے اس سے یہہ تبیان ۔ دونون انکان سے بغیر گمان
آیا تحقیق اوسکے پاس حسین ۔ قرۃ العین سرور کونین۔

اوسنے اُسکو اٹھایا لطف سے　　اور بٹھایا ہے دوش پر اپنے

بالون اپنے لگا چھپانے وہ　　ناف پر مصطفی کے ای خوشخو

مینے یہہ دیکھا ہے کہ وہ سرور　　بالون کو اوسکے ہاتہہ مین لیکر

مار لیتا تھا اپنے ناف اوپر　　تا ہووے ملول وہ اطہر

بعد اسکے کہی ہے اُسنے یہہ بات　　سنئے ای مردمان نیکو ذات

ہے یہہ بچہ حسین ابن علے　　شرف و فضل اوسکا ہوگا جلے

جد ہے اوسکا پیمبرون کا ختام　　اور ہے اولاد بوالبشر کا امام

جدّہ اوسکی خدیجہ پاک گہر　　جسکو سبقت ہی مومنات اوپر

خال اوسکا ہی قاسم ابن رسول　　خالہ اوسکی ہے زینب مقبول

اُسنے ارشاد پہر کیا یہہ جلی　　سمجہو ہے یہہ حسین ابن علی

نانا نانی ہے اوسکی خلد اندر　　اور ہین اوسکے مادر اور پدر

اور چچا اوسکا ہی بہشت مین جان　　اور یہہ بہی اوسکی خلد مین ہی نہان

خال اور خالہ ہین بخلد برین　　بہائی اوسکا بہشت کا ہی مکین

اور کہا حق نے پہر عطا یہہ نکی　　آل پر مرسلون کے کوئی بہی

جیسا آل حسین کو بخشے ؛　　نعمتین ان پیمبرون کو ندے

یعنے یوسف سے تا ابراہیم　　کہ نبی بعد ہے نبئ کریم - ؛

پہر بہی ہے شہ نے کہا ای دانشور　　شرف و فضل و منزلت یکسر

ہے بنی کو اور اسکے عترت کو   ثم اباطیل ہین کرومت رُو

یک روایت مین آیا یون ہے کہ بیر   بولا فاروق اسطرح بز بیر

ہے حسن ابن مرتضی بیمار   چل عیادت کو اوسکے اب ای یار

وقفہ کچھہ ایک اوسنے جبکہ کیا   کہا اوسکو عمر نے پھر ایسا

بنی ہاشم کو ہے عیادت فرض   اوسکو کرنا اداہی جیسے قرض

اور زیارت کو اونکے سنت جان   بے تردد تو اس خبر کو مان

دیتا ہے یون ابو امامہ خبر   کہا سرور نے سب سے ہی اظہر

کہ او تھے مرد دوسرے کے بدل   یعنے اوس پاس کوئی آیا چل

اور وہ تعظیم دینے اوسکو اوٹھا   کہ ہے تعظیم یہہ مباح و روا

مگر اولاد ہاشم اکرم   کسو کے لئے اوٹھے کوئی دم

ہونگے اس باب مین بہت اخبار   سن تو اب کچھہ حکایتین ای یار

خیابان دویم در بیان حکایات لطیف کہ برین مقصد شریف دلالت میکنند

کہتا ہی ایک صاحب توثیق   یاد رکھہ اسکو ای رفیق شفیق

ایک قاضی تھا نام ابو جعفر   تھا بہت اوسکے پاس جنس و زر

کوئی سید گر اوسکے پاس آتا   جنس اور نقد اوس سے لیجاتا

قیمت جنس گر وہ دیتا تھا   اوس سے وہ پیسے قاضی لیتا تھا

اور وہ کہتا اگر نہین ہے زر   اوسکو دی جنس وہ ستودہ سیر

لکھتا دفتر مین مرتضی کا نام — اوسکا معمول تھا ہمیشہ یہہ کام
اتفاقاً وہ نیکبخت ای میر — ہوگیا چند دن کے بعد فقیر
بعد افلاس تھہ کر گھر مین — دیکھتا تھا ہمیشہ دفتر مین
کوئی مدیون کو زندہ گر پاتا — زر کو اپنے وہ اوس سے منگواتا
اور پاتا کسیکو جیتا گر — مارتا نام اوسکا در دفتر
ایکدن اوسنے اپنے در اوپر — بیٹھا تھا لیکے ہاتھہ مین دفتر
اسکا کوئی آشنا گذر کر وہان — بولا ہنستا ہوا اوسے اوس آن
کیا کیا تیرا قرضدار کبیر — مقصد اوسکا تھا از جناب امیر
سنکے یہہ بات ہوگیا پرغم — اور گیا گھر مین اپنے وہ ہمدم
اوس مبارک سیر نے شب دیکھا — خوابمین اپنے چہرہ حضرت کا
روبرو کے جناب شاہ زمن — آتے جاتے ہین جب حسین و حسن
پوچھا شبیر اور شبر سے — کہان باپ اب تمہارے ہوینگے
پشت سے شاہ دین کے وہ حاضر — بولا ہے ای رسول رب حاضر
کہا کسواسطے تو حق اوسکا — نہین کرتا ہے ای علی اب ادا
کہا حق اوسکا مینے ہے لایا — بعدہ ایک کیسہ اسکو دیا
اور کہا یون کہ لے تو حق اپنا — اسکو جب شاہ اولیا نے کہا
منع مت کر کبھو اسے تو نے — آدمی جو کچھہ کہ آل حیدر سے

نہین بعد اسکے فقر تیرے پر ‏ دیکھیگا تو کبھی نہ اوسکا اثر
بولتا ہے یہہ دیکھہ وہ خوشذات ‏ چونک اُٹہا تو تہی تہیلی ہمرات
اپنے عورت کو پھر پکار کہا ‏ جاگتا ہون مین یا کہ ہون سوتا
کہا جگتا ہے تو بغیر گمان ‏ اور لایا چراغ اوسنے وہان
دیا اوسنے خریطہ اوسکو جب ‏ وہ لگی کرنے اوسکو دیکھہ عجب
اوسکے اندر ہزار تھے دینار ‏ کہا جسوقت اُسنے اسکا شمار
کہا عورت نے ڈر خدا سے تو ‏ شاید افلاس سے ہراسان ہو
بعضے سوداگرون کو دی تو دغا ‏ لایا یہہ مینے جب کہا بخدا
مینے خواب اسطرح سے دیکھا ہے ‏ کہا عورت نے گر یہہ سچا ہے
کہولکر اپنا دیکھہ تو دفتر ‏ ہی جہان نام حضرت حیدر
دیکھا دفتر کو کہولکر وہ شتاب ‏ نام والا سے کچھہ نہین تہا حساب

حکایت دویم

یون کرتا روایت عبد اللہ ‏ بن مبارک امام حق آگاہ
کرتا تہا ایکسال حج مین ادا ‏ اور کرتا تہا ایک سال غزا
جسن برسین کہ حج کی تہی نوبت ‏ گیا نخاس کو مین کر سرعت
ہاتہہ مین لیکے پانچہ سو دینار ‏ تا خریدون مین اشتر رہوار
ایک عورت مجہے نظر آئی ‏ بط مردہ سے گہوڑے پر چہلتی

مینے پوچھا یہہ پہیلی ہے تو کون | کہا جب اسنے میرا نام سے لون
پوچھتا کیا سبب تو ایسی بات | نفع جسمین نہین گرامی ذات
جہد کرا وسنے اوسکو پھر پوچھا | جب وہ عورت نے سیدہ ہون کہا
جہد کر مجھکو تو کیا مضطر | کہ کرون بھید فاش مین تجھہ پر
چار دختر ہین میرے گھر اندر | مر گیا عنقریب اون کا پدر
تین دن گذرے کچھہ نپایا ہی | اشتہا نے انہین کو کھایا ہی
آج چوتھا ہے روز ای سالار | نکلی باہر ہون ہو کے مین ناچار
شرع سے ہم پہ ہی حرام حلال | اسلیئے لوچتی ہون اوسکے بال
تا لجا کرا وسسے پکاؤن مین ؛ | بہو کے ان بچون کو کھلاؤن مین
مینے دل مین کہا کہ عبد اللہ | تو چلا ہے کدہر کو ہو آگاہ
پھر اوس عورت سے مینے ایسا کہا | اپنا دامان تو ذرا پھیلا
جب وہ پھیلا یا مینے ڈالا زر | وہ کھڑی تھی جیل سے سر خم کر
حج کی خواہش کو اپنے دل سے نکال | رہا گھر مین اپنے مین اوس سال
کرا دا لوگ حج کو جب آئے | اہل ہمسایہ مجھسے آکے ملے
مینے ہر یک کو اون سبھون سے کہا | کہ کرے حج تیرا قبول خدا
اسنے بھی مجھسے بولا عالی مقام | حج کو تیرے قبول رب انام
ہمنے تجکو زمین لبطحی مین ؛ | دیکھی بیشک فلان فلان جا مین

اسنے اس گفتگو کو سنکے کہا
متفکر زیادہ ہون مین ہوا
مین نے دیکہا رسول کو بمنام
مجہسے کہتا ہے لیکے میرا نام
مت عجب کر کہ میری آل سے تو
کیا خوشحال ایک محزون کو
مین نے تیرے لئے یہہ کی ہے دعا
کہ تیری شکل پر کرم سے خدا
یک فرشتہ نیا کرے پیدا
تا کرے حج تیری طرفسے ادا
تیری جانب سے حشر تک وہ ملک
ہر برس حج ادا کرے بیشک
خواہ اب حج کو جا تو خواہ نجا
دیکہہ ای بہائی رتبۂ شرفا

حکایت سیوم

نقل کرتے ہین یون بہت علام
ایک علامہ تہا بسرحد شام
تہا وہ تیمور سے بہت بیزار
اسکو دیتی تہین گالیان بسیار
ایکشب اتفاقاً اُسنے ای یار
دیکہا خیر الانام کا دیدار
بہت آداب سے سلام کیا
شاہ نے اوس سے منہہ کو پہر لیا
پہر کیا وہ سلام بار دگر
پہر بہی پہیرا ہے اوس سے منہہ سرور
بار سیوم بدرد و سوز تمام
جا کیا ختم انبیا کو سلام
اور روتا ہوا کہا ای شاہ
کیا ہوا ہین مرے سے جرم و گناہ
لیکے اوسکے سلام کو اسن بار
کہتے ہین اوسکو سید ابرار
دیتا تیمور کو تو کیون گالی
کہا اسنے بخدمت عالی

جانتا ہی تو یا رسول اللہ
جو کیا خلق کو وہ خوار و تباہ

خاص کر جو جفا بشام کیا
وہان کے لوگون کو قتل عام کیا

اسلئے دل سے اوسکا ہون دشمن
بولا میرے سبب جب وہ شاہ زمن

گرچہ ظالم تہا بیگمان تیمور
پر مری آل کے تہا مہر سے پور

اون کے کرتا تہا وہ رواحاجات
دور کرتا تہا اون سے سب آفات

حکایت چہارم

جب دم واپسین مین تہا تیمور
بیٹھے تہے لوگ اوسکے اوسکے حضور

یک بیک اضطراب مین آیا
کاہش و پیچ و تاب مین آیا

نعرۂ ہولناک یک مارا
ہوگیا کالا اوسکا منہہ سارا

وہان تہے جو لوگ بیٹہے اور آگے
ہو سراسیمہ سر بسر بہاگے

بعد ایکدم اوسے سکون آیا
اور ہوا اوسکا چہرہ اول سا

آئے لوگ اوسکے آس پاس تمام
بولا لوگون اون سے وہ نکو انجام

گرز لیے آگ کے ملایک جب
میرے پاس آئے تہے بقہر و غضب

ڈر سے اونکے مین ہوگیا تہا تباہ
اور وہ شعلون سے منہہ ہوا تہا سیاہ

ایسے مین شافع الوری آیا
اور اون سبکو یون وہ فرمایا

جاؤ تم ای فرشتے سرعت سے
کہ ہی حب اسکو میری عترت سے

رکہتا تہا آل سے میری وہ وداد
اور کرتا تہا اونکی تین امداد

ہے عنایت میری اوسے یاور
عاقبت اوسکی ہووےگی بہتر

حکایت پنجم

لکھتے ہین اسطرح ثقات کرام
ایک سید کا بلخ مین تہا مقام

چہوڑ یک زن کو اور کئی اطفال
مرگیا ہی وہان وہ نیک خصال

لگی کہنے وہ اپنے دلمین ہم
گئے عزت سے یہان سکونت ہم

نہین اب کوی پالنے والا
دوسرے ملک کو ہی جانا بہلا

مشورت اپنے دلین کر ساری
جا سمرقند پہنچی بیچاری

دیکہی بیرون شہر مسجد ایک
وہان بچون کو چہوڑ وہ زن نیک

گئی کچہہ لانے شہر کے اندر
دیکہی بیٹہا ہے یک بہ کر و فر

پوچہا یک سے یہہ کون ہی باشان
کہا اسنے کڑدڑا یہانکا جان

بولی جا اوس سے اپنی حیرانی
اوسنے اسکو کہا بنا دانی

لا کوی شاہد اسپہ ای عورت
کہ تو ہے سیدہ بلا شبہت

وہان سے وہ ناامید ہوکے چلی
رہ مین یک عمدہ دگر سے ملی

بیٹہے تہے اوسکے پاس جمع کثیر
پوچہی لوگون سے کون ہی یہہ کبیر

کہا اس شہر کا عسس ہے یہی
نیک ہی گرچہ ہے بگبر و منی

کہا وہ عورت بلند مقام
اُسن مجوسی سے اپنا حال تمام

سُنتے ہی وہ بلا کے یک جا کر
بولا بی بی سے اپنے تو جا کر

بول جا تو فلانی مسجد پر
اوسکے تو بیٹیون کو ساتھہ لے آ
ساتھہ لے باندہیون کو اپنی گئے
اونکا دل اس سے ہی فرح پایا
اونکا کر بہت مدارا وہ
بھیج کر اون سبہون کو در حمام
واسطے اون کے کپڑے سلوا
فرش اور نقد اور نفیس طعام
بولتی ہے وہ آپ اور اطفال
سو گئی اوسکو دی دعا بعد
خواب مین اسطرح سے دیکھا ہے
اور لوا مصطفی کے ہی سر پر
اور دیکھا وہ ایک قصر ہرا
پوچھا کسکا ہی قصر یہہ ایسا
جا جا کر وہ نزد خیر انام
شاہ دین نے نہ کی ہی اسپہ نگاہ
کسلئے مجھہ سے تو نے منہہ پھیرا

ساتھہ اس زن کے جا بغیر خطر
اوسنے اس حکم کو بجا لایا
اور لائی ہے بیٹیان اوسکے
اتنے مین وہ مجوسی گھر آیا
ایک جدا گھر مین ہے اتارا وہ
غسل کروایا وہ نکو انجام
سبکو بہتر لباس پہنایا
بھیجا اونکے لئے وہ نیک انجام
اوس مجوسی سے ہو بہت خوشحال
جب ہوئی نصف شب رئیس بلد
کہ قیامت کی دہوم برپا ہے
اوسکے نیچے ہین انبیا یکسر
کہ زمرد سے تھا وہ سرتاپا
ایک نے بولا بڑے مسلمان کا
کیا اون کو بہت ادب سے سلام
اوسنے کی عرض یا رسول اللہ
مین مسلمان ہون امتی تیرا

شہنے ارشاد یون کیا اُسکو
اپنے دعوی پہ شاہد لا تو

یہہ سخن سنکے وہ ہوا ششدر
شاہنے اوسکو بولا بار دگر

آیا بہولی ہے تونے اپنی وہ بات
کہ کہا تہا جو کچہہ وہ سیدہ سات

ہوگا اوس شیخ کا یہہ قصر عظیم
جسکے گہر مین وہ سیدہ ہی مقیم

ہوا بیدار وہ کڑوڑا جب
گریہ کرتا ہوا بشور و شغب

کوٹ لیتا تہا غم سے اپنا سر
نکلا بیتاب گہر کے ہو باہر

ڈہونڈہتا تہا وہ سیدہ کا نشان
اوسکے سب نوکران بہی تہے حیران

خبر اوس سیدہ کی سن پاکر
اُن مجوسی کے اوسنے آیا گہر

پوچہا وہ سیدہ کہو ہے کہان
کہا اُسنے ہے میری گہر مہمان

تجہسے مین اوسکو چاہتا ہون کہا
تا کہ لیجاؤن اوسکو اپنے سرا

بولا ممکن نہین یہہ بے تکرار
پہر کہا دیکے الف اوسے دینار

لیکے یہہ زر اوسے تو دی مجہکو
وہ کہا کیا خیال ہے تجکو

واللہ گر دیویگا تو لک دینار
اوسکو نا دیونمین تجہے زنہار

آخر الامر ہو کے وہ نومید
ظاہر اوس سے کیا ہی خوابکا بہید

وہ کہا کیا تو مجہسے کہتا ہی راز
اور ایمان پہ اپنے کرتا ہی ناز

مین بہی دیکہا ہون راتکو یہہ خواب
اور مسلمان ہوا ہون دل سے شتاب

اور جو گہر مین ہین میرے یکسر
صدق سے سیدہ کی ہاتہہ اوپر

رات کو لائی سر بسر ایمان / کہا مجکو نبی نے اس عنوان
ہنگا وہ قصہ اخص نادر / تیری اور تیری اہل کے خاطر
اس سبب سے کہ تو وہ سیدہ سات / خوبی و نیکوئی کی ای خوش ذات
اہل جنت ہین بیگمان تم سب / تم کو مومن کیا ازل مین رب
ہونگے ایسی حکایتین بسیار / لکھنے اونکو ہین دفترین درکار
الغرض لطف و التفات رسول / اور اشفاق مرتضی و بتول
حد سے افزون ہین سیدون اوپر / متفق اوسپہ ہین سب اہل خبر

روضۂ وسیم در بیان چیزہائیکہ التزام آن برین دودمان عالیشان از اہم مہمات و اوکد واجبات ہست و علامات شیعۂ این حضرات عالیات و ذم آنانکہ بسبب اصحاب عالی درجات رضی اللہ عنہم جسی سردارند و درین روضہ ستہ خیابان است خیابان اول در بیان آنچہ بر سادات لازم است

بولتا ہون اب ای میرے صاحب / سیدون پر جو چیز ہین واجب
فرض ہین یہہ امور ہر ہر پر / لیک سادات پر ہین واجب تر
ہے یہہ لازم کہ سیدان کرام / اونکو حاصل کرین سبھی تمام
سیکھین حضرات عالیات کی چال / ورد اپنا کرین انہونکے مقال
یکسر احوال مین بہ لیل و نہار / اونکے اخلاق کے ہون آئینہ دار
نہین ہی ان امور کو پایان / کلیات انکے کہتا ہون مین یہان

پہلے یہہ ہے کہ وہ کریں دن رات — صرف تحصیل علم میں اوقات
علم دینی کو وہ کریں حاصل — اور رہیں ہوں رات دن شاغل
خاص علم حدیث اور تفسیر — جنکو سب علم میں ہے شان کبیر
جب ہیں وہ سب قرین باقرآن — کریں اوسکو ہمیشہ مونس جان
کرتے ہیں یوں روایت اہل صفا — زین عباد عین اہل عبا
رونق افزا ہوا بمسجد خاص — وہ تھی معمور از عوام و خاص
چیر صفوں کو وہ کریم الناس — جاکے بیٹھا ہے ابن اسلم پاس
بولا بعضوں نے ای امام ہمام — تو ہے ابن امام ابن امام
عبد اسود کے پاس جاتا ہے کیوں — جب کہا اونکو وہ مقدس یوں
ہے جہاں علم وہاں ہے جانا خوب — دیکھ ای بھائی امام کا اسلوب
آپ با این کہ تہا امام عظیم ؛ — یوں کہا سبکو تا کرے تعلیم
ابن عباس ابن عم رسول — کہتا ہے یوں تو اس سخن کو نہ بھول
تھے پیمبر کے سر بسر اخیار — بگمان نز و زمرۂ انصار
اوسکو لینے میں روز سو سو بار — جایا کرتا تہا نزد ہر انصار
سوتا رہتا کبھی وہ گھر اندر — بیٹھتا تھا میں اسکے در اوپر
اوڑتی اکثر ہوا سے تھی مٹی — میرے یکسر بدن پہ پڑتی تھی
اوٹھکے باہر وہ جب کہ آجاتا ؛ — اسطرح جسے ہے مجھکو فرماتا

ای سراج الانام کے عم زاد — نکیا تو نے کیا سبب مجہے یاد
تا کہ مین تیری گہر کو آتا چل — بولتا تہا مین اوسکو ای اکمل
علم ہو گا احق کہ مین آؤن — نیر سے اوسکے فایدی پاؤن
ہے روایت کہ زید بن ثابت — جو تہا انصار مین بڑا ثابت
ہوا ایکدن سوار گہوڑے پر — پکڑا اوس نے رکاب کو آکر
عذر کر اوسکو اسنے منع کیا — ابن عباس نے جواب دیا
ہونگے مامور اسطرح ہم سب — کہ کرین عالمون سے ساتہہ ادب
دوسرا یہہ کہ علم کی تحصیل — کرے مولی کے واسطے بی قیل
شرط ہے اوسکو نیت و اخلاص — حسن نیت کے ہین بہت سی خواص
نہ پڑین اسلئے کہ حیلہ کرین — منصب و جاہ کا وسیلہ کرین
یعنے تا ہوین مفتی و قاضی — ایسی نیت سے حق نہین راضی
یا مصاحب امیر کے ہووین — یا مدرس ہو لو میہ لیوین مال
یا کرین عالمون سے بحث و جدال — کہووین عمر اپنی سب بقال و مقال
علم دینی ہے بر مثال ملک — ایسے خطرات قلب مین بیشک
سگ ہے جس گہر کے بیچ ای عاقل — نہین ہوتے فرشتے وہان نازل
ہو گی جس دل مین ویسی نیت کچہہ — علم کی وہان نہین ہی برکت کچہہ
تیسرا یہہ کہ دلکو پاک رکہین — اس طہارت پہ ہان تپاک رہین

حسد و بغض و کینہ و نخوت — دلکو دیتے ہین بیگمان ظلمت
ایسے چیزون سے پاک کر خاطر — تا ہویدا ہو تجہپہ علم کا سر
چوتہا یہہ ہے کہ خشیت و تقوی — علم کے ہین علامت کبری
جسکو خشیت نہین ہی علم نہین — علم بیخوف جہل سے ہی قرین
علم صورت ہی خوف اسکے جان — علم ہے لفظ و خوف معنی جان
علم ہے جون شجر ثمر تقوے — علم ہے جون صدف گہر تقوی
عالم بے عمل کو کیا عزت — دین و دنیا مین ہے اسے ذلت
خواری یہان ہے احتیاج شہان — خواری وہانکی عقوبت رحمان
پانچوان یہہ کہ ہو کے رب مشتاق — کرین حاصل مکارم اخلاق
مثل صبر و قناعت و تسلیم — اور حلم و رضا و خلق کریم
اور ایسے ہی سب خصال حسان — کہ کتب مین سلوک کے ہے بیان
سب یہ ہین فرض عین یہہ اخلاق — خاص کر سیدون پہ ای مشتاق
چہٹا یہہ ہے کہ سب شام و سحر — استقامت کرین شریعت پر
اوسکے احکام سب بجالاوین — یکسر مو قصور نا لاوین
ہو گا جو امر شرع مین مذموم — دین و دنیا مین اوسکو جانئے شوم
جو کہ یہ کہتے ہین شرع سے انکار — اونکی صحبت سے سب رہین بیزار
نیت و قول و فعل سے دایم — مدد شرع پر رہین قایم

ساتوان یہہ کہ خوش رہین دہ ذات ... دل سے حکم قضا پہ ای خوشذات

راضی تقدیر سے رہین ہرحال ... نکرین اوس سے شکوہ کچہہ بملال

شوق سے اس خبر کو کر از بر ... پڑہین اوسکا سبق بشام وسحر

ابن عباس سے کہا شہہ نے ... نہ سکہاونین کرکے پیار تجہے

ایسے کلمات دلکش کہ خدا ... منفعت دیوی اوس سے تجکو سدا

حق کو رکہہ تو نگاہ ای کودک ... تا رکہے تجکو وہ نگہ بیشک

رکہہ تو محفوظ اسکے سارے حدود ... تا کہ پاوے تمام اسکے شہود

جب تو مانگیگا مانگ کچہہ از رب ... اور کریگا تو استعانت جب

کر جناب خدا سے استمداد ... اور یہہ بات جانکر رکہہ یاد

کہ اگر جمع ہووین سب عالم ... کہ تجہے نفع دیوین کچہہ یکدم

نفع پہنچانے جب نچاہے حق ... ایسہ ناپاوین قدرت مطلق

اور اگر چاہیگا جہان یکسر ... کہ وہ پہنچاوین تجکو کچہہ بہی ضرر

اور خدا نے نہ یون ارادہ کیا ... ایسہ قدرت نہ پا سکے اصلا

جو ہوا اور ہوویگا بیہم ... خشک اوس سے ہوا قضا کا قلم

یعنی سب کچہہ لکہا گیا اول ... وون ہی ہووے مفصل ومجمل

تو ہو راحت مین آشنا بخدا ... تا ترا ہو وہ آشنا بہ بلا

اس روایت کے ہین طرق بسیار ... مین لکہا یکطریق کو ای یار

آٹہوان یہہ کہ بر نسب اصلا
نکرین اعتماد و فخر ذرا

دل سے کردو نسبت طینی
کرین تحصیل نسبت دینی

دیکہیئے غور سے کہ اون کے سلف
نہ کئے فخر کچہہ بعز و شرف

دیکہو قرآنمین غور کر اب تم
آیت پاک ان اکرمکم:

اور احادیث اسمین ہین بحد
مینے کچہہ لکہا انکو ہے بسند

اور اقوال اہلبیت کبار
ہونگے اسبابہین بروز شمار

کچہہ لکہا ہون بروضۂ پنجم
دیکہو انصاف سے ای یارو تم

نوان یہہ ہے کہ کار دنیا پر
نکرین جد و جہد شام و سحر

بلکہ دنیا سے اجتناب کرین
سعی کا اوسکے سدباب کرین

چہوڑین اوسکے امارت و منصب
نرکہین اسپہ اپنا خاطر سب

کہتا ہے شاہ عالم و آدم
ہونگے وہ اہلبیت طاہر ہم

کہا داور سے نبی ہمارے لئے
ہم ہین مختار دار عقبی کے

اور خاتون دوسرا زہرا
فقر مین ہونگے آیت کبری

ہے خبر آپنے کیا ایسا:
یعنے در پر تہا پردہ یک ڈالا

اور پہنی تہی روپے کے کنگن
گلسری اور جہلکے ای ایمن

آیا جب اوسکے گہر کو شاہنشاہ
اکثر اصحاب اوسکے تہے ہمراہ

دیر تک گہر مین بیٹہا وہ سرور
اور صحابی کہڑے تہے سب باہر

متردد ہوے تہے دلمین وہ سب ۔ گیا ہے اس ڈہیل کا سبب یارب
گہر سے نکلا ہی جس گہڑی سرور ۔ اوسکے چہری پہ تہا غضب کا اثر
اور وہان سے وہ شاہ ہر دوسرا ۔ منبر النور اوپر آ بیٹہا
سمجہا زہرا نے اس غضب کا سبب ۔ ہوگا یہہ پردہ اور یہہ چیزین سب
جلد اون سب کو اپنے سے کر دور ۔ اور پردی کو کر کے از در دور
بہیجکر شاہ دوجہان کے حضور ۔ کہا قاصد سے اوسنے اس دستور
بعد تسلیم عرض کرای شاہ ۔ اونکو تو صرف کر براہ اله
جب وہ قاصد نے یہہ پیام دیا ۔ اوس گہڑی شاہ دوسرے نے کہا
میری دختر نے کیا ہی کام کیا ۔ کہ فدا اسپہ ہووے باپ اسکا
اسطرح تین بار فرمایا ۔ بعد ازان یون کہا کہ یہہ دنیا
نہین احمد سے رکہتے کچہ نسبت ۔ اور نہ کچہہ اوسکے آل سے قربت
بعد یہہ چیزین سب پیمبر نے ۔ آپ ثوبان کے حوالے کئے
تا کہ ان سب کی بیچ جلدی سے ۔ دی فقیرون کو جو ملین پیسے
اور علی ولی بغیر گمان ۔ زہد مین سبکا مقتدا ہی جان
فقر مین اوسکو شان عالی ہے ۔ فقر کے فخر کا وہ والی ہے
مدت العمر مین شہ والا ۔ نہ کبہی مالک نصاب ہوا
دی ہے دنیا کو اسنے تین طلاق ۔ دیتے ہین یہہ خبر سب اہل وفاق

کہ وہ یکروز جا بہ بیت المال — لگا کہنے کو یون بمال و منال
ای سفید اور زرد تم جاوید — دو میری غیر کو فریب و امید
جا کر واہل شام کو مغرور — مینے تمکو کیا میرےسے دور
زید جب عزم کر خروج اوپر — عرض کی آکے در جناب پدر
بولا اوسکو کہ یہہ خیال نکر — ای پسر میرے ہی مجھے یہہ ڈر
کہ تو کوفے کی شہر کے اندر — قتل ہوکر چڑہیگا دار اوپر
اس زمانے سے لیکے ای جانی — تا بعہد بروز سفیانی
آل زہرا سے جو کریگا خروج — قتل بن اوسکو ہوویگا لعروج
جب محمد کیا خروج ای یار — اور یک بہای اوسکا ای سالار
دو لون فرزند خاص عبداللہ — جو تہا لوتا حسن کا ای آگاہ
اونکو کر منع جعفر صادق — بولا مانند جد کے ای شایق
اور لکہے ہین کہ زید بن موسیٰ — نکلا جب سلطنت کا کر دعوی
آخر الامر وہ شریف کبیر — دست ماموں مین ہو گیا ہی اسیر
کیا ماموں نے اسکو جلد روان — در جناب رضا امام جہان
اپنے بہائیکو آپنے ای جناب — کیا اکثر عتاب اور خطاب
بیٹا اسیای خون جاتا جب — اور مسدود ہوتین راہین سب
اور لوگون کی آبرو اور مال — ہوتے پامال سر بسر بقتال

کیا تو دیتا رسول حق کو جواب ‏ پھر کہا اوسکو یون وہ جان صواب

تجکو فے کے احمقون نے مگر ‏ اسطرحسے دیا فریب یکسر

کہ بنی فاطمہ پہ حق نے مدام ‏ نار دوزخکو کردیا ہے حرام

ہو گی یہہ بات خاص اون اوپر ‏ پتجہ سے اوسکے نکلے جو باہر

مثل حسنین اور مجھے بھی تجھے ‏ نہین یہہ بات گر تو کچھہ سمجھے

وہ بھی طاعت سے پائے تھے یہہ مکان ‏ ورنہ تو ان سے بھی برا ہے جان

دسوان یہہ ہے تمام اہل صفا ‏ نار وافض سے یہہ ملین اصلاً

نرکھین اون سے ایک دم صحبت ‏ صحبت اونکی ہے مایۂ آفت

انمین ہر ایک تیرا ٹھکا ہے ‏ سیدون کو بہت بگاڑا ہے

اونکو بہتان زور سکھلایا ‏ راہ گمراہی اونکو دکھلایا

سب اصحاب و سب اکثر آل ‏ اونپہ آسان کئے ہین بے اشکال

کیا ہے یہہ بر محل سخن آیا ‏ شاہ شیراز راز نے جو کہا

پسر نوح با بدان بنشست ‏ داد سر رشتۂ پدر از دست

گیارہوان یہہ کہ باصحابۂ پاک ‏ الفت و دوستی رکھین بیباک

دوست اونکو رکھین دل و جان سے ‏ جانین پاک اونکو عیب و نقصان سے

صدق دل سے ادب کرین اون ساتھ ‏ اونکی توصیف مین رہین دن رات

انکی جون چاہئے کرین تکریم ‏ عین تعظیم دین ہے یہہ تعظیم

ہین وہ سب برگزیدگان خدا
ہین پیاری وہ مصطفی کے سدا

قایم اون سے ہوا ہی خوب اسلام
اون سے پہنچے ہین دین کے سب احکام

اون کے حق مین کلام آیا ہے
اور نبی نے اونہین سراہا ہے

اور سب اہلبیت کے اعلام
حسنیان حسینیان بہ تمام

دوست اونکو رکہے ہین تکرار
اور اون کو سرائی ہین بسیار

خاص کر اصل اہلبیت کرام
علی مرتضی امام ہمام

غرض ہے سیدون پہ ہان یکسر
کہ یہ ہین ثابت اس طریق اوپر

چشم پوشی وہ ہر طرف سے کرین
اقتدا اپنی وہ سلف سے کرین

ہین ایمہ کے یہان بہت اقوال
کچھہ مین لکھتا ہون اونکو از اجمال

بولونگا مین مفصل اونکو شتاب
درکتاب مناقب اصحاب

جب خلیفہ تہا حیدر کرار
پاس اوسکے سوید آیکبار

بولا ای ساری مومنون کے سر
مینے اب گذرا کتنے مردم پر

ذکر شیخین کا کئے وہ بد
اور قرینے سے اونکے یون ہی سند

کہ بدی اونکی جو نہ لایق ہے
تیرے باطن سے کب موافق ہے

ہو گان مردمون سے ابن سبا
سنکے یہہ بات مرتضی نے کہا

مجھہ سے کیا اوس خبیث کو سروکار
کی ہے بعد اسکے اسنے یہہ گفتار

آپ لیتا ہون مین پناہ بحق
سا تہا اونکے رکہون بدی مطلق

لعنت اوسپر کرے ہمیشہ خدا — نہ رکہے اون سے بغض و کین ذرا

کہلا بہیجا ہی اوس خبیث کو جب — تو میرے ساتہہ مت ہو ساکن اب

کر کے اخراج اوسکو ذلت سے — گیا راہی طرف مداین کے

دی ہے راوی نے اسطرح سے خبر — وہ چڑہا بعد اوس کے منبر پر

آپنے ریش اپنی پکڑی تہی نہ — وہ تہی اسوقت پر سفید سبہی

اور تہے آنسو اوسکے اشک روان — دیکہتا تہا ہر اک طرف اوس آن

ہو گئے جمع لوگ آکر سب — کہا سرور نے حمد و نعت کو جب

پس کہا کیا ہوا ہے لوگون کو — کہتے ہین بد بنی کے بہائیون کو

بولتے اوسکے دو وزیر کو بد — اوسکے دو صاحب و امیر کو بد

اور دو سید قریش ذیشان کو — اور رابوین اہل ایمان کو

اون کے اس ذکر سے ہوئین بیزار — اور مارونگا اون کو بے تکرار

وہ رکہے صحبت رسول خدا — روز و شب باکمال صدق و صفا

سعی رکہتے تہے امر حق مین مدام — کرتے تہے امر و نہی وہ بدوام

نیک کارون کو تہے جزا دیتے — اور بدکارون کو سزا دیتے

نہین دیکہے تہے شاہ دین نے کبہی — رائی انکی مین اور کسو کو بہی

اور نہ رکہتا تہا دوست اونکی مثال — کسی کو وہ محیط جاہ و جلال

اس سبب سے کیا اونکا عزم درست — تہا بامر خدا نہایت چست

شاہ دین نے وفات جدم کی　　انسے بے قیل و قال کی راضی
اور جتنے ہین مسلمین ایجان　　اونسے راضی ہین وہ بسر و عیان
وہ تجاوز نہین کئے یک آن　　رای سرور سے در ظہور و نہان
نہ بوقت حیات آن سرور　　نہ پس از موت آن امام بشر
پھر کہا کہا کہ وہ قسم برحق　　کہ کیا اوسنے دانے کو ہی شق
اور وہ سب خلق کو کیا پیدا　　کہ نہ اون کو رکھیگا وہ دست سدا
اُس مسلمان ہن کہ ہے کامل　　اور نہ رکھیگا بغض اون سے بدل
اور مخالف نہ ہویگا اُن سات　　اوس شقی ہن کہ ہے بہت بدذات
بیگمان الفت انکی ہے قربت　　بغض اونکا خروج از ملت
یہہ سخن مومنون کے مولا کا　　طول تہا مینے مختصر ہی لکہا
ایسے اقوال اوسکے ہین بسیار　　کہ وہ مشہور ہین بہت ہر تہار
اکثر اقوال اونسے سینو اب　　ہونگے نہج البلاغت اندر سب
اور ایسے کتب مین ہین مسطور　　کہ وہ شیعہ کے پاس ہین منظور
اونکا انکار کر نہ سکتے ہین　　بل حمل تقیہ پر وہ یہہ کہتے ہین
اسد اللہ و تقیہ حیرت ہے　　شیر یزدان پہ کیا یہہ تہمت ہے
خاص کر اپنی سلطنت اندر　　اور شیخین کے گذر گئے پر
نکیا تقیہ کیون معاویہ سے　　کیون لڑا وہ گروہ باغیہ سے

تہا بحکم علی مع القرآن ساتہہ اوسکے بہر مکان و زمان
تہا جدہر حق اودہر تہا دایراو حق اودہر تہا جہان تہا سیّاراو
کیا ہی تقیہ کو نسبت اوسکے سات دلکو کرتی ہے غم سے چور یہہ بات
اور احادیث مین یہہ آیا ہے اسنے عثمان کو سراہا ہے
بولتا ہے کہ وہ کریم نہاد صلۂ رحم مین تہا ہم سے زیاد
لعن حیدر نے بیگمان ہے کیا سارے عثمان کے قاتلون پہ سدا
اسمین آئے ہین آیتین افزون طرق اونکے شمار سے ہی برون
اور حسنین اکرمین ای یار اور دیگر ایمۂ اطہار
تر زبان تھے بمدحت اصحاب اور تھے دل سے اون کے سب احباب
خاص کر مدح حضرت شیخین حد سے افزون کئے ہین وے بین
گر لکہونگا مین سب وہ ای دمساز ہونگی یہہ مختصر کتاب دراز
یہہ ہی اقوال جب ہین سب مشہور اونکے انکار کا نہین مقدور
سربسر شیعہ ہوکے یہان مضطر حمل کرتے ہین اونکو تقیہ پر
نہین یہہ تقیہ جز عناد و لجاج دین احمد مین ہے نہ اسکو رواج
جب کیا ہے امام باقر نے مدح شیخین کو افزون حد سے
کہا یک شخص نے امام جلیل ہونگے تقیہ سے یہہ ثنا بی قیل
بولا مردون سے ڈر نہین زنہار بلکہ ڈرتے ہین زندون سے ای یار

پس کہا وہ کہ رب موجودات — یون کری و ون کری ہشام کجے سات
وہ تہا عہد امام کا سلطان — تہا جور وستم کو اسکے گران
اور وہ اور امام جعفر سے نے — کہا اکثر ہے یون قسم کہا کے
ای خداوند ہم ہین از دل و جان — دوست شیخین کے بسر و عیان
دل سے ہم ہین بہت محب اونکے — اور ہین بیزار اونکے دشمن سے
ای خداوند کار ارض و سما — کر ہے دلین ہماری اسکے سوا
ہمکو روزی ہو شفاعت شاہ — سرور انبیا رسول آلہ
ای برادر رضا و تقیہ شوم — اب ہوا ہو ویگا تجہے معلوم
کچہہ علامات شیعہ حیدر — اپنے احباب عترت اطہر
مختصر کرکے بولتا ہون اب — سن لے ان سبکو تو بوجد وطرب

خیابان دوم در بیان علامات شیعہ این حضرات عالیات علی جدہم و علیہم الصلوۃ والتسلیمات

کرتے ہین یون روایت اہل خبر — چلا مسجد کو ایک دن حیدر
ابن خیثم بہی جندب ابن نصیر — تہی عبادت مین جنکو سعی کثیر
آئے اوس شاہ دین کے استقبال — آیا مسجد مین وہ بجاہ و جلال
یک جماعت نے وہان کی ڈہہ کو شتاب — آ گیا ہے سلام با آداب
دیکہے اونکو جواب یون پوچہا — کون ہین سبنے بولا ای مولا
تیری شیعہ ہین بیگمان ہم سب — بولا اون سے کہ اسکا کیا ہی سبب

نہ تمہاری مین پاتا ہوں نہیں اب
وہ گروہ چپکا ہو گیا بحیا
کہا مین شیعہ کے تیری بول آثار
جاہ او سو وقت اٹھہ کھڑا ہے تمام
بولا دیتا ہوں اوس خدا کی قسم
جو کیا ہی تم اہلبیت کو خاص
کہہ بیان دا ہم سے ای سالار
بولا دیتا ہوں تم سبھون کو خبر
آپنے پس کہا بعزت و جاہ
عاملان ہین وہ امر مولے پر
بات کرتے ہین وہ بصدق ثواب
ہے لباس اونکا بین بین تو بجان
جال مین اپنے ہین وہ متواضع
حقنے جو کچھہ کہ ہے حرام کیا
وقف کالونکو کر دیئے یکسر
ہین انفوس اونکے دربار مقام
ہین ہمیشہ خدا سے وہ راضی

میری احباب کا ذرا ہی تو ہب
لایا جب جندب در بیچ نے آ
رہا خاموش حید نہ کرتار
تھی عبادت مین جسکو جہد تمام
تجکو ای سرور ستودہ شیم
اور بخشا تمہین بہت سے خواص
تیری شیعہ کے سر پر اطوار
رکھا تب ناتہہ اوسکے کہاندی پر
میری شیعہ ہین عارف باللہ
ہین فضایل سے متصف یکسر
کہانا اونکا بہت ہی کم درپاب
نہ بہت قیمتی نہ ہے ارزان
ہین عبادت مین خاضع و خاشع
اوس سے آنکھہ اپنے ڈھانپتے ہین سدا
استماع علوم دینی پر نہ
جون ہین در حال راحت و آرام
کیون نہو دین قضا سے وہ راضی

کرنہ پاتا قرار وقت اجل ‏ کہ مقدر وہ حق سے ہے بازل
روحین اون کے قرار نا پاتین ‏ انکے اجساد مین نہین آتین
حقتعالی کے شوق مین یکسر ‏ ہین ہمیشہ وی بیکل اور مضطر
عظمت حق سے اونکے دلمین بہرے ‏ نہین قدر اس سوا غیرون کے
ہین وہ اور خلد یون بہ یکدمگر ‏ گویا دیکھا ہے اسکو اپنے بصر
اور بیٹھے ہین اوسکے تختون پر ‏ اور ہے یون کشف اونپہ حال سقر
اپنے آنکھون سے اوسکو دیکھا ہے ‏ بلکہ اندر ہین اوسکے سب گویا
کئے دن صبر سے ہوی دمساز ‏ دیا یہہ صبر اون کو عیش دراز
خواہش اونکو رہے بہت دنیا ‏ اُس نے دلسے نکالی اوسکی ہوا
کیا دن رات انکو اسنے طلب ‏ لاکن اسکو کئے وی عاجز سب
ہے اکر رات کا تا اپنے قدم ‏ پڑہتے ہین وہ کلام حق ہر دم
اوسکے امثال سے ہین پندپذیر ‏ اور دوا ہے ہین اوسکے دار و گیر
اور رہتے ہین وہ کبھی بزمین ‏ زانو و ہر دو دست و پا و جبین
یعنے کرتے ہین سجدہ و زاری ‏ آنسو انکھون سے اونکے ہین جاری
رب کو اپنے سراہتے ہین بخشوع ‏ اور کرتے ہین اوسطرف وہ رجوع
یہہ تو ہے اونکی شب اور انکا دن ‏ اسطرح سے ہی جان ای مومن
کہ ہین وہ علم و حلم سے ہمسر ‏ متقی اور نیک ہین یکسر

یعنے دیتے ہین فیض علم بروز
کرتے ارشاد خلق و حلم بروز

راہ تقوی دکھاتے ہین سبکو
کام اچھے سکھاتے ہین سبکو

خوف حق نے کیا ہے اون کو نحیف
تیر سا ہے انہونکا جسم شریف

جانتا ہے انہون کو تو بیمار
اور کرتا جنہون کا تو پندار

نا وہ بیمار نا وہ مجنون ہین
بلکہ حب خدا کے مفتون ہین

دیکھہ کر کبریا و عظمت حق
عقل و ہوش انکے اڑ گئے مطلق

دیکھہ کر اونکا غلبۂ بے حد
مانگتے ہین خدا سے حفظ و مدد

کر رکہے اون کے عقل کو وہ سنبہال
اور کرتے ہین جب وہ پاک اعمال

اور وہ کرتے نہین قلیل عمل
نہ سمجھتے بہت جزیل عمل

کرتے ہین تہمت اپنی نفس اوپر
رکہتے ہین اپنے وہی عمل پر ڈر

دیکھیگا انکو تو بقوت دین
ہے صلابت انہین لے و بالین

اور ایمان اونکا ہے بہ یقین
اور حرص انکو ہے بعلم و دین

فقہ مین اونکو فہم کامل ہے
حلم مین اونکو علم شامل ہے

کسب کرتے ہین وہ بصدق و صفا
اور غنا مین کرین وہ بذل و سخا

اور تحمل ہے اونکو عسرت مین
اور ہے صبر اونکو شدت مین

ہے عطا اونکے خفگی خاطر سب
اور کرتے ہین وہ حلال طلب

ہیت ہدایت کی کام مین چالاک
ہان وہ شہوت سے ہین سراسر پاک

جاہلون سے فریب پاتے نہین ۔ شیوے اون کے نظر مین لاتے نہین

کرتے ہین یہان عمل کا اپنے حساب ۔ تا نہ محشر مین دیکہین کچہہ تب و تاب

اور سمجہتے ہین نفس کو بہ عمل ۔ سستی کرتا ہے بیگمان بہ حیل

نیک کامون سے اپنے ڈرتے ہین ۔ بد سے بس اجتناب کرتے ہین

صبح کو شغل اونکا ذکر ہے جان ۔ راتکو ورد اونکا شکر ہے مان

کرتے ہین شبکو الحذر از خواب ۔ صبح اوٹہتے ہین فضل حق پہ شتاب

دار باقی کے دل سے ہین طالب ۔ دار فانی پہ کچہہ نہین راغب

علم اونکا عمل سے ہے معمور ۔ ہے نشاط اونکا ہر کسل سے دور

کم ہین اون کے قصور سہو زلل ۔ دیکہتے ہین ہمیشہ وقت اجل

ذکر رب مین دل اونکا خاشع ہے ۔ اور بہت نفس انکا قانع ہے

حفظ دین کے دلکو لاتے ہین ۔ اور غصے کو اپنے کہاتے ہین

اور ہمسایہ پہ کرین احسان ۔ اور ہین کام اون کے سب آسان

ہونگا معدوم بیشک انکا غرور ۔ استقامت کو ہے انہون کے ظہور

کام کرتے نہین کوی بریا ۔ اور نہین چہوڑتے اوسے بحیا

ایسے مردم کہ اونمین ہین یہہ خواص ۔ ہونگے بیشک ہماری شیوہ خاص

سنتے ہی یہہ کلام صدق نظام ۔ مار نعرہ پڑا زمین پہ ہمام

وجد شورش سے یون ہوا دمساز ۔ کہ گیا تن سے اوسکا جی پرواز

اب کرا وسکا برگ و ساز امیر ۔ اوسکے اوپر پڑہی نماز امیر
اب ذرا بہائیجان کر انصاف ۔ دیکہہ کیسے ہین یہہ بہی اوصاف
ہے حقیقت مین یہہ صفات کمال ۔ کمل اولیا کے بے اشکال
شیعۂ مرتضی ہین وہ ابرار ۔ اس سخن مین نہین ہی کچہہ تکرار
ایسے وصفون مین جو کہ فائق ہین ۔ ویسی کی دوستی کے لایق ہین
سب محبون پہ فرض ہے سمجہو ۔ رہنا محبوب سے مطابق ہو
رہین محبوب کے ڈہب اوپر جب ۔ ہے محبت اونہون کی صادق تب
ورنہ وہ دوستی ہے جہوٹ تمام ۔ نہ محبت ہی انکی غیر از نام
ہر محب کو متابعت ہے ضرور ۔ ورنہ وہ دوستی ہے بیشک زور
وہ روایت کہ جنکی مذکور ۔ ہوئنگے شیعہ کے پاس ہی منظور
اب یہان شیعہ سب کرین انصاف ۔ آیا اونمین ہین کچہہ بہی یہہ اوصاف
اگر اونمین ہے ادنی ایک صفت ۔ تو بجا انکا دعوئے الفت
ورنہ یہہ لاف نا کرین ہرگز ۔ جہوٹی لافین نہین کہین جایز
بلکہ اس دعوے سے وہ شرم کرین ۔ اپنا دل اونکے پیروی پہ دہرین
گر کہین وہ کہ سینیون مین بہی ۔ ہین کہان وہ خصال خوب سبہی
دینگے ہم جواب از انصاف ۔ اوری بے اشتباہ یہہ اوصاف
نہین ہے سنیون مین اکثر ہان ۔ پر ہے دونون مین فرق اتنا جان

ذاتمین جنکے ہین یہہ وصف عیان — یعنے اہل ولایت وعرفان
ہین وہ سب سنیان بغیر گمان — نہین ایسا تمین خلل کو نشان
سب وہ اصحاب کے محبان ہین — دلسے اونکے بہی ثناخوان ہین
اونکے الفت کو جانتے ہین وفاق — بغض کو اونکے جانتے ہین نفاق

خیابان سوم در ابطال زعم فاسد آنانکه تولای آل کرام نبی تبرا از اصحاب عظام ممکن ندانسته بسبب دشنام این برگزیدگان ملک علام رضی اللہ عنہم می پردازند

اب سُن ای بہائی میرے تو یہہ بیان — یعنی شیعہ دوستان ہے جان
اور تشیع ہے دوستی بلغت — اور معنی ہے اوسکی تبعیت
اور روافض بہی شیعہ کا ہی لقب — جس سے نفرت ہی اونکی عام کو سب
اور علما جو اونکے ہین ای یار — نہین کرتے وہ اس لقب سے کنار
…سی توجیہہ کرتے ہین کئی طور — وجہ اوسکی ہمارے پاس ہے اور
حاشیہ پر لکھونگا اُسکا سبب — بولتا ہون مین اب دگر مطلب
نہین بد رفض حب عترت سے — بل ہے بد صحب کی عداوت سے
وہ صحابہ کہ از عنایت حق — کل امت پہ لیگئے ہین سبق
سابقان تہے رہ ہدایت کے — مقتدا تہے تمام امت کے
روز و شب اور رفیق پیغمبر — تہے فنا اوسکے عشق مین یکسر
اپنا مال اور جان وجاہ سدا — اوسکے اخلاص مین کئے ہین فدا

ہر بلا مین تھے اُسکے یار یکسر
ہر مصیبت مین اوسکے تہے وہی سپر

جہان کرنا تہا اوسکا قطرۂ خونی
اوس سے وہان بہتا لہو ہر کوئی

نہ فقط مال و زر کیئے ہین نثار
بالون پر اوسکے سر کیئے ہین نثار

چہوڑی اُسکے لیئے وطن اپنا
سمجہے جنگل کو ہے چمن اپنا

چہوڑے اُسکے لیئے مناصب کو
سہے اوسکے لیئے مصاعب کو

یہان تلک اوس سے اپنا دل چہوڑے
کہ وہ بچون سے اپنے منہ موڑے

یہان تلک اوسکے راہ مین تہی فدا
کہ وہ ماں باپ سے ہوی تہے جدا

جب مین اوسکے انہون نے دیکہی بلا
جہیلے آفت مصیبت اور جفا

کہ اگر کوہ ہو تو ٹل جاوے
ورہو فولاد تو پگل جاوے

یون کیئے اُسکے دین کی تائید
متصور نہین ہے جسپہ مزید

ایسی اوسکی کیئے ہوا خواہے
جسکے شاہد ہین ماہ تا ما

اون سے پہونچا ہے سبکو حق کا کلام
اون سے پہونچی ہین دینکے سب احکام

اون سے پہنچے نبی کے سب اخبار
ہرگز ایسا نہین نہین تکرار

آیتین اونکی ثنا مین اوترین
حق نے تعریف انکی کی ہے یقین

رضی اللہ عنہم از سوی حق
بہر الیشان بشارت مطلق

ورضوا عنہ منصب الیشان
برتر از جملہ صفا کیشان

اور کی ہے نبی نے انکی ثنا
اسطرح جسسے کہی وہ حد سے سوا

سید داونکے باب مین اخبار — آئے ہین از پیمبر مختار
اور اس شاہ نے ہے لعنت کی — بیگمان دشمنون پہ اونکے بھی
اور سرایا ہے اونکو حیدر نے — چاہیئے دفتر اور لکہنے اسے
اور یکسر ایمۂ اطہار — انکے تعریف کرتے ہین بسیار
جسنے ایسون کو ناسزا بولا — دفتر خبث اپنا سے کہولا
ایسے شیرون کے بد ہے جو روباہ — عقل و دانش پہ اوسکی ہے سو آہ
ایسے پاکون سے جو ہے دل میلا — اوسکو کچھہ میل دل نہین اصلا
ایسے خوبون کو دیوے جو دشنام — خود کیا اپنے کو ہے وہ بدنام
بلکہ قرآن کو ناسزا بولا — دین کے طعنے پہ اپنا منہہ کہولا
بل کہا رب کو بد وہ بد انجام — اور دیا ہی رسول کو دشنام
اہو علی کا کیا وہ سب مطلق — کہتا ہے اسلیئے وہ شیر حق
لبغض بوبکر اور میر اوداذ — بالیقین ہین بہ یکدگر اضداد
جمع نا ہوویںگے وہ یکدل مین — مت پڑہ ای یار ایسی مشکل مین
اور وہ عین صاحب لولاک — کہتا ہی دو ہوی میری مین ہلاک
ایک اوسکے محب مفرط ہے — کہ سراتا ہے مجکو وہ لاشئے
ایسے اوصاف سے نہین ہی بجا — دوسرا ہے میرا عدو ایسا
کہ میرا بغض اوسکو لادی ندان — اسپہ تا میری پر کرے بہتان

کہتا ہی زید بن علی بے بین — کہ تبرا ز الفت شیخین ؛
بیگمان ہی عداوت از حیدر — خواہ اول کرا وسکو یا پس تر
اب مین کرتا ہون چہوڑ کر یہہ مقال — آل اطہر کے دوسرے احوال

روضۂ یازدہم دربیان مصائب و مصایب اہلبیت کرام کہ جناب سید انام علیہ و علیہم الصلوۃ والسلام مفصل ازان خبر دادہ و درین روضہ ہی پنج خیابانست خیابان اول در ذکران اخبار کہ عموماً بتمام عترت اطہار تعلق دارد

لی مداد اپنی توجلی دل سے — خامۂ مدنگاہ بسمل سے
پردۂ چشم سے لے طرس حریر — اور رمزگون آبیہ کر تحریر ؛
دیدۂ تر سے کر دوات شکرف — اور خونابۂ جگر شنگرف
ماجرا اس بیان کا لکہتا ہون — گرچہ تفصیل کر نسکتا ہون
داستان اس بیان کی ہی جانسوز — طپش اوسکی ہے دلین شعلہ فروز
اسکا ہر حرف یک انگارا ہے — اور نقطہ شرارہ اوسکا ہے
فکر سے اوسکے جان عاجز ہے — ذکر سے اوسکے دل بھی تڑپے ہے
کیا لکہین ہاتہہ کانپے جب ہیہات — کیا کہین منہہ سے جب نکلے بات
سینہ مین جوش یہہ سماتا نہین — غم یہہ کہنے مین میرے آتا نہین
کیا کہون کچہہ کہا نہین جاتا — کیا لکہون کچہہ لکہا نہین جاتا
جنکے جد کے لئے ہین سب پیدا — اونکے اوپر ہوا ستمایا گیا ؛

اسنے دیکھی ہے آہ کیا محنت — سہی افسوس کیسی ہی کربت
کیا بلا نے کیا ہی اونپہ ہجوم — رنجشون نے مچائین کیا کیا دھوم
اُنسے ابتک بلا نہ آئی باز — بل ہے تا حشر سلسلہ یہہ دراز
بولتا ہون مین مختصر یہہ راز — سُن اوسے درد دل سے ای دمساز
اسطرح بوسعید نے دی خبر — کہتا ہے یون خدا کا پیغمبر
کہ میرے بعد میری سب عترت — میری امت سے دیکھینگے کربت
اونسے کھینچے بہت سے کلفت و — دیکھینگے اونسے قتل و شدت و
بعض مین اونکے سخت تر مردم — ہونگے نسل امیہ سمجھو تم
ابن مسعود نے یہہ دی ہے خبر — کہ تھے ہم در جناب پیغمبر
یک بیک آئی شاہ پاس اوس آن — بنی ہاشم سے کتنے ایک جوان
جب نظر بھر کے اونکو وہ دیکھا — متغیر ہوا ہے رنگ اوسکا
اور انکھہ آئے اونکے اشک سے بھر — پینے کی عرض جبکہ ای سرور
تیرے روئے مبارک اوپر ہم — دیکھتے ہین بہت ملال و الم
بولا وہ اہلبیت ہین ہم سب — کہ ہمارے لئے کرم سے رب
دار عقبی کو اختیار کیا — یعنی دوسرون کو اسنے دی دنیا
بالیقین میرے بعد میری آل — کیا ہی دیکھینگے محنت اور ملال
دیکھینگے شدت و بلا اکثر — جھیلینگے محنت و جفا اکثر

اور ابو ذر نے کی روایت یون
کہتا ہی خاتم رسالت یون

بے تردد تمام قوم قریش
ہینگے سب لوگ سے ہلاک ہین پیش

اور سب میری عترت اکمل
ان سبہون سے بلائین ہے اول

اور کی یہہ روایت جانسوز
علی مرتضی نے ہم یکروز

مصطفے واسطے ہریسہ پکا ؛
رکہی خدمت مین اُسکے اوسکو لجا

ام ایمن نے بہی جب نحضور
قاب بہر دودہ اُسکے ساتہہ کہجور

کیا نوش اوسکو ہے رسول اللہ
ہم بہی کہائے ہین شاہ کے ہمراہ

مینے دہلوایا ہاتہہ سرور کا
قبلہ رُو ہوکے کی بہت سے دعا

بعد اوسکے جہکا زمین پر سر
رویا حد درجہ سے امام بشر

کیا سہ بار اُسنے اس منوال
نکیا اُسکے خوف ہمنے سوال

تب حسین اوسکی پشت پر چڑہکر
لگا رُونے کہا اوسے سرور

اَی میرے والدین تجہپہ فدا
لایا کس چیز نے تجہے یہ بُکا ؛

کہا اُسنے کہ آج ای بابا ؛
مینے اس حال مین تجہے پایا

جسطرحسے کہ تونے اب ہے کیا
ایسا کرتے کبہی نہین دیکہا

بولا سرور کہ آج ای فرزند
تمسے پایا سرور مینے دوچند

نہوا تہا کبہی مین یون سرور
آکے اب میرا دوست میرے حضور

یعنے جبرئیل نے یہہ دی ہے خبر
قتل ہووینگے تم میرے دلبر

اور تمہاری تنہا دتون کے مکان ہو نگے آپس مین ڈور تیرا کہان

اس خبر سے ہوا ہین وہ غمگین کوئی مجھہ سا حزین جہانمین نہین

لینے کی ہے دعا تمہاری لئے کہ سدا خیر تمکو حق دیوے

شاہ دین سے کہا سو پایا ظہور ہین مشاہد انہون کے از ہم دور

کوفہ مین مرتضی شہید ہوئے اور طیبہ مین مصطفی اسم سے

کربلا مین ہوا شہید حسین آہ ای سینہ اشک خون ای عین

ایسے اخبار جو ہین کاہش جان ہین بہت مینے لکہی تہوڑی بیان

خیابان دوم دربیان کیفیت محنت و کربت وفات وتنہائی حضرت زہرا و جناب علی مرتضی کہ از احادیث صحیحہ و آثار صریحہ بثبوت پیوستہ علی ابیہا وعلیہما الصلوۃ والسلام

کلک دل چاک کو ہے زہرہ کیا کہ لکھے درد اور غم زہرا

تھی وہ خاتون زابتدای شعور درد و اندوہ و ابتلا سے پور

مکے مین جب تلک تھی وہ پر نور جور سے کافرون کے تھی دل چور

غار مین کوہ کے تھی باپ کے سات رنج و درد و مشاق مین دن رات

چار ہا جب مدینہ مین سرور وہان بھی تہی وہ عناد رنج اندر

فقر و فاقہ مین تھی سدا دن رات اوسکے خاطر کو زہد سے تھی نجات

گرچہ آئے وہان بہت سے فتوح پر تھی بیشک وہ جسم زہد کی روح

دیکھی بہنون کے موت کا وہ الم اور بہایون کے انتقال کا غم

اوٹھا دنیا سے روح عالم کا | ٹوٹا اسپر ہے آسمان غم کا
تھی جدائی سے باپکے گریان | اوسکے داغ فراق سے بریان
تھی شب و روز سوگواری مین | گریہ و درد و آہ و زاری مین
تنگ اوسپر ہوی تھی راہ نفس | نہ تھی کچھہ اوسکو زندگی کی ہوس
بلکہ جینے سے اپنی تھی بیزار | اسپہ دال اسکے ہین بہت اشعار
نہ ہنسی اور نہ ہے کلام کیا | نہ کسی چیز پر دل اپنا رکھا
رہی دن رات گھر کے کونے مین | ہوی مشغول رونے دہونے مین
اپنے والد کے مرثیے بولے | پڑہ اوسے عقدے دلکے ہین کہولے
مرثیون مین ہے اوسکی یہہ تب تاب | کہ گلا سنگ کو کرے جون آب
موت سرور سے جب گئے شش ماہ | شہر رمضانکی تیسری کو آہ
گئے تشریف لے بدار نعیم | اوسپہ حق سے تحیت و تسلیم
اوسکے اکثر مناقب و آثار | اور رحلت کا اسکے ذکر ای یار
لکھہ چکے تحفۃ النساء مین ہم | اسلئے یہان بیان کئے کم کم
گنگ کے کیا زبان کو طاقت | جو کہے مرتضی کی کچھہ کربت
وہ سراج زمین و نور زمان | تھا بلا شبہہ دایم الاحزان
در سفر در حضر رسول کے سات | دیکھی ایسے شداید و آفات
کہ اگر ہو پہاڑ دہل جاوے | اور پولاد ہو تو گل جاوے

تھا وہ ہر جنگ مین نبی کے ہمسر | سویا ہجرت مین اوسکے بستر پر
اور ہوا ہے خلیفہ جب وہ ہمام | نہین دیکھا ہے ایک گھڑی آرام
شامیون سے بہت عنا پائے | کوفیون سے بہت جفا پائے
اور خوارج سے وہ گروہ تباہ | دیکھی اکثر ہے کاہش جانکاہ
عمر بھر وہ امام ہر سالک | ہوا ہے نصاب کا مالک
فقر مین اوسکو شان تھی جیسی | نہ ملی ہے کسو کو بھی ایسی
دیکھی یہانتک وہ ان سبھون سے جفا | کہ وہ بیتاب ہو کے کہتا تھا
کونسی چیز ہوویگی یا رب | کہ اوس اشقی کو ہے کیا بند اب
ابن ملجم اگر عنین ہوتا | نہ مجھے مارتا وہ ظالم تھا
بولون کا ذکر اوسکے مقتل کا | در کتاب مناقب خلف
اب مین کرتا ہون اس کتاب اندر | اختصار ایک دو حدیث اوپر
ایکدن عائشہ نے یون بولا | فخر عالم کو مین نے دیکھا
کہ علی کو گلے سے اپنے لگا | اور بوسہ دے اوسکو یون بولا
ہے قسم ہوئیگا یہہ شہید وحید | یعنی ہوویگا وہ اکیلا شہید
اور دی ہے صہیب نے یہہ خبر | بولا حیدر سے ایکدن سرور
جانتا ہے تو کون تھا اشقی | اگلے لوگون مین جب وہ کہنے لگا
پی کیا ہے جو ناقہ صالح کا | اوسکو سرور نے بولا سچ بولا

اور تو سمجھا ہے کون اشقی اتر
کہا اوسنے نہین کہا سرور
خون سے اوسکے یعنی سر کے تر
جب شہادت قریب آ پہونچی ؞
تین لقمہ سوا نہین کہاتا
بہت اسبات کو مین چاہون ہون
دیکھہ کر اونڈنون نبی کو بخواب
مینے امت سے تیرے ای سرور
کیا ارشاد اوسکو سرور نے
کی دعا اسطرح وہ عین رسول
وہ بھی سیر ہے ہین بہت بیزار
مجکو بہتر انہون سے روزی کر
ہوا جس صبح کو شہید ای یار
کرتا اکثر فلک پہ تھا وہ نظر ؞
کبھی مینے کہی نہ جہوٹی بات
ہو ہی اس ضمن مین اذان کی صدا
صحن مسجد مین آ بہت سے قاز
مردم آخرین مین ای حیدر
جو کریگا تری محاسن تر
ہین روایات بیشتر ایسے
آپنے کی بہت غذا کی کمی ؞
اور اسطرح سبکو فرماتا
کہ ہو خالی شکم غذا سے ملول
اسنے اسطرح کی ہے عرض جناب
دیکھا اکثر ہے پیچ و تاب و ضرر
اونکے تم حق مین بد دعا کیجے ؞
یارب اون سے بہت ہوا مین ملول
اب تو لطف و کرم سے ای داور
انکو کر مبتلا تو با بدتر ؞ ؞
اسی شب باہر آ گئے وہ گئے بار
اور کہتا تھا یون قسم کہا کر
ہونگی بیشک یہی میری قتل کی رات
چلا مسجد کو وہ امام ہدا
دامن اوسکا پکڑ کے کی آواز

لوگ اونکو لگے ہین کرنے دُور — منع اونکو کیا وہ منبع نور
چھوڑدو تم اُنہون کو سب یکسر — نوحہ کرتے ہین سب وہ میرے پر
پس وہ مسجد مین رکھہ قدم اپنا — الصّلاۃ الصلاۃ کہنے لگا
اوس زمان ابن ملجم ابتر — آکیا ضرب اوسکے سر اوپر
در و دیوار سے اٹھی یہہ صدا — لعنَ اللہُ ذالک الاشقیٰ
رمضان کے اٹھارہوین کو امیر — ہوا زخمی سمجھہ تو اے دل گیر
اور یکّیسوین کو وہ بے مین — ہوا جنت کا جاکے ذوالقرنین
آسمان و زمین مین تھی یہہ صدا — کرّمَ اللہُ وجہہٗ ابدًا

خیابان سیوم در ذکر شہادت ریحانہ مصطفیٰ ابو محمد حسن مجتبیٰ علیٰ جدہ و علیہ السلام

آہ سوزان کا ہاتہہ کر کاجل — اور اسے آب اشک مین کر حل
رگ جان سے تراش کلک روان — اور لے سینہ سے کاغذ افشان
ماجرا کچھہ حسن کا لکھتا ہون — گرچہ اوسکو نہ بول سکتا ہون
جب گیا مرتضیٰ بحضرت حق — وہ ہوا ہے خلیفۂ مطلق
زیب پائی ہے اوس سے مسند دین — عالی اس سے ہوا منار یقین
حق بمرکز قرار پایا ہے — عدل وجد و طرب مین آیا ہے
دی زمین و زمان مبارکباد — ہوا مسند اہل دین دلشاد
جابجا مومنون کے تھی شادی — خلق مین ہرطرف تھی آبادی

الغرض ہوگیا جہان ای یار   دلکشائی مین مثل صبح بہار
تابشِ ماہ آپ نے اچھا   سلطنت کو دیا ہے نور ضیا
آسمین کرتے تھے شاہان جنبش   شاہزادیکو دیتے تہے کاہش
خوب سمجھا امام دوّم نے   اور مردم بھی خوب سمجھے تھے
کہ وہ اس واسطے کرینگے قتال   ہون بہت مال اور جان پامال
اور اس مقتدا نے یون تھا سُنا   کیا ارشاد جد نے ہے ایسا
کہ خلافت کے بعد میرے جس   ہوویگا بیگمان تیس برس
پیچھے اوسکے ملک گزندہ ہے   کاٹنے خلق کو درندہ ہے
اور فرمایا شاہ عالم نے   شاہزادیکو اپنے گودمین لے
ہے یہ میرا پسر بڑا سردار   اوسکے برکت سے بیگمان دادار
درمیان دو بڑے گروہون کے   لطف پنہان سے صلح کردیوے
شاہزادہ نے یہ حدیث سنی   اور آمادہ جنگ ہے دیکھی
اور سمجھا کہ اس نزاع اندر   خلق کا قتل حد سے ہو باہر
لوٹتے جاوینگی آبرو اور مال   دیکھینگے لوگ سب بہت سے ملال
امت جد پہ رحم بس کرکے   ہاتھ اوٹھایا ہے ملک سے شہنے
لی معاویہ سے بہت پیمان   اور کئے شرطین اس سے کرکے میان
ملک فانی اوسے سپرد کیا ؛   ملک باقی پہ دست برد کیا ؛

یعنے اوسکو ہے سلطنت دیدے — عہد نامہ لکھا لیا اوس سے
بعد اوسکے کوی خبیث اک آ — اس امام زمان کو زخمی کیا
اور اوسوقت مین کوئی ہمراہ — لوٹا اسباب اوسکا خاطر خواہ
لیا مار اوس خبیث کو اوسدم — اور کیا اون کو درہم و برہم
زخم کا کر علاج دن تہوڑے — لی ہے راہ مدینہ سرور نے
روضۂ جد کے پاس جا کے رہا — اس اعدا نے وہان بھی کچھہ نہ دیا
نقش ایمان کو اپنے دلسے مٹا — اور بھی انکہون سے حیا کو اوٹھا
تھے اسی فکر مین وہ سب ناپاک — کہ کرین ہر طرحسے اوسکو ہلاک
وہ طرید رسول آخر کار — کل آل نبی کا جو تہا خار
یعنے مروان بے حیا ظالم — آیا ہوکر مدینے کا حاکم
سعی رکھتا بہت تھا در پنہان — یعنے بھیجے وے شہکے جانکو زیان
بعدہ چند روز جب گذرے — کہلا بھیجا یزید ملعون نے
کر حسن کو تو ہر طرحسے تمام — آمویان مین تا ہو تیرا نام
حکم سن اوس لعین کا یہہ شقی — ہوا اوس کام مین بہت ساعی
جعدہ بیوفا سے ساخت کیا — اوسنے اوسکو بہت فریب دیا
بولا عاشق ترا ہوا ہے یزید — تجھسے رکھتا بہت ہی حب شدید
گر پلا دے حسن کو زہر تو جان — ہووینگے اسکے پاس جان جان

اس سخن سے فریب اوسنے کھا | آخر اس شاہ کو ہے زہر دیا
تھا وہ زہر ہلاہل ای بہتر | ہوا پیتے ہی ظاہر اوسکا اثر
بولا بھائی سے اپنے وہ سالار | لی گیلے مینے زہر ہے سہ بار
لیکن اس زہر مین ہے جانگا خلل | طبع کو میرے کر دیا بے کل
گرتا ہے ٹکڑے ہو کے میرا جگر | اوسکا ظاہر ہوا میرے یہ اثر
وہ کہا بھائی جان بول تجھے | کون بیدین نے دیا ہی تجھے
بولا کیون پوچھتا ہے تو بارے | جانتا ہے تو کیا اوسے مارے
کہا ہان مین کرونگا قتل اوسکا | وہ کہا مین گمان ہون جسکا کیا
نکل آیا اگر وہی تو سدا | بس ہی اوسکو عذاب قہر خدا
یہہ بھی ہو نین گر نہو تو وہ | قتل پھر ایک بے گناہ کا ہو
جانتا ہون کہان سے ہے یہہ جفا | سونپتا ہون اوسے بعدل خدا
ہے راوایت کہ جب تھا وہ بیمار | ہوا بیتاب و مضطرب یکبار
بولا اوسکو حسین اے بھائی | بیکلی کیون ترے مین رہ پائی
جی نکلتا ہی جسم سے تیرے | ایکدم مین ای بھائی جان میرے
جاویگا اپنے والدین کے پاس | اور جدین اکرمین کے پاس
اور نبی ونگا دیکھیگا دیدار | یعنی حمزہ و جعفر طیار
ماموؤن سے ملیگا تو ای کریم | یعنی قاسم دگر ہے ابراہیم

خالوون سے ملیگا بھی ثواب
سنتے ہی اس کلام کے یکبار
آئے اور وصیتین بسیار
اور کہا عایشہ سے مانگ رضا
پھر کہا مانع ہووین گی اغلب
کہ کرین منع سب وہ کر اجماع
کر مجھے دفن میری مادر پاس
کہتی ہے عایشہ سے جا حسین
سید النّاس نے ارادہ کیا
سن خبر یہہ طرید خیر انام
ہو مزاحم کہا ہی یون بستم
آئیے تیار ہو بنی ہاشم
شاہ نے ذکر کے یاد بھائیکی بات
کیا اوسکو بقیع مین مدفون
اپنی تاریخون مین روافض نے
نہین دی شاہزادیکو ہے رضا
آئے ہو کر سوار خچر پر

ام کلثوم رقیہ و زینب
رنگیا اوسکا اضطرار ای یار
اپنے بھائی سے کین ہین بے تکرار
تا مین ہوون دفن نزد خیر ورا
ہونگے جتنے بنی امیہ سب
تو نخر برگزار اون کے ساتھہ نزاع
پس کیا نقل وہ امام النّاس
دی اجازت ہے آپنے بی بی مین
دفن ہو جد کے پاس بھائی کا
لیکے ہمراہ بنی امیہ تمام
دفن یہان کرنے دینگے ناہم
تا کرین دفع سوزش ظالم
کہے ایک دو صحاب عالی صفات
سنکے یہہ ماجرا ہے دل پر خون
مومنونکی ہے ماں کو ایسا لکھے
بلکہ مروان سے ملی ہے جا
تا کری منع آل پیغمبر

یہہ خبر کذب و زور ہے بہتان
مادر مومنون پہ بہائی جان

اپنی مادر پہ جو کرے بہتان
دین و دنیا مین پاویگا خسران

عمر جب آپکی تھی سینتالیس
کھینچکر رنج و سقم دن چالیس

پانچوین کو رجب کے ای یار
سال آٹھاونین مین بے قرار

دار رضوان کا وہ ہوا سلطان
ہووی انپر سلام اور رضوان

جب گیا ہے وہ شاہ جنت مین
ڈال سب خلق کو مصیبت مین

حشر برپا ہوا مدینے مین
بھڑکی آتش سبھون کے سینے مین

کئی دن تک زنان طیبہ تمام
ماتم اوسکا کیا ہے صبح و شام

بنی ہاشم کی عورتین بحسال
ماتم اوسکا کیا ہے ہو بے حال

بلکہ ملکوت کل ملایک و حور
کیا اس غم سے دلکو چکناچور

ہوا یہہ زہراونین یون کاری
کہ ہوی آنسواون کے زنگاری

آسمان پر نہین ہین یہہ تارے
شرر اشک اونکے بنگئے سارے

ہای جعدہ نے کیا یہہ کام
جیسے لے اپنا بیچا ہے اسلام

صبح کو دیکھے تو نہ لی تہے شام
نور کو بیچکر خریدی ظلام

جسنے دلوایا اوس امام کو زہر
یا کہ پلوایا اوس امام کو زہر

اور جو اس کام مین تہا جد والا
ہووی دو زخ مین آنکا منہہ کالا

زہر پلوایا اوسکو جو کوی شوم
حق پلاوے اوسے صدید و زقوم

نہ کیا مصطفیٰ کا پارہ جگر
بل کیا مجتبیٰ کا پارہ جگر

وائے دردوں کے جاہ مال پہ بھول
چشم ایمان مین اپنی ڈالی دہول

کئے کیا کیا نبی کی آل کے سات
اوسپہ اور حق سے ہو وئے صلوات

خیابان چہارم در جلوہ افروزی صبح بہا شہادت جناب سید الشہدا امام ابو عبد اللہ حسین ع

دست مین نقش زرد و غم کی لبت
قلم اینجا رسید و سر بشکست

ہوش حسرت سے اوسکا لکھ بداری
عجز سے یکا منہ مین پکڑا ہے

نفس اس غم سے جل ہوا ہے راگ
نہ سماتا نیستان مین یہہ تپاک

کاغذ اس دکھہ سے ہے پیچ و تاب
رگ و ریشہ مین ہے تری چو سحاب

اشک سرخ و سفید سے یکسر
ہو گیا ہے برنگ ابری تر

نسخ اسپوط افتخار نثر مین
گویا دل سے میری لیا یہہ سخن

ماجرا اوسکا ہے عجب مشکل
متحمل نہین ہے اوسکا یہ دل

جون مین مجمل کہا وہ بیان
یوہی مجمل مین بولتا ہون یہان

نہین مجھہ مین ہے طاقت تفصیل
اور ہو وینگی یہہ کتاب طویل

لوگ اب ہو تصور سے دمساز
چھوٹے نسخے لکھو جانتے ہین دراز

اور ہندی مین یہہ بیان ہے قبیل
لکھے ہین دوسرون نے گر تفصیل

گر چہ اوسکا غلط ہے کچھہ تبیان
نہین عمدے کتب مین اسکا نشان

جیسا قاسم کا بیاہ فاطمہ سات
شیعہ و سنی پاس یہہ نہین بات

جاہلون نے ہے بلکہ اوسکو کہا
مرد اوسکا ہے نزد ہر دو فریق
بولتا ہون مین یہان بطرز دگر
نقش آتشین سے اپنے انس
ملک القطر نے ہے لی رخصت
دی اجازت اوسے وہ جانشاد
بیٹھہ مضبوط ہوکے تو در پر
یک بیک آگیا حسین اوسدم
منع اوسنے کیا یہہ جست کیا
بیٹھا سرور کی پشت پر جاکر
شاہ سے یون ملک نے پوچھا ہی
اکثر اوسکو مین چاہتا ہون کہا
تیری امت ستم سے ہو یاور
چاہے تو گرچہ ای امام زمان
جسمین ہوویگا قتل یہہ اطہر
سونگھہ اوس خاک کو نبی نے کہا
ام سلمہ کو دیکے خاک یہہ جب

اصل اس بات کو نہین اصلا
حسن ابن حسن تو کر تصدیق
ذکر اوس شہ کا انہ حدیث و سیر
جہاڑا اسطرح اس خبر کی قبس
اپنے آئینکی یکدن از حضرت
ام سلمہ کو یون کیا ارشاد
مت کسیکو تو چھوڑ اب اندر
چاہا جانیکو اندر وہ اکرم
اور فی الفور جلد گھر مین گیا
گاہ گردن پہ گاہ دوش اوپر
آیا تو دوست اوسکو کہتا ہی
جب فرشتے نے یہہ بیان کیا
قتل اوسکو کرینگے ای سرور
تجھکو دکھلاؤنگا مین اب وہ مکان
کہہ کے یہہ مٹی لائی ہے احمر
اس سے آتی ہے بوی کرب و بلا
کہا ہوویگی خون یہہ مٹی سب

جان بے شبہہ تو کہ ابن میرا
تیغ بیداد سے شہید ہوا
ام سلمہ نے شیشے مین رکھی
نظر اوس پر ہمیشہ کرتی تھی
اور کہتی تھی اوسکو وہ اکرم
ہوئنگی ای خاک جسگھڑی تو دم
ہوگا بیشک وہ دن عظیم و شدید
یعنی ہووگا جب حسین شہید
آور روتی ہے وہ خبر یکبار
گھر مین سوتا تھا میرے وہ سالار
اور بیٹھی تھی ہوکے مین دربان
آیا اوسوقت پر حسین وہان
پکڑی مین اوسکو تا وہ فخر عبا
نہ جگاوے نبی کو اندر جا
ہوی اس ضمن مین مین کچھ غافل
کودکر گھر مین وہ ہوا داخل
جا شکم پر نبی کے وہ بیٹھا
اور دبایا ہے زور سے ایسا
مین نے آواز شاہ کا سنکر
عرض یون جاکے کی کہ ای سرور
قسم حق کی ہوی نہ مین آگاہ
آیا کیونکر یہہ اوج قدس کا ماہ
کہا سرور نے وہ تہا بیٹا اوپر
کہ میرے پاس جبرئیل آکر
کہا ہے پیار تجھکو اوس اوپر
مین نے بولا کہ ہان ہے وہ دلبر
کہا پھر جبرئیل نے شہ سے
تیری امت کرینگی قتل اسے
آیا دکھلاؤن تجھکو مین وہ خاک
جسمین مقتول ہوویگا وہ پاک
مارا اسوقت اپنا پر جبرئیل
خاک لادی ہے مجھکو یہہ ہی قلیل
کہتی ہے مومنون کی وہ مادر
دیکھی مین نے نبی کے ہاتھ اندر

تہوڑی مٹی نہایت احمر تھی
اور کہتا تھا کون ہے وہ عنید
ایک روایت ہے یون کہ جب سرور
جبرئیل امین بھی باسالار
ام سلمہ نے یون کہا ای نیک
گہر مین تہا عایشہ کے وہ ای یار
با کے وہان اُسکے ساتہہ ملتا تہا
اور کیا عایشہ کو حکم یہہ جب
آیا ہے ناگہان حسین وہان
لیکے لخت جگر کو سرور نے
یا رسول اللہ رسول ملک
تیری امت کریگی قتل اسے
میری امت کریگی ایسا کام
اوس زمین کو تو چاہتا ہے اگر
پس اشارت کیا ہے روح امین
وہان سے کچہ خاک سرخ اٹہا لائی
اور دیتی ہے یون خبر اسما
اور انکہہ اوسکے اشک سے تر تہی
جو کرے میرے بعد تجکو شہید
گریہ کرنے لگا ہے سن یہہ خبر
لگا کرنے کو آپ گریہ زار
کہ تہا چہوٹا سا بالا خانہ ایک
آتا جبرئیل جب تو وہ سالار
ایکدن وہان گیا رسول خدا
کہ کسیکو نچہوڑے اندر اب
اور چڑہا جلد اسکے اوپر آن
ران اوپر بیٹہایا شفقت سے
بولا ہوویگا قتل یہہ بیشک
جب تعجب سے یون کہا شہ نے
کہا جبرئیل نے ای خیر انام
لاکے دکہلادون تجکو ای سرور
کربلا کی زمین طرف اوس حین
اور سرور کو اوسنے دکہلائی
حسن مجتبی ہوا پیدا ؛

دن ولادت سے ساتوان گذرا ۔ آ کر کہا ہے نبی نے نام اوسکا
اور دو بکرون کو کاٹکر اس آن ۔ کیا اوسکا عقیقہ ۔ سنہ نے وہان
اور سر اوسکا جب وُہ منڈوایا ۔ وزن بے موکے سونا ہوایا
اور خاص اپنے دست پاک سے او ۔ سر پر اوسکے لگا دیا خوشبو
اور جبدن کیا ظہور حسین ۔ ساتھہ اوسکے کیا بھی یون بین
بعد سے اوسکو اپنے گود اندر ۔ رونے لاگا بہت وہ فخر بشر
کہا مین نے ای حق کے پیغمبر ۔ میری مانباپ ہین فدا تجھہ پر
ہوگا کسواسطے یہہ تیرا بکا ۔ بولا سرور نے مجھہ سے ای اسما
میری امت کے باغیان بجفا ۔ کرینگی قتل اوسکو بھول وفا
کوی ہم بھی میری شفاعت حق ۔ روزی اون سبکو نا کرے مطلق
پھر کہا مجھہ سے آپ نے یہ ممن ۔ بول مت فاطمہ کو تو یہہ سخن
ہے ولادت سے اپنے یا ما فراغ ۔ اپنے گل کے لئے نہ کہا وی داغ
سنکے یہہ بات ہیچ کہاوین گے ۔ بہت اندوہ و درد پاوینگے
اور شعبہ نے بولا یون ای یار ۔ جبکہ صفین کو چلا گذرا ر
کربلا کی زمین پہ گذرا ہے ۔ وہان کھڑا ہوکے سب سے پوچھا ہے
بولیو اس زمین کا کیا ہے نام ۔ عرض کی سبنے کربلا ہے نام
سنکے یہہ اسطرح سے رو یا ہے ۔ کہ زمین اشک سے بھگویا ہے

بعد اوسکے کہا کہ مین عجب زار — آیا نزدیک سرور ابرار
دیکھا اُسکو بہت وہ روتا ہی — منہ کو آنسوں سے اپنے دہوتا ہی
کہا مین نے کہ ای رسول عزیز — تجہکو رسوائی ہے کونسی چیز
بولا مجہہ پاس جبرئیل تہا اب — اُسنے مجہکو ہے دی خبر امد طلب
ابن میرا حسین پاکر کہات — ماری جاویگا بر کنار فرات
اوس محل مین کہ کربلا ہے نام — بعد ازین حال جبرئیل تمام :
کہا یک مٹہی خاک لائی ہے — اُسنے اور مجکو بہی سنگہائی ہے
سونگتے ہی بس اسکے ای کرار — اسطرح سے کیا ہون گریہ و زار
پس لگا کہنے مرتضی اغم سے — بیٹہینگے اس جگہہ شتر اون کے
اونکا اسباب سب رکہیگا یہان — ٹپکیگا خون ان سبہونکا وہان
آل احمد سے وہ جوانمردان — ہوونگے بالیقین شہید یہان
کہ زمین آسمان سب اون اوپر — روونگے زار زار ہو مضطر
اب شہادت کی اوسکے سن اسباب — جس سے ارض و سما ہو بیتاب
مختصر مین نے اسلیئے ہے کہا — اُسکی تفصیل کا نہین یارا
ساٹہوین سال اندر ہجرت — کیا ہوگا معاویہ رحلت :
جب مرادہ یزید سے نے دیکہا — اسطرح سے ولید کو ہے لکہا
لیوے تا اپنی بیعت گمراہ — از حسین اور از دو عبد اللہ

یعنی ابن زبیر و ابن عمر — وہ سن اس حکم کو ہوے مضطر
مشورت اوسنے کی ہے با مروان — انکو بلوا کے اور کہہ اوس آن
اون سے کر بیعت یزید طلب — بیعت اون سب سے کی ہوا مطلب
ورنہ کر قتل اون کو تو یکسر — وہ کہا وائی تیرے رائی اوپر
کر ملے مجھکو سب جہان بے مین — میل مجھکو نہین بہ قتل حسین
گرچہ تہا اوس لعین کا وہ عم زاد — پر تہا آل نبی سے اوسکو وداد
حاصل اون سب کتین بلایا ہے — اور مضمون خط سنایا ہے
عذر کر آئے اپنے گھر کو سب — بھاگا بیٹا زبیر کا اوسی شب
دوسرے روز وہ امام ہدا — جد کے روضہ کا کر طواف ادا
خدم و اہل کو بھی ساتھہ لیا — مکے مین آ نزول فرمایا
آکے مکے مین جبکہ وہ پہنچا — تیرہوان دن ز ماہ شعبان تھا
اور اوس حال مین بہت سی آنے — کوفہ سے ہین خطوط آنے لگے
جتنے تھے عمدہ و اکابر وہان — عرضیان سبنے لکھین با ایمان
مدعا یہہ کہ ہم سب ای سرور — جان و دل سے فدا ہین تیری پر
جلد تر آ تو ای امام رشاد — جان و دل سے ہین سب تیرے مشتاق
ظالمون سے بدل کرینگے جہاد — اور او کہا ڑینگے اونکو از بنیاد
اونکے خط آئے حد سے جب باہر — لکھہ چکے اون کو وہ امام بشر

سب تمہارے خطوط کو دیکھا — اپنے بھائی کو ہے روانہ کیا
یعنے مسلم کو ہے روانہ کیا — مجھکو بھی سمجھو عنقریب آیا
جا وہ وہان شاہ کی نیابت سے — سبکو فایز کیا ہے بیعت سے
اسنے اخبار کو یہہ لکھہ یکسر — کہا تشریف لا تو ای سرور
پا لیا اونکو جون ہے دلین مری — سربسر ہین وہ دل سے بندہ تری
سن چکا جب خبر یزید پلید — بھیجا ابن زیاد کو وہ طرید
آیا کوفہ مین ہوکے وہ روپوش — دیکھا ہے سب حسین سے پرجوش
کئے حیلون سے ہی سراغ لیا — تا ہے کسکو حسین سا تہہ ولا
بعد مسلم کو مار ڈالا ہے — اور کئے عہدگون کو مارا ہے
دیکھا مسلم کے خط کو جب شہ نے — کیا کوفہ کا قصد تب شہ نے
یہہ خبر سنکے اوسکے سب احباب — ہوی ہین بیقرار جون سیماب
ابن عباس بولا ای سالار — قصد کوفہ کا تو نہ کر زنہار
نہ ترے پاس مال نے لشکر — مت نکل اون کے اعتبار اوپر
مارتے وہان کے وہ امیر کو گر — اور تصرف مین لاتے وہانکا زر
جانا اونکے طرف بجا تھا ترا — ورنہ یہہ کام کچھہ نہین ہے بھلا
بولا سرور اسے ای ابن العم — نصح خالص تو کر چکا اسدم
پھر مین کرتا ہون استخارہ اب — ابن عباس گھر کو آیا جب

پھر وہ سن عزم اوسکا آیا ہے
بولا کر یہان اقامت ای امجد
ہین اگر کوفیان تیرے خواہان
وہان کے عامل کو تا کرین اخراج
گر تیرا میل ہے سفر اوپر
ہین وہان قلعہ و جبل بسیار
گر نہین مانتا تو یہہ بہی بات
غرض اسطرح کر بہت تکرار
دفعہ آخر کو اسطرح سے کہا
تا تجھے باز مین رکھون ز سفر
رو دیا آخر وہ ہو کے یون مضطر
بولا سرور اوسے ای ابن العم
جزم ہے مجھکو اپنے قتل اوپر
تا حرم مین ہووی جنگ و قتال
پھر اروتا ہوا وہ تب لی قبیل
بولا سرور کو آکے ابن زبیر
باپ تیرا جنہون نے مارا ہے
اوسکو کس کس طرح منایا ہے
تو ہے اہل حجاز کا سید
اسطرح سے انہون کو لکہہ ایسان
اور کرین بندوبست عشر و خراج
کربلا تک ہین طرف تو سفر
ہین وہان تیرے شیعہ و انصار
اہل و اولاد کو نہ لیجا ساتھ
مانع عزم ہو گیا ہر بار
مین تیرے پاس سے ہاتھہ باندہونگا
ایسے بہی گر نہین کریگا نظر
کہ زمین اوسکی اشک سے ہوئی تر
او نے بی شبہہ ناصح اکرم
نہین تقدیر سے مفید حذر
کیا باہر کا اسلئے ہے خدا
اور کہا دیکھتا ہون [illegible]
ایسے لوگون مین کیون چلا تو دلیر
اور تیرے بہائیکو ستایا ہے

کرا قامت تو اب جہاز اندر
یون جواب اوسکو شاہ نے یہ دیا
ہوگا یک ابڑ کا کہ اوسکے بدل
مین نہین چاہتا وہ ہونے بحال
اوسکے باہر مین جاکے ہوگا شہید
اسطرح جیسے محمد اکبر
اور جتنے حرم مین تھے ابرار
صبر و طاقت کو اپنے کھوئی ہین
نہا مکہ مین کوئی صاحب دین
ہے روایت کہ تھا تب ابن عمر
سن وہ یہہ بات دوڑ آیا ہے
کہا ہے کوفیان سب اہل دغا
عجز اور انکسار کر اکثر
بعد بولا کہ جبرئیل امین نے
حق طرف سے کیا اوسے مختار
تا جسے چاہے لیوے پیغمبر
بیگمان تو ہے اوسکا لخت جگر

ہم ہین سب تیرے خادم دیاور
مین نے والد سے اپنے ہے یہہ سنا
ہونگی مکہ مین خوب جنگ و جدل
تا نہو مکہ مجہہ طرف سے حلال
تا نہ آوین یہان گروہ عنید
جابر و بوسعید اور عمر
کر گئے منع کر بہت تکرار
اوسکے خاطر بہت سادی ہین
کہ نہ جانے سے اوسکے تھا غمگین
مکہ کے باہر ایک جا اوپر نہ
تین منزل پہ جا ملا یا ہے
زینہار اونکے سمت تو مت جا
منع اوسنے کیا ہے اوسکا سفر
آیا بچار نزد سرور دین
دین و دنیا مین اوسنے آخر کار
جب لیا آخرت کو وہ سرور
جلوہ گر ہین تیری مین اوسکے پسر

نکلیگا تمہارے پاس خدا | دین و دنیا کو متفق یکجا
اوسکو بھی دیدیا جواب اسطور | ابن عباس کو دیا جس طور
شہ کے سر پر جب اوسنے بوسہ دیا | اور گلے مل بہت سا گریہ کیا
پس وہ مایوس ہو بناچاری | پھر اکرتا ہوا بہت زاری
اور جتنے تھے دور تر احباب | مضطرب ہو لکھی بہت سی کتاب
مدعا سبکا یہہ کہ اے مولا | قصد کوفے کا تو نہ کر اصلا
خاص نام ابن جعفر ای بھائی | جو تھا اوس شاہ دین کا بہنوئی
لکھے بس بی بی مدینے سے | خط بہت سے تپاک سینے سے
اہل کوفہ مین پُر دغا و دغل | قصد پر اونکے مت کرو ہل چل
مت وہان جا تجھے خدا کی قسم | گر ہی نکلا تو لوٹ جا اسدم
مجھکو ڈر ہے کہ ہوئیگا تو ہلاک | اور سب تیرے اہل و خویش ای پاک
گر تو ہو گا ہلاک ای اکمل | ملت اور ملک مین پڑیگا خلل
ہو گا بیشک سیہ چراغ ایمان گل | نور اسلام جاویگا بالکل
کس لئے اب تو ہے امام امم | اور بیشک ہی سالکانکا علم
مومنون کا ہے تو ملاذ و رجا | تجھسے ہی تقویت سبھون کو سدا
مت خدا واسطے شتابی کر | مین بھی آتا ہون جلد ای سرور
اوسکو یون شاہ نے لکھا ہی جواب | مینے دیکھا ہے مصطفے کو بخواب

مجھکو شہ نے کیا ہے کچھہ ارشاد ... اوسکے ارشاد پر ہوں مین دلشاد
کہیون خواب مین وہ ای خوشدل ... اپنے جینے تلک کسو سے مل
باز اوس حکم سے نہ آؤن گا ... جب تک اوسکو بجا نہ لاؤنگا
آٹھوین روز ماہ ذی الحج کے ... روز سہ شنبہ نکلا مکے سے
جلد پاؤ وہ محیط فیض و فتوح ... جسطرح جسم سے نکلتی روح
پہر کے باہر کے سیاری ای آگاہ ... سب پیادے ہی مرد تھے ہمراہ
راہ مین شاہ نے سُنی یہہ خبر ... قتل مسلم کا ہو گیا یکسر
اور سُنا حرف قتل عبد اللہ ... جو تھا ہمشیر اوسکا ای آگاہ
اور ابن زیاد کا آنا ... اور سب کوفیون کا پھر جانا
پیچھے ابن مطیع نیک سیر ... اور کئی دوست راہ مین ملکر
اور ہمراہیون سے لوگ اکثر ... بولے ای نور چشم پیغمبر
اب بھی مکہ طرف تو پھیر عنان ... جانا کوفہ کو سر بسر ہے زیان
قتل تجھکو کرین گے کردہ لیام ... کچھہ رہینگی نہ حرمت اسلام
یکسر اہل حجاز جملہ قریش ... ہو وینگے اونکے جور سے دلریش
نکرینگے کسی کی وہ پروا ... تیرے بعد ای امام اہل صفا
لیک مسلم کی سر بسر اولاد ... پر بجد تھے بجنگ اہل فساد
لیوی تا اپنے باپ کا بدلا ... ناصحون کو یہہ شہ نے فرمایا

جانتا ہون اوسے جو تمنے کہا نہ — اور مفصل ہون اوسکو مین سمجھا
پر مین جاتا ہون اب رضا بقضا — وہی ہوویگا حق نے جو چاہا
پہنچا کوفہ سے جب دو منزل پر — وہان ملا شاہ دین سے حر آکر
بھیجا تھا اوسکو دس ہزار سوار — جلد ابن زیاد نابنجار
شاہ کو لاوے تا ظفر پاکر — یا نگہبان رہے وہ اوس اوپر
حر نے شہ سے کہا امام رشاد — مین ہون مامور یون ز ابن زیاد
جا تو اے شاہ دین ز راہ دگر — بولونگا اوس لعین کو یون جاکر
نہین دیکھا حسین کو اصلا — شاہ نے بھی کیا وہ حر کا کہا
اور چلا شب تمام ہمراہ سرور — نتھی اودن منزلون سے اوسکو خبر
ہو ارا ہی وہ دشت حیرت مین — جون تجلی ذات ظلمت مین
چلا اوس رات یون وہ ہر بن مین — گویا موسی ہے دشت ایمن مین
ہوگئی صبح جب برنگ قبس — کیا حکم نزول وہ اقدس
نام اوس دشت کا جو پوچھ لیا — کہا سبنے کہ ہے یہہ کرب و بلا
سنتے ہی کربلا کا نام امام — کہا کرب و بلا کا ہے یہہ مقام
بیٹھینگے اونٹ یہان ہمارے سب — اترینگے یہان ہمارا اسباب
مارے جاوینگے یہان ہمارے رجال — ہوویگی یہان حزین ہماری آل
سنا ابن زیاد نے یہہ جب — عرض اوس شاہ کو لکھی ہے تب

کہ لکھا ہے یزید اوسے بی مین
کہ تو بیعت لئے ملک ز حسین

کھانے سو نیسے اپنے ہاتھہ تو وہ ہو
گر نکی بیعت اوسنے مار اوسکو

نہ اوس عرضی کو ہے پڑہا شہ نے
نہ جواب اوسکا کچھہ دیا شہ نے

تب وہ ملعون خشم مین اگر
عمر نحس ساتہہ دی لشکر

بھیجی قتل امام پر ہیہات
تا اوسے مار ڈالے ہاتہی بات

کر لیا مرتدون نے آکے شتاب
بند ساقی کوثر او پر آب

ان دو سہ روز ہی مین ملعون سب
چھوڑ اسلام اور ایمان جب

اون کے اولاد اور برادر کو
اور سب اقربا و یاور کو

سر بسر ظلم سے کھپائے ہین
دین کے ارکان سب وہ ڈہائے ہین

عیش فانی کے ہو دو دن پہ بہت
پڑ گئے لعن جاودان پہ بہت

بولتا ہے حسن اٹھارا مرد
دو دمان نبی سے جب بہ نبرد

ہوئے ہین ساتھہ امام دین کے قتیل
کوئی اونکا نہ تہا جہان مین مثیل

اونمین تھے مرتضی کے شش فرزند
اور شہ کربلا کے دو دلبند

اور امام حسن کے تین پسر
اور جعفر کے تھے دو نور بصر

اور سہ فرزند تھے عقیل کے وہان
اور دو پوتے اسکے تھے تو جوان

الغرض باہر اور گھر کے سب
ستر اوپر گئے رفیق تھے جب

کوئی اونمین بچا نہ جز سجاد
اور حسن بن حسن رکھہ اوسکو یاد

تھا بپا اسپہ وہ جلیل الذات | صدمۂ کربلا مین غم کے سات
جب ہوا ہے شہید امام امم | اور ہوی ہین اسیر اہل حرم
وہ بھی اون مین ہوا اسیر ای یار | اس سخن مین نہین ہے کچھہ تکرار
بعد این حال ابن خارجہ آ | اسکو اپنے پناہ مین ہے لیا
تھا وہ خویشون سے اسکے مادر کے | کی حمایت ہے اسکی اتنے لئے
نہ تو شیدا لکھا اوسے نہ ولی | ہونگی یہہ دوستیٔ آل علیؑ
فی الحقیقت تمام شیعہ پاس | نہین کچھہ آل مجتبیٰ کا پاس
آئی دسوین جب اس محرم کے | مچی عالم پہ دہوم ماتم کے
ہر طرف برملا تھا شور عزا | زلزلہ حشر کا ہوا برپا
ہوا چارون طرف لہو سے نگار | لگی خرمن کو آسمان کے شرار
رنگین ہر جائے خون سے تھا گلزار | پھولی یہہ کربلا مین کیسی بہار
جوش ماتم مین تھے زمین و زمان | دردِ غم مین تھے مکین و مکان
خاک اس غم سے یون ہوی دلتنگ | کہ پڑی خشک لب ہو والہ و رنگ
اس جلن سے ہی آب یون ہے بیتاب | کر پھپھولے ہین اوسکی تن پہ حباب
باد اس درد سے ہی یون غمناک | کہ اڑاتا ہے اپنے سر پہ خاک
آگ کو یون ہے اس الم کا تپاک | کہ جلا آپ کو کرے ہے راک
شب نہین ہے جہان مین بلکہ زمان | کھینچی ہے آہ سرد ہو گریان

دل نہین بلکہ مہر بزبان ہو — کرے ہے نالۂ فروزان کو

کوہ اس بار سے ہو پر دل تنگ — اپنے سینہ پہ مارتا ہی سنگ

اس الم سے شجر ہو زیر و زبر — ہووے حیرت سے پابگل بکسر

جنس حیوان الم سے حیران ہے — رشک انسان سے پشیمان ہے

روتے ہین آدمی کہ وہ نسناس — نہین کئے اہلبیت کے ہے پاس

ہووے کسواسطے بصورت ناس — اسم نوعی سے اونکے دل مین اوداس

سفلیون پر نہین ہے خاص یہہ غم — علویون پر دوچند ہے ماتم

آسمان پر نہین ہے یہہ تاری — سا گئے ہین دلمین اوسکے انگاری

یہہ مصیبت یون اوسکو گھیری ہے — ابتلک سرکو اوسکے گھیری ہے

اس تپ و تاب سے ہو مہر پر داغ — ہے جلن مین ہمیشہ مثل چراغ

مہر جون اس تپش سے جلتا ہے — ماہ یون اس الم سے گلتا ہے

عرش اور کرسی اور لوح و قلم — اس مصیبت سے سب ہوئے برہم

قدسیان اب پڑے ہین زاری مین — حورین و جنات سوگواری مین

جو ہین ملکوت مین عقول و نفوس — سب وہ کرتے ہین حسرت افسوس

اور ارواح انبیا سارے — اس کدورت سے بس ہین دکھیارے

[illegible] ملال رسول — اور اندوہ مرتضیٰ و بتول

اور حسن کے جگر کا سوز و الم — کہ ازلی ہے یہان زبان قلم

کہا سلمان نے اسطرح ای یار — تھی وہ بی بی ز زمرۂ انصار
ام سلمہ کے پاس مین یکبار — گئے اور دیکھا روتی ہے وہ زار
پوچھا مین نے ہے کیا بکا کا سبب — کہا مین نے نبی کو دیکھا اب
اوسکے ریش و سر مبارک پر — سر بسر خاک کا بہت ہے اثر
اور روتا بہت ہے وہ سالار — پوچھا روتا ہے کیون تو ای مختار
بولا حاضر ہوا ہون مین جاکر — اس گہڑی مقتل حسین اوپر
دیکھتی کیا ہے جاکے وہ خاتون — خاک شیشے مین سب ہوئی تہی خون
گریہ کرنے لگی بہت وہ مائی — بلکہ بیتاب ہو بچہاڑی کہائی
ابن عباس نے کیا ہے کلام — دوپہر کو ہے دیکھا یون بمنام
کہ کہڑا ہے رسول رب انام — ہین پراگندہ اوسکے بال تمام
اور بدن اسکا ہے غبار بھرا — شیشہ یک اوسکے ہاتھ مین تہا بہرا
اور اوس شیشے مین ہے خون بکہرا — شیشہ کی عرض جبکہ ای سرور
میری مان باپ ہین تیری پہ فدا — کیا ہے یہہ جب میری یون بولا
ہو نگا یہہ خون سید مظلوم — اور یارون کا اوسکے کر معلوم
مینے اسطرح سے پڑا وسکو لیا — اور اس شیشے مین اوسے ڈالا
ابن عباس مضطرب ہوا تہا — آیت انا للہ پڑہتا ہوا
آئی پاس اوسکے کہا بہ ہو عیال — پوچھا اس سے کہ کیا ہے تیرا حال

اون سے اپنا کیا وہ خواب بیان — سب ہوئے سن یہہ ماجرا گریان

کیا کہون ہائی دل یہہ بہڑکے ہے — نیم بسمل کے طرح تڑپے ہے

کیا نہ تھی کہیو مجھہ سے ای افلاک — یاد تمکو روایت لولاک

دیکھہ کر اوسپہ یہہ جفا و ستم — اپنے تم کیون پڑے نہ ٹوٹ اسدم

دیکھہ یہہ جور اوسپہ تو ای زمین — کس لئے زلزلہ مین آئے نہین

جب گیا تشنہ لب امام ای آب — ہوا کیون تو چشمۂ سیماب

تھے دد و دام تجھہ سے سب سیراب — ساقی کوثر اسطرح بے تاب

جب پیاسا گیا وہ موسے خو — ہوا ان قبطیون پہ کیون نہ لہو

باتین میری ہین یہہ بطرز عوام — اور کہا ہے بہ اضطراب تمام

کیا کیا آہ تو ای ابن زیاد — سقت لیگیا تو بر شداد

کام وہ کرچکا تو ای بے عون — ننگ جس سے کہ رکہتا ہے فرعون

قتل سرور سے کر یزید کو شاد — اپنے ایمان کو دیدیا برباد

سچ کہا بہائی تیرا ای خونخوار — جاتا ہے لڑنے کو تو ہو سردار

اور ہوتا شہید امام حسین — ایسے جانے سے تیرے بہی بے چین

ہے قیامت تلک جو آل زیاد — ہوئی ذلت انہون کو حد سے زیاد

بولتا ہون مین جو ہین سفیانے — حشر تک اور یون ہے مردلنے

ان سبہون کو بہی یون ہے ذلت سے — سر بسر خجلت و ندامت ہے

ای عمر یہہ کیا ہے کیسا کام ری خریدا تونے بیچکر اسلام
کل ترا باپ تھا نبی پہ فدا آج فرزند پر تو اوس کے چلا
وہ مبشر بہشت کا ہے ہوا نار دوزخ مین تو رہیگا پڑا
ای یزید پلید ای مخذول تو یہہ دو دن کے ملک پر جا بہول
ایسے بیداد کا ہوا بانے کہ یہودی کرین نہ نصرانی
کیا ای لعین تو قتل حسین بلکہ مارا نبی کو تو بے بین
بلکہ قرآن کو کر دیا ہے آج ناوک جور و ظلم کا آماج
جو جفائین کہ کر چکے بد ذات اوسکی اور اوسکی اہلبیت کے سات
کرے کس وجہ سے زبان تقریر یا کرے کس طرح قلم تحریر
چاہا بعد اس ستم کے ابن زیاد نا کرے قتل حضرت سجاد
عمر اوس شاہدین کی تب ای یار بیست و سہ سال کی تھی بے تکرار
طفل اوسکو اگر کسی نے کہا غلطی مین ہے بڑا غلط بولا
ایک کھینچا تھا وہ غم بسیار شاید تھی طبع اوسکی تب بیمار
باوجود اسکے وہ زنا زادہ کر چکا حکم قتل شہزادہ
جا گرے اسپہ حضرت زینب کہا اس سنگدل سے ایسا جب
مار اول مجھے کر اوسکا خون باز آیا ہے سن یہہ وہ ملعون
سال ایکسٹھہ تھا اور جمعہ کا روز ہوی اوسکی شہادت دلسوز

جب ہوا قتل وہ امام زمن | سن اشرف تھی اوسکی ستاون
عمر اوسکی بوقت قتل بنی | چھے برس اور کئی مہینے تھی
صلواۃ و سلام رب انام | اوسکے جد او پدر اور اوسپہ مدام

بیان باب پنجم در بیان حسن انجام آن گروہ فرخ فرجام کہ نسبت بجناب امام ہمام و باحترام نبی آوردہ اند و بیان مراثی کہ در ماتم آنجناب لازم الاکرام گفتہ اند علی جدہ علیہ الصلواۃ والسلام و ذکر کیفیت آداب مرثیہ گفتن

ہے روایت کہ بعضے قوم لیام | لے چلا شاہ دین کا سر کو بشام
چلتے تھے راہ جب وہ زشت سیر | رکھتے صندوق مین سر اطہر
در منزل مین وہ اترتے جب | نیزے اوپر چڑہاتے اوسکو تب
پہنچی کرتے ہوے وہ دونا سیر | ایک جاگے کہتے وہان یک دیر
یادری ایک تہا وہ دیر اندر | رکھے وہان سر نکال نیزے پر
دیکھکر شب وہ راہب والانہ | سر اقدس سے نکلے تا بہ سما
سے بلا ریب یک ستون نور | تھی ہوا اوس سے پرضیا جون طور
دیکھے راہب نے اون سے یون پوچھا | کہو کسکا ہے یہہ سر والا
بولے ہیگا حسین کا یہہ سر | ابن زہرہ رسول کی دختر
بولا تم ہونگے قوم بد واللہ | حب دنیا سے سب ہوے گمراہ
آل عیسی سے ہوتا کوئی اگر | ہم بٹھالیتے اوسکو انکھون پر

ہین میری پاس الف یک دینار　　تمکو دیتا ہون سب وہ بی تکرار
لیجے اوس زر کو میری سے تم اب　　دیکھی وہ پاک سن مجھے یک شب
جب انہین زر کتین سپرد کیا　　اور سر پاک اون سے مانگ لیا
غسل دی اوسکو اور معطر کر　　اور رکھہ اوسکو اپنے ران اوپر
بیٹھا روتا ہوا وہ تا بہ سحر　　جب ہوی صبحدم کہا ای سر
ہون مالک سن اپنے نفس کے اب　　پس پڑا کلمۂ شہادت تب
اور نکل دیر سے وہ نیک خصال　　دل سے کرنے لگا ہی خدمت آل
پہنچی جب وہ خسان دمشق اندر　　کہولی اوسوقت سینے کیسۂ زر
تا وہ آپس مین زر کرین تقسیم　　دیکھا ناگاہ جب وہ جمع لئیم
سب دنانیر پر بہر دو طرف　　دو ہین مرقوم آیت اشرف
ہینگی لاتحسبن یک رو پر　　اور سکہ بجانب دیگر
جب ہوا ہے شہید وہ اشرف　　دیکھی محشر کی دہوم دہام سلف
کہوے سب اس الم سے طاقت و تاب　　گریہ کرنے لگے ہین مثل سحاب
غم کے غرقاب مین سبھی یکبار　　غوطے کہانے لگے ہین لیل و نہار
صبر و آرام اپنا سب جا بہول　　زندگی سے ہوئے تم اپنی ملول
ہونگی اس داستان کی شرح دراز　　اسلئے خاموشی سے ہون دمساز
اور انسے بہت اکابر دین　　بولے ہین مرثیے رقیق و حزین

عدد اوسکی برون ز حد شمار — لکہنے چاہین اگر تو ہو طومار
بعضے اینین بہت ہین سوز آمیز — رقت و درد دیتے ہین شورانگیز
خاص وہ جو روی ہے اوسکی لام — ہے وہ از بعضے تابعین کرام
چار بیتون کی معنی لکہتا ہون — ترجمہ ان سبہونکا کرنے سکون
جاءٔ براسك یا ابن بنت محمدٍ — متزملا بدمائہ تزمیلا
قتلوك عطشانا ولم یتدبروا — فی قتلك القران والتنزیلا
وکانما بك یا ابن بنت محمدٍ — قتلوا جہارًا عامدین رسولا
ویکبرون بان قتلك وانما — قتلوبك التکبیر والتہلیلا
لائی ای ابن بنت پیغمبر — خون سے سر کو تیرے کرکے تر
پیاسا مارا انہون نے دریا پر — ہائی کچہہ بہی کیا نہ خوف و خطر
ای میرے پیشوا میرے سرور — کچہہ تامل کیا نہین یکسر
گویا وہ مار تجہکو ای مقبول — عمدًا اکر چکے ہین قتل رسول
بولتے ہین وہ ناکسان تکبیر — قتل کر تجہکو ای امام کبیر
نہین سمجہے کہ کر چکے ہین سب — قتل تکبیر اور تہلیل اب
اوس زمانے سے ابتك ای ہموم — مرثیون سے بہی ہے حشر کی دہوم
کہے ہر عصر مین اوسے شعرا — لکہوے ہین اس سے دل کا ہیچ ذرا
بعض مردم کہ ہین تعصب مین — دل سے مروانیون کے ہین حب مین

جان اپنے کو سنی کامل :
بولا ایکبار مجھہ سے وہ جاہل

مرثیہ بولن نہین ہے روا
کس لئے تونے اون کو نظم کیا

بولا مین بعد انتقال رسول
ہی نہایت مراثئے مقبول

آل و اصحاب اوسکے بولے ہین
عقدے خاطر کے اپنے کہولی ہین

یونہین اکثر مراثئے خلفا :
لکھہ گئے ہین صحابۂ والا :

یونہین مرثیۂ دو سبط ہمام
بولے اکثر ہین تابعین کرام

دیا اُسنے جواب نا معقول
گر مرے کوئی یا ہوی مقتول

بولن مرثیہ کا جب ہے روا
بعد اوسکے تھین درست اصلا

کہا مینے بہت بڑے علما
کہ بسرو علن تھے راہ نما

مرثیون کو امام کے منظوم
کیا ہے با کمال سوز ہموم

خاص کر شافعی امام انام
کہ ہے امت کا مقتدای ہمام

مرثیہ ایک ایسا اوس نے کہا
کہ جلاتا ہے دلکو اخگر سا

بولتا ہون مین ترجمہ اوس کا
ہوش کے کان سے سن اوسکو ذرا

تاوب ہمی والفواد کئیب
وارق عینی والسہاد غریب

وما نفی نومی وشیب لمتی
تصاریف ایام لہن خطوب

تزلزلت الدنیا لال محمد
وکادت لہ صم الجبال تذوب

من مبلغ عن الحسین رسالۃ
وقد کرہتہا انفس وقلوب

قتل بلا جرم کان قمیصہ ... صبیغ بماء الارجوان خضیب
صبغ علی المختار من آل ہاشم ... وخصمی نبیہ ان ذو العجب
اذ کان ذنبی حب آل محمد ... فذلک ذنب لست منہ اتوب
غم میرے پر ہجوم کرتا ہے ... دلکو وحشت سے میری بھرتا ہے
نیند کو میرے اسنے کی پامال ... ہوگیا خواب میرا مثل خیال
وہ مصایب کے خواب اڑائی ہین ... اوپر میرے یہ پیری لائے ہین
ہینگی بیشک زکر و شب ایام ... کئے ہین مجھکو بے دل و آرام
متزلزل ہوی ہے سب دنیا ... آل احمد کے غم سے سر تا پا
ہے یہہ نزدیک اوس سے ہو بیتاب ... جگر کو وہ گل کے ہووے آب
یہہ مرا حرف جو ہے شور افزا ... کون پہنچایگا حسین کو جا
کیون بترا غم ہین وہ جلیل افسوس ... اس گنہ سے ہوا قتیل افسوس
گویا وہ خون سے جو رنگین تن ... پہنا ہے ارغوانی پیراہن
ای فلان ہین عجب تری اطوار ... بھیجی ہے تو درود بر مختار
اور تو کرتا ہے چہوڑ شرم و حیا ... آل اطہر پہ اوسکے جور و جفا
گر گنہ ہے میری محبت آل ... اس گنہ سے سدا ہوں میں خوشحال
ہینگے میرے گناہ گریہہ نمط ... انتی لا اتوب منہ قط
ہی روایت کہ ایکبار کمیت ... آیا نزدیک فخر اہلبیت

یعنے صادق لقب جو پایا ہے
ہے رَوِی اوسکی حرف لام ای یار
کان حسبنا والیہا لیل حوله
سنتے ہی اوسکو بس امام ہمام
گریہ و شور مین وہ آئے ہین
بعد اوسکے وہ بولا تاج کرام
کر کرم کی نظر کمیت اوپر
جو کیا ہے وہ اوّل و آخر
بخش ان سبکو تو بفضل و عطا
اوسکے بدلے مین بس مین عاجز ہم
یہہ حکایت اور ایسی ہی دیگر
کرکے ایسے حکایتین باہم
اور لکھا ہے سیوطی پرنور
کہ مواجب کمیت اہل صفا
کیا کیا تیرے ساتھہ رب کریم
اور کرسی پہ مجھکو بٹھلایا
پڑھہ طربت کو ابتو میری حضور

مرثیہ اوس نے یک سنایا ہے
رقت و سوز اسمین ہی بسیار
لاسیا نفسہم ما یختلی المستقبل
اور اطراف بیٹھے تھے جو تمام
کیا ہی ماتم سے تلملائی ہین
ای خداوند کارساز انام
اوسکو دارین مین دی نیک تم
جو کیا وہ بباطن و ظاہر
دو جہانمین دی اوسکو خیر جزا
تو مکافات اوسکا کر ز کرم
ہنگی اسعاف مین مفصل تر
لیا کحل الجواہر ہم نے رقم
اسطرح در کتاب شرح صدور
ایک نے اوسکو خواب مین پوچھا
بولا بخشا مجھے بلطف عمیم
پیچھے یون حکم مجھکو فرمایا
پڑھہ جو کہا مین قصیدہ پر نور

طربت وما شوقا الی البیض اطرب — ولا لعبا منی اذو الشیب یلعب
اوس قصیدہ مین مدح آل ہے جان — حد سے باہر ہی جسکی شوکت و شان
مین نے تجھکو ہے کر لیا مقبول — کہ تو بولا ہے وصف آل رسول
برگزیدہ ہین میری وہ اطہر — خیر خلقت ہین میری وہ یکسر
اوس قصیدہ کی تیری ہر ہر بیت — پڑہے جو شخص حشر تک ای کمیت
مرتبہ یک تجھے مین بخشون گا — تا ابد یون کرونگا تجھہ یہ عطا :
ابن ہبار یہ کہتا اشہر — کربلا اوپر اسنے کی ہے گذر
یاد کر حالت امام جہان — لگا رونیکو زار زار وہان
مرثیہ ایک مختصر سے کہا : — حاصل مدعا ہے یہہ اوسکا :
احسین والمبعوث جدک بالہدی — فیما یکون الحق عنہ مسائلی
لو کنت شاہد کربلا لبذلت فی — تنفیس کربک جہد بذل الباذل
واسقیت حد النصل من اعدائکم — علا وحد السمہری الذائلی
لکنی اخرت عنک لشقوتی — فبلابلی بین الغراء وسائلی
ہنی حرمت النصر من اعدائکم — فاقل من حزن ودمع سائل
ہے قسم تجھکو ای امام ہدا — تیری جد کے کہ ہے رسول خدا
گر زمانے مین تیرے مین ہوتا — صرف کرتا مین کوششین کیا کیا
جنگ کرتا مین تیری اعدا سا ہے — نہوا پر یہہ کام میرے ہاتہہ

کر چکا مجھکو جب یہ طالع شوم — تیری تائید نظر سے محروم
باری اب کچھہ تو مین حزین ہوؤن — تیرے کربت کو یاد کر روؤن
بعد ازین سوگیا وہان وہ شتاب — دیکھا سالار انبیا کو بخواب
بولا جب اوسکو لون رسول ہدا — دیوی تجھکو جزائی خیر خدا
ہی بشارت تجھے کہ رب کریم — تجھکو انمین لکھا بفضل عمیم
کہ سراسر وہ روبروے حسین — لڑے ہین دشمنون سے جو بلی ین
سمجھا ہوویگا اب تو ای دمساز — کہ مراثی کا بولنا ہے جواز
لیک پاس ادب ہی اسمین ضرور — اونکی تعظیم سے رہی بھر پور
با وجود بیان عظمت و شان — رقت و سوز ہووی اسمین عیان
بخلاف روافض جہلا — کہ نہین اونکے پاس کچھہ اصلا
نظم کرتے ہین مرثئے اس ڈہب — کہ ہے تحقیر اسمین آل کی سب
مرثئے ایسے سب بغیر گمان — فتح نامے یزید کے ہین جان
حب اہلبیت سے جو ہین لبریز — اسکے سننے سے کرتے ہین پرہیز
بعضے جہال سنیان بھی اب — بولے ہین مرثئے بہت اسڈہب
نہین سنی وہ گرچہ تو پوچھے — آدہے مینڈک بتیر ہین آدہے
مرثیہ محتشم کا ای فنرزند — کہ ہے مشہور از دوازدہ بند
ہے درست اور خلل سے ہی سالم — گرچہ شیعہ سے اوسکا ہے ناظم

ہمنے جو مرثیئے کئے موزون | ہینگی پاس ادب سے سب مقرون
ہین سب الفاظ اونکی درد آمیز | اور معانی ہین اون کے شور انگیز

روضۂ دوازدہم در بیان انتقام حضرت قہار ذو البطش الشدید از اعدای امام شہید و اظہار آثار قہر عظیم بر زمین و آسمان و درین روضہ پنج خیابان است خیابان اول در بیان بروز آن علامات عظام و کیفیت انتقام از اعدای حضرت امام علی جدہ علیہ الصلوۃ والسلام

کرچکے جب وہ قوم بد انجام | اوس جفا و ستم سے قتل امام
بہت آثار قہر کے خلاق نے | کیا ظاہر بالنفس و آفاق
اور جو ساعی تھے اوسکے قتل اندر | یا وہ راضی تھے اس ستم اوپر
ور جی از عراق و شام و یمن | اون سبھون کو کیا فنا ذو المن
اون کو کس کس عذاب سے مارا | کچھ مین لکھتا ہون یہہ بیان سارا
ابن عباس نے ہی ایسا کہا | ہم سے بولا ہے یون رسول خدا
بولا آ مجھہ سے ایکدن جبرئیل | کہ کہا تجھکو یون خدائی جلیل
خون یحیی کے واسطے بے قیل | کیا ستر ہزار مین نے قتیل
مارونگا مین برای قتل حسین | یک لک و چل ہزار کو بے مین
کی روایت ہے اسطرح عامر | ہوا جب قتل سرور فاخر
ہمنے دیکھا ہے مصطفے کو بخواب | بولا میرے نبی یون وہ عرش جناب
ابن عازب کو بول میرا سلام | اور بول اوسکو یہہ میرا پیغام

قاتلانِ حسین کو داور — سرنگون کردیا بقعر سقر
تھا یہہ نزدیک حق بقہر وعتاب — پکڑی سب اہل ارض کو عذاب
خواب سے چونک اُٹھا ہی جب عامر — ابن عازب سے جا کیا ظاہر
اوسکو سنکر وہ بولا نیک سیر — سچ ہین بولے خدا و پیغمبر
تھین اکثر ہین راویان کبار — متفق ہو روایتین بسیار
وہ روایات مختصر کرکے — ماحصل اونکا یون کہا مین نے
اوج خورشید پاک جب وہ چھپا — دہر مین تین دن اندہیرا تھا
جہان دیکھا وہان اندہیرا تھا — ابر غم کا دلون پہ گہیرا تھا
کہل گیا ہے جب وہ اندہیرا اب — آسمان سرخ ہوگیا تھا جب
سرخی اس حد تلک ہوی اوسکو — گویا وہ سربسر ہوا تھا لہو
اور ہوا ہے کسوف شمس کو جب — نظر آنے لگے ستارے سب
اور وہ ٹوٹنے لگے پتھر — پڑتی تھی یک بہ یک سب مضطر
مدت ہفت روز مہر ضیا — کیا ہی بے نور سرخ ہوکر تھا
دیکھی لوگون نے یہہ علامت جب — سمجھی آئی مگر قیامت اب
اور یہہ سرخی کہ ہے سوای شفق — نہ کبھی آسمان پہ تھی مطلق
جیسے مارا گیا شہ شہدا — ابتک اوس سے یہہ نشان پیدا
ابن جوزی سے بولا نوع بشر — آتے ہین جسگہڑی غضب اندر

خون نار غضب سے جوشش کہا   چہرہ ہوتا ہے لال لال اون کا

جب خدا از لوازم بشری   بی تردد ہوا ہے پاک و بری

کیا اپنا نشان قہر و غضب   ظاہر اس طرح آسمان پہ جب

اور لہو آسمان سے ہی برسا   دل مگر اوسکی غم سے چاک ہوا

سربسر خلق کے لباس اوپر   بہت گئے تک رہا تہا اوسکا اثر

اور جتنے جہان مین تہے پتہر   نکلا نیچے سے اوسکے خون باہر

خاص کر شام مین بہت تہا دم   کہ تہا وہ منبع جفا و ستم :

اور رویا ہے آسمان یعنی بسیار   اور زمین نے بہی کی ہے گریہ و زار

اور جب اوس شہ کا سر اطہر   بہتی ابن زیاد کے گہر پر

خون بہا اوسکے از در و دیوار   لگی کرنے یہہ دیکہہ گریہ و زار

اور سر پاک اوسکا ای آگاہ   ابن ارقم کو دیکہہ کر در راہ

کر خطاب اوسکو یہہ پڑہی آیت   معنی اوسکی ہے یون ای خوب صفت

آیا کرتا ہے تو گمان ای فہیم   کہ سب اصحاب کہف و اہل رقیم

ہینگے آیات سے ہماری عجب   کہا اوس پاک سر سے اوسنے تب

روتا روتا ای ابن پیغمبر   امر تیرا ہے اون سے نادرتر

اور بی شبہہ سب وہ اہل جفا   دیکہی خسران دنیا و عقبی :

بعضون کا منہہ ہوا ہے سب کالا   بعضے اندہے ہوی بقہر خدا

بعضے جل جل کے آگ مین ہین موے — بعضے اون سے بشکل خوک ہوے

بعضے اونمین سے ہوگئے ہین قتیل — بعضے دولت کو کھو ہوے ہین ذلیل

بعضے لون پیاس سے ہوے بیتاب — بعضین دریا سے ہوتے تھے سیراب

العطش العطش کا نعرہ کر — جا پیئے ہین حمیم کو بہ سقر

اور جو غلہ تھا اونئے فوج اندر — ہوگیا تھا تمام خاکستر

ہے خبر کونے مین تھا ایک اندھا — کہ وہ لشکر کے ساتھ آیا تھا

بولے لوگ اوس سے تو تو اچھا تھا — کس لئے لون ہوا ہی اب اندھا

بولا اپنے رفیق تھے لون سب — سرور او پر گیا ہے لشکر جب

ان سبھون ئے تھا آپ بھی ہمراہ — پہچانا کہ مین نے کی ہے گناہ

شکو اوس دن کے کوئی شخص اکر — کہا تجھکو بولا یا پیغمبر

بولا مین مجھکو اوس سے نسبت کیا — غصہ ہوکر مجھے پکڑ لے چلا

لیگیا مجھکو تھا جہان سرور — تھے بہت لوگ اس مکان اندر

تھا بہت اوس گھڑی حزین سرور — اور چڑائی تھے آستین سرور

اور تھی اوسکے ہاتھ مین تلوار — اور تھا نطع آگے اوسکے ای یار

ہوی تھے لون رفیق ذبح وہان — جا کے شہ پر کیا سلام اس آن

بولا سرور نہو ترے پہ سلام — اور تحیت نہو خدا سے مدام

ای عدو اللہ ای لعین خدا — تھین میر تسے کی ہے تو نے حیا

تو نے میری نہین رعایت کی — عرض کی مین نے ای خدا کی نبی
نکیا ہے کسیکو قتل اصلا — بولا اسطرح اوسکو تب مولا
لیک تو اون کے فوج مین آکر — کیا ہے اون کے جمع کو اکثر
پس پہرایا ہے میل کو سرور — خوب سا گرم کر کے حشم اندر
پس تبہی سے ہوا ہون مین اندہا — ہین روایات ایسے لاتحصی

خیابان دویم دربیان اداب عشرہ محرم محترم وکیفیت حزن والم حضرت امام علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام برطریق اہل سنت وجماعت

کہہ گئے ہین سب اہل علم وخبر — کہ محرم کے ماہ کے اندر
خاص دسوین کو اوسکے ای شایق — ہر مسلمان پر ہے یون لایق
کہ مصیبت حسین کی کر یاد — دلکو اندوہ سے رکہین ناشاد
مثل ابر بہار گریہ کرے — سینہ اس ماتم والم سے بہرے
ہووی کر یاد اوسکا سوز وگداز — آیتہ ان اللہ سے دمساز
شیخ ابن حجر کہ نامی ہے — علما مین بڑا گرامی ہے
شرح ہمزیہ مین مفخر دور — نیچے اس بیت کے کہا اسطور
فابکہم ما استطعت بالتعویل — انہ فی مصابہم لقلیل
ردل تو ای لایق خطاب تو رد — طاقت گریہ جتنی ہے تجہکو
اقتدا کر کے تو پیمبر ساتہہ — اور روح الامین وحیدر ساتہہ

یعنے تینون یہہ روئی ہین بسیار — اور کر اقتدا بکل اخیار
کیون نہوئیگا دل ترا مغموم — مچے ارکان دین پہ ایسی دہوم
حرمت مصطفےؐ کو توڑا ہے — اور ملت کو اوسکے چہوڑا ہے
اوسکے اولاد کو کیا ہی قتیل — کس تشدد سے وہ گروہ ذلیل
کرکے بہو بیٹیون کو اوسکے اسیر — شام کو لیگئے ہین یون وہ شریر
پس نبوت کے سربسر انوار — کردئے زایل اون بیہون کو مار
ان امامان دین کو کر معدوم — منعدم کردئے نبی کے علوم
زہد و تقوی کو اوسکے کہو یاسب — تخم جہل و ضلال بویا سب
سب کمالون کو اوسکے وہ ارذلی — مار کر اون کو کر گئے پامال
نقش دین کو مٹا دیا یکسر — اور رونق بہی لے لی ہی اکثر
ملت مصطفے کو کر برباد — کیا اعدا کو اوسکے خاطرشاد
ہین یہہ ساری مصیبتین ایسے — نہ کہین ہین صعوبتین ایسے
بے تردد جدا ہے سب اوپر — کہ کرین اوسپہ حزن و غم یکسر
آپ اس غم سے ہوسدا دل چور — کرین اوس اوپر اور ونکو مامور
آپ غم کے مدام صف مین رہے — دعوت حزن دوسرون پہ کری
لیک نوحہ سے احتراز کرین — سینہ کوبی پہ اپنا دل نہ دہرین
اور سب بدعتون سے بہر دین دور — آگے اونکا کرونگا مین مذکور

روزہ دسوین کو رکھنا سنت ہی — ترک اوسکا طریق بدعت ہی
اور سنت ہے توسعہ بہ عیال — یعنی پکوانا کھانا مالا مال
اور کرنا بکاؤ حزن اوس روز — جسطرح مینے لکہا ای فیروز
ہنگے اس امر پر کہ شیخ کہا — متفق سب مشائخ و علما
اور ہنگے یہاں طریق دگر — ہے وہ معمول اولیا یکسر
گرچہ بدعت ہے یہہ بلا وسواس — پر ہے بدعت حسن سبہونکی پاس
جیسے مولود مصطفیٰ ای یار — اور اعراس اولیا ای یار
ہین ثواب اوسکے اکثر ای دمساز — علما نے بہی رکہا اوسکو جواز
چل کر اس راہ پر بعد تمام — کر تو دلخواہ اپنے عرس امام
کر تو ختم درود اور قرآن — اور پکوا تو نعمت الوان
اور اگر بتی اور بخور و گلاب — رکہہ تو مجلس مین اور شربت و آب
غربا کو بولا طعام کھلا — شربت اور آب دن سبہونکو پلا
خاص کر سیدون کو ای صادق — اونکو خوش کر بہت بہی جون لائق
گرچہ لازم ہے یہہ سلوک مدام — پر ہے لازم ترا نذرین ایام
اور مداح کو اوسکے پرد ذات — کہ یہہ مضمون اونکا رقت سات
رو تو آپ اور دوسرون کو رولا — پر تو بدعت کو اپنے دل سے بھلا
اور یہہ بات جان ای اکرم — بحرم بہین ہے خاص یہہ غم

بلکہ جسوقت یاد آوے حسین
ہو مصیبت سے اوسکے تو بی چین

صاحب ہمزیہ کہا کیا خوب
یاد کرتا ہون جب مین اوسکے کرب

ہر دن عاشورہ ہی میرے اوپر
ہر زمین کربلا ہے غم آور

یعنی دن رات ہر مکان و زمان
ہو نہین غم سے حسین کے حیران

تہا میرا شیخ اسطرح بی ریب
بو الحسن منبع سرایر غیب

جب وہ سنتا تہا نام پاک حسین
گریہ کرتا تہا اور دیسے بی مین

خیابان سیوم در بیان رد بدعتہای شیعہ کہ از جانب شیعہ درین عشرہ ظاہر میشود

جان ای بہائی مصطفی کی سنن
تہے حبیب حسین اور حسن

اوس شہنشہ کے شرع قدس نظام
ہے بلا شک حبیب ہر دو امام

مارا اونکو یزید ابن زیاد
دین مین برپا کئے بہت سے فساد

مارا اونکو وسے ظالمان شوم
ضمناً اوسکے مچائی شرع پہ دہوم

اونکے نائب نے متفق ہوکر
قتل اسلام پہ ہین باندہے کمر

دین کو مارتے ہین رب بہ عنید
کرتے ہین ضمناً اونکے دلکو شہید

ہین وہ سب بدعتین برون زشمار
کچہہ مین کرتا ہون بیان ای یار

طرفہ تر یہ کہ وہ امور سبھی
ہینگے مذموم نزد شیعہ بھی

پہیر لینا لباس غم سے سیاہ
طور نصرانیان ہے ای آگاہ

سینہ کوبی نہین ہے دین کی شعار
بلکہ کفار کے ہے رسم ای یار

نوحہ و نعرہ اور نقش جیوب — یعنے کپڑون کا پہاڑنا نہین خوب
چیزین یہہ ساری شرع مین حرام — کرنیوالا ہے اونکا زشت انجام
نصب کرنا علم نہین ہے روا — اور بہی تعزیہ ہے پر بیجا
اور رکہنا انہون کو بارا امام — اور رکہنا انہون کو ایسے نام
اور کرنا اونہون کو سجدہ عیان — اپنہ لیئے کو کرنا اور قربان
اور لانا ادب کو اون کے بجا — جاننا اوسکو حبّ اہل عبا ؛
اور تصویر ہے اشدّ حرام — پتلیون کا نچانا ہے بدکام
اور وہ چیز جو علانیہ ہے — اِس قباحات پر علاوہ ہے
اور ہونا جلالی و مجنون — کرنا شکلون کو اپنے گوناگون
نیچے کتّون کے لینا گود اندر — مارنا چمڑے ہندوانیان پر
اور پہرنا فقیر ہو ہر جا — نام بدکو تلاش کے رکہنا
بہیک منگنے کو جا کے دربازار — دینا بقالون کو بہت آزار
گہر سے عورات جانا تب باہر — اپنے کو خوب سا محلّے کر
مرد بہی ساتہہ اونکے ہونا روان — بنکے دیوث نزد پیر و جوان
کہانا اقسام کے لذیذ طعام — جاننا گوشت کو مثال حرام
نوش کرنا بہت گلاب و نبات — نقل بادام اور مٹہائی کے ساتہہ
کرنا مجلس مین بیشتر تزئین ؛ — اور پہنا ملابس رنگین ؛

بینا حقے کو کر گلاب سے تر ‏ ‏ ‏ پان کھانے کو جاننا بدتر
اور لینے یزید کے صورت ‏ ‏ ‏ کوئی بنوائے اور دگر مورت
اور کرنا شبیہ لاش امام ‏ ‏ ‏ اور تصویر قاسم با نام
نام رکھہ ذوالجناح گھوڑے کا ‏ ‏ ‏ خالی پشت اوسکو چھوڑنا ہر جا
کہیں انصاف کرکے شیعہ ذرا ‏ ‏ ‏ کس نے اسطرح کا دیا فتویٰ
آیا اوّل تھے اون کے جو علما ‏ ‏ ‏ ان سب اعمال کو رکھا ہے روا
یا ہے اون کے اصول اربع مین ‏ ‏ ‏ کہ سند ہین وہ اون کے مجمع مین
یا لکھا اون سبھون کو انکا نصیر ‏ ‏ ‏ نہین زمرے مین اونکی جسکو نظیر
یا لکھا اون کو عالمان اخیر ‏ ‏ ‏ اونکی مذہب مین جو بہت ہین شہیر
آیا بولا ہے ابن عبد العال ‏ ‏ ‏ اونکو ہوگے جواز یہہ افعال
یا کہا اون کو ہے بہاؤالدین ‏ ‏ ‏ کہ ہین یہہ کام موجب تحسین
یا کہی اونکو اسطرح ارشاد ‏ ‏ ‏ مقتدا اونکا باقر داماد
یا کہا اون کو صدر شیرازی ‏ ‏ ‏ کہ یہہ کام مومنین ہے سرافرازی
پس وہ کرتے ہین کس لیئے یہہ کام ‏ ‏ ‏ جسکا ہرگز نہین ہے خوب انجام
نہ کہا اونکا کوئی عالم جب ‏ ‏ ‏ جایز اون کو نہین یہہ کام ہین سب
سند اوسکی ہے کیا کہو تو یہہ بات ‏ ‏ ‏ ورنہ ان کامون سے اوٹھاؤ ہات
آخر وہ متصف ہین از اسلام ‏ ‏ ‏ نہ کرین اب وہ ہرگز ایسے کام

کہ نہین اونپہ سر بسر کفار — اہل ایمان کا یہہ نہین ہے شعار

[illegible]ہ دلکشا

اور یہہ نکتہ جان ای باہوش — کہ کرے گر کسی پہ غم یہہ جوش

اور وہ سب لذتون کو ترک کری — نہین آرام پہ دل اپنا دہری

رات دن درد وغم سے روتے رہے — کچھ نکہاوی نہ پیوی مت سووے

اور وہ اس امر مین رہے صادق — ہے وہ بیشک حسین کا عاشق

ہیگا یہہ امر بیگمان محمود — دیوین گا اوسکو دوجہانین سود

تھا محمد حسین فخر زمن — عالم بے نظیر ملک دکن

جو ہے مشہور امام صاحب سے — وصف اوسکا کسو سے ہو نہ سکے

تھا ولائی حسین سے دمساز — اور رکھتا بہت سا سوز وگداز

جب محرم کا ماہ آتا تھا — وہ نہ سوتا تھا اور نہ کہاتا تھا

بلکہ رہتا تھا گریہ مین دن رات — کہے اوس سے کہ کچھ تو کہا کر بات

بولا کیون کہاؤنین کہ چرخ اوپر — ملک وحور غم مین ہین یکسر

آخرش با صفا بوجہہ سدید — شہر بیدر مین ہوگیا ہے شہید

قدس اللہ سرہ الصافی — وھذا انا القسط الوافی

خیابان چہارم در بیان بعض بدعتہا کہ از جہلۂ سنیان درین ایام صادر میشود

دوسرے جاہلون کا سن حال اب — کہ وہ کہلاتے ہینگے سُنّی سب

بولتے ہین کہ دسوین دن اسی آن — کرنا دس چیز کا ہے سنت جان

روزہ رکھنا نماز کرنی ادا — سرمہ لگوانا غسل کا کرنا

صلح کر دینا درمیان دو — اور بھیجنا کچھ بھی عالمون کو

پہننا اوس گھڑی لباس نیا — اور دینا یتیم کو کپڑا

توسعہ کرنا گھر کے کھانے مین — سعی بیمار پاس جانے مین

غیر صوم اور توسعہ ای یار — ہین یہہ بدعت نہ اسمین ہے تکرار

جہل ہے یہہ سبھی بجا لانا — مت رکھو اوپر دل اپنا ای دانا

گرچہ تحفہ مین ہین یہہ سب مذکور — پر تو اسبات پر نہو مغرور

سن حدیث نماز عاشورا — اور سمجھ لے تو اوسکی ساری دعا

دونون موضوع اور باطل ہین — کرتے ہین یہہ عمل جو جاہل ہین

جو احادیث سے نہ سنت ہے — گرچہ ہووے نماز بدعت ہے

نہانا اور پہرنا نیا کپڑا — اور سرمہ لگانا ای والا

شاہ دین کے عدو نافرجام — کر گئے بعد قتل کے یہہ کام

بعد اوس کے خوارج ناپاک — لگے کرنے کو یہہ عمل بہ تپاک

کرتے تھے سربسر وہ جمع پلید — زینت اوس روز بیشتر جون عید

بغض حضرات سے بروز و شب — کرتے تھے انبساط جشن و طرب

شیعہ اوس روز نوحہ و ماتم — کرتے ہین جسطرح ہوا ہی رقم

بر خلاف اون کی یہہ خوارج شوم ۔ لگے کرنیکو یون لو کر معلوم
دیکھے سے اونکی پھر گئے جہال ۔ کر گئے اختیار یہہ اعمال
دو لون کا مومنین سے فساد وخطا ۔ سنیان اوس سے پاک ہین بخدا
اس فسادات کا سبب ای یار ۔ ہے یزید پلید بے تکرار
یعنے کرنے سے اوسکے قتل حسین ۔ ہوی یہہ بدعتین عیان بے مین
ان گناہونکا نو زر سب اوسپر ۔ پڑتا ہے عاملون اوپر بڑکر
اسی لئے اوس سیاہ کار اوپر ۔ حشر تک لعنتون کا ہی جہوم

خیابان پنجم در بیان جواز لعن یزید و اعوان آن مزید با قایل و علمای صنادید

ہے کلام خدا مین لعن اوس پر ۔ اور احادیث مین بھی ہے اکثر
نہین تصریح گرچہ اوس کے نام ۔ پر ہوے لعن اس گنہ پر تمام
اوس گنہ کو کیا ہے وہ بدکار ۔ اس سخن مین نہین ہے کچہہ تکرار
جیسا لعن ظالمون اوپر ۔ ظلم مین کون اوسکا ہے ہمسر
قطع کرنے مین رحم کے ای نیر ۔ اس لعین کا نہین کوئی ہمسر
احمد حنبل بلند مقام ۔ یون ہے فرمایا یا در کہہ یہہ کلام
ہین بہت اوسکے لعن مین اخبار ۔ لکہنے اون سبکو چاہئے طومار
اور ہوا از زبان خامۂ غیب ۔ لعنتی بیشک اور سراپا عیب
ہے روایت کہ جب وہ شر الناس ۔ لایا سر اوسکا ایک دیر کی پاس

نکلی دیوار سے دو دست قلم — لکھی یہہ بیت خون سے اوسدم

اترجو امة قتلت حسینا — شفاعة جده یوم الحساب

اور سنا شعر غیب سے ہی مین — جسین سے تھے لعن قاتلان حسین

خواب دیکھی بہت کہ پیغمبر — کیا ہے لعن اونکے اعدا پر

اون سبھون کے روایتین ہین دراز — کچھہ مین بولا ہون آگے ای دمساز

جسنے کی لعن بر یزید ضلیل — اون کے نام سن تو اب تفصیل

اول ان سب کے ام سلمہ پاک — زوجۂ خاص صاحب لولاک

کی ہے وہ بیگمان با صفوت — قاتلان حسین پر لعنت

اور ابن زبیر سن یہہ خبر — پڑہ کے خطبہ کیا ہے لعن اونپر

اور بعد اونکے احمد حنبل — مقتدائی جہان بہ علم و عمل

بو الحسن وہ مقدس عالی — جو تھا مثل امام غزالی

اور خلال اور ابو یعلے — اور ابو بکر و بو الحسن اعلے

عضد الدین اور سعد الدین — اور سیوطی فخر اہل یقین

خاص کر ابن جوزی اوحد — لکھا اسمین رسالۂ مفرد

نام اوسکا رکہا ہے ذم عنید — کہ وہ کرتا ہے منع لعن یزید

مین یہہ لکھا ائمہ اعلام — مفخر شرع و مرجع اسلام

اور دیگر اکابر بسیار — ہوا اس جگہہ پہ جنکا شمار

سب نے جائز کہا ہے لعن یزید — لائین اوسپر کئے دلیل سدید
میرزا ابو سعید پاس ای یار — عارف جام آیا تھا ایک بار
اور ملا مزید بھی تہا وہان — پوچھا ملا سے بادشاہ زمان
کیا تو لعن یزید مین کہتا — نہین لعن اوسپہ وُہ کہا ہے روا
شیخ عارف سے پوچھا سلطان جب — آپکا اوسمین ہیگا کیا مذہب
کہا سو لعن ہے بہ حال یزید — بعد اوسکے ہے صد دگر بہ یزید
بعضے علما ہین خامش ای دمساز — اوسے کردی نہین ہے منع جواز
کر گئے بعض منع اس خاطر — نہین اسباب لعن متواتر
اور کوئی بھی پیش دستی کر — نکرے جرات اوسکے باب اوپر
منع اوسکا ہے بہر سد باب — خوب ای بھائی اوسکو تو دریاب
اور یہ اختلاف جتنے ہین سب — کرینگے نام لیکے لعنت جب
ورنہ بے قید نام ای دمساز — ہینگی لعنت باتفاق جواز
یعنے اوس شاہ دین کے قاتل پر — اور جو ساعی تھا اوسکے قتل اندر
یا ہوا اوسکے قتل سے خوشتر — ہے روا لعنت ان سبہون اوپر
ہووے ان سب پہ لعنت خلاق — اور بھی لعن الفس و آفاق
اور مولا سے ہو صلوۃ و سلام — سرور انبیا پہ صبح و شام
اور سب اوسکے اہل بیت اوپر — اور صحابہ پہ اوسکے شام و سحر

اور سب تابعین پر اوس کے | خاص کر محی دین پر اوس کے

در بیان اختتام این رسالۂ بابرکات و مناجات بحضرت قاضی الحاجات جل جلالہ و عم نوالہ

للّٰہ الحمد یہہ رسالۂ خوب | ہوا آخر باحسن اسلوب

اوسکی ہر بیت دلکش ای یار | بیت معمور ہے بلا تکرار

اوسکا ہر مصرع رسا ای جان | باب حظ کا ایک تختہ ہی جان

اوسکا ہر صفحہ جو دل آسا ہے | کشتی نوح کا دبوسا ہے

نجم سا ہے ہر ایک حرف اوسکا | سطر ہے نخل طور کا شعلہ

جابجا اسمین ذکر عترت سے | گل کہلے وادی مقدس کے

گلشن آل کی ہے صبح بہار | ہے محاسن کا اونکے آئینہ دار

ہے حدیث و اثر کا اسمین بیان | نہین بے اصل کوئی حرف یہان

سرسری دیکہہ مت اوسے زنہار | اور ہندی کتب طرح ای یار

کرکے قطع نظر تو از مذہب | دیکہہ اومین نہین ہے کوئی ڈہب

نہ وہ تاریخ ہین مجھے منظور | جو کہ تحقیق و ضبط سے ہین دور

جن کتب سے لیا ہی مین نے بیان | ہین وہ تحقیق مین شہیر زمان

جو محدث ہین اب جہان اندر | حرف نی رکہہ سکینگے کچہہ اوس پر

ان کتابونکی سر بسر تفصیل | ملینے دیباچہ مین لکہی بے قیل

١٢٠٧

جب تھی بارا سو اور سات برس | تب بنا ہے یہہ نسخہ اقدس

ہینگے ابیات اوس کے تین ہزار ۳۹۹ — اور نو دیہ نو بلا تکرار
ای محبت پہ آل کے قربان — اس رسالہ کو کر تو حرز جان
ای مودت مین آل کے پرسوز — اس رسالہ کو ورد کر شب و روز
ای فدا جان و تن سے آل اوپر — اس رسالہ کو اپنا کر دل بر
ای ہوا خواہ عترت اطہار — اس رسالہ کو کر گلے کا ہار
پڑہ اوسے ہوئیگا تو جب دلشاد — باقر خستہ دل کو کر تو یاد
یعنی کر اوسکے واسطے تو دعا — کہ اوسے دیوی عافیت مولا
ای تیرا فضل کارساز عباد — لطف سے تیری دو جہان دلشاد
دونون عالم سر بسر ذرات — تیری امیدوار ہین ذرات
نیکون کو جون تیرا سہارا ہے — یون بدون کو تیرا بھروسا ہے
تیری رحمت سبھون کو ہی شامل — تیری نعمت سبھون کو ہی واصل
عام ہے فیض تیرا ای جواد — پہنچی سبکو بقدر استعداد
ہین کرم کے ہمین تری لایق — نہین اعمال سے ہمری لایق
پر تصدق سے تری مرسل کے — وہ ضمان آخر و اول کے
اوسکے لخت جگر کے صدقہ سے — اور حسن و حسین کے صدقے
اور صدیق سے اوسکے جسکا لہو — دم ہے تری حبیب کا ہو بہو
تیری محبوب کے تصدق سے — ہینگی سب اصفیا محب جسکے

کر مری حال پر عنایت اب | مجھکو دکھلا رہ ہدایت اب
سرخرو کر مجھے بہر دو جہان | عافیت دی مجھے یہان بھی وہان
راضی رکھہ مجھکو اپنے سی تو مدام | اور توفیق شکر دے بدوام
رکھہ بہت دور مجھکو دنیا سے | مت ملا مجھکو اوسکی ابنا سے
ہرگز اوسکا نکر مجھے محتاج | بحق جاہ صاحب معراج
صحبت بد سے رکھہ مجھے محفوظ | اپنے الفت سے کر مجھے محظوظ
رکھہ شب و روز دہیان مین اپنی | مجھکو اور چین تیری ذکر سے دی
کر مجھے گم حبیب مین تیرے | محو کر اوسمین جان و تن کو مرے
کر محبت مین اوسکے مجھکو فدا | رکھہ مجھے اوسکے پیروی پہ سدا
اوسکی عترت سے دی وداد مجھے | مہر سے اون کے کر تو شاد مجھے
اوسکے اصحاب سے محبت دے | اونکی الفت سے مجھکو الفت دے
تیرے محبوب سے ملا مجھکو | مت کر اوس سے کبھی جدا مجھکو
راہ ایمان کے دکہا مجھکو | اوسکی خدام مین اوٹھا مجھکو
میری اولاد کو ز بخت بلند | دین و دنیا مین کر سعادتمند
دوستان جو ہین میرے اور اخوان | بخش اونھین تیری نعمت الوان
اور جتنے ہین زمرۂ اسلام | سو مدام ان پہ رحمت و انعام
صَلِّ یَا رَبَّنَا الرَّحِیْم عَلیٰ | شَافِعِ الْکُلِّ الْقَا وَعَدَا

وعلی آلہ واصحابہ | الذین اقتدوا بہ

خاتمہ

بعد حمد خدا و نعت رسول بشنو این نکتہ را بسمع قبول
بندۂ عصیان مطاف سید شہاب الدین سقاف عرض کرتا ہے کہ یہہ کتاب
فیض توامان موسوم بہ ریاض الجنان کہ جس سے فضایل اہلبیت مصطفوی و مناقب
اولاد مرتضوی ہویدا و ہویدا ہین جناب معارف آگاہ شریعت پناہ مولانا مولوی محمد باقر
آگاہ طیب اللہ ثراہ نے بڑی بڑی کتب معتبرہ کا ماخذ جسکی تفصیل دیباچہ مین مذکور ہو چکی ہے
واسطے پڑہنے عورات و عوامی مسلمانون کے موافق محاورہ وقت ۱۱۸۵ھ ہجری مین منظوم
فرمایا اور اللہ تعالی نے منظور و مقبول خاص و عام کیا اس زمانے مین فضایل و مناقب
اہلبیت رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم سے لوگ بہت کم آگاہ علی الخصوص عورات
او عوامی لوگ جو دل مین آتا ہے بکتے ہین اور سمجہتے ہین اور کتب عربی و فارسی کے پڑہنے
سے عاجز ہین لہذا بنظر جناب ناظم شیرین بیان و ناثر شیرین زبان فصاحت
قرین حسین محی الدین مست کی پیش کیا آپنے چند محاورہ و لفظ کو جو اسوقت
بہت متروک اور رکیک ہے متبدل فرمائی اور تمامی محاورہ کتاب کو جیسا کہ چاہیے
تہا نہین بدلا کیونکہ اتنون کو مطلب سے مطلب ہے نہ فصاحت سے کام لیس ماسطرح کی
تصحیح اور درستگی سے باین نیت بتاریخ ۲۱ رمضان ۱۲۸۵ھ ہجری چہاپا کہ امی
مسلمان اور عورات پڑہکر سچے فضایل و مناقب
اہلبیت نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم سے
آگاہ ہوویں اور ثواب دارین حاصل کرین
اور جو غلطی دیکہیں تو درگذر کرین

تمت